جب ابرِ کرم برسا

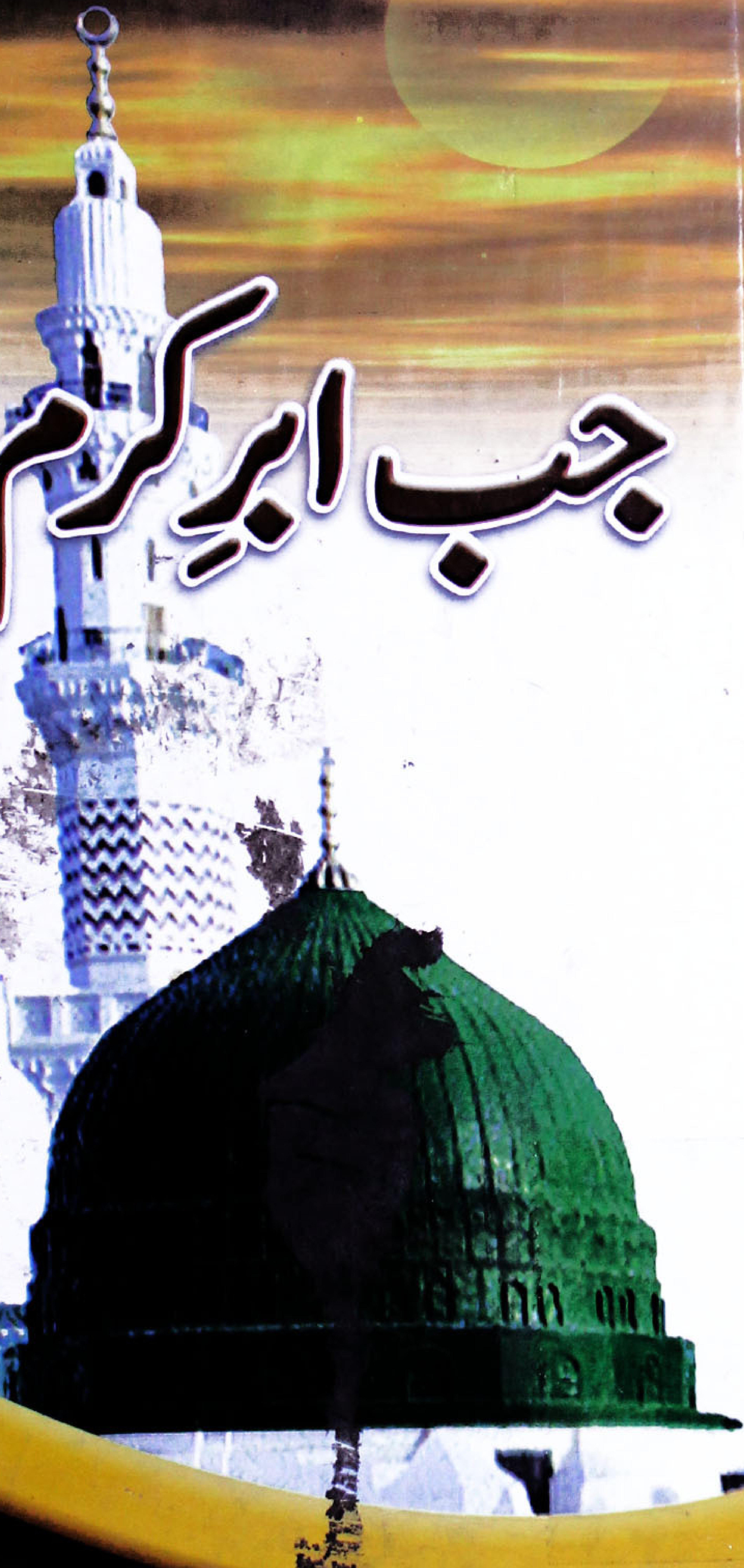

ڈاکٹر محمود احمد ساقی

ادارہ اہل سنت وجماعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امتحانات کا مبارک تذکرہ جو کسی مومن کیلئے حاصل زندگی ہو سکتا ہے

جب ابرِ کرم برسا

مرتب

ڈاکٹر محمود احمد ساقی
محمد طاہر بشیر چشتی

ادارہ اہلسنت و جماعت
سنی رضوی جامع مسجد پاک ٹاؤن چونگی امر سدھو لاہور

Marfat.com

98356

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ——— جب ابرِ کرم برسا (حصہ اوّل)
مرتب ——— ڈاکٹر محمود احمد ساقی
تاریخ اشاعت ——— نومبر ۲۰۰۶ء
تعداد ——— ۱۱۰۰
ناشر ——— ادارہ اہلسنّت وجماعت
قیمت ——— ۱۲۵ روپے

فون : 0300-4409470 - 5812670

Marfat.com

اِنتساب

ڈاکٹر خان بیگ نسیم

کے نام

جو حضرت سُلطان العارفین

سُلطان باہو کے فقر کی سچّی تصویر ہیں

محمود احمد ساقی

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

Marfat.com

فہرست مندرجات

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	کردار کا غازی	۱
۲	شہیدِ عشق	۳
۳	محدثِ اعظم پاکستان	۶
۴	أغثنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۸
۵	رسول کریم سے مشورہ	۹
۶	دین کا طالب علم	۱۰
۷	آنچہ عطا فرمادی	۱۱
۸	دافع البلاء والوباء	۱۲
۹	کینسر دور فرمادیا	۱۵
۱۰	وسیلہ	۱۶
۱۱	آیات قرآن کی برکت	۲۰
۱۲	قرض کی ادائیگی	۲۲
۱۳	طاہر بن یحییٰ علوی کا واقعہ	۲۶
۱۴	قید سے رہائی	۲۸
۱۵	خواب وحی	۲۹
۱۶	سیّد زادے کو مارنے کے سبب دیدار مصطفیٰ سے محرومی	۳۰
۱۷	عالم بیداری میں دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۸۔	موئے مبارک کی عطا	۳۳
۱۹۔	ایک خواب کی دو تعبیریں	۳۴
۲۰۔	کتاب الشفاء کا راز	۳۵
۲۱۔	جامعہ نظامیہ ۔ لاہور	۳۶
۲۲۔	مشتاق	۳۸
۲۳۔	حجۃ الاسلام محمد بن محمد الغزالی	۳۹
۲۴۔	مجاہد ملت	۴۵
۲۵۔	نائب اعلیٰ حضرت	۴۶
۲۶۔	کامل درود شریف	۴۷
۲۷۔	اوراد فتحیہ	۴۸
۲۸۔	کیا شان ہے خدمت گاروں کی	۴۹
۲۹۔	ابن قیم اور یا رسول اللہ	۵۰
۳۰۔	پسندیدہ درود شریف	۵۱
۳۱۔	فضل کریم	۵۲
۳۲۔	بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی	۵۳
۳۳۔	قلب مطمئن ہوگیا	۵۶
۳۴۔	جھنگ بازار والی ہستی کا دامن نہ چھوڑنا	۵۷
۳۵۔	دیرینہ آرزو پوری ہوگئی	۵۹
۳۶۔	جامعہ رضویہ .... زندہ کرامت	۶۱
۳۷۔	زیارات انبیاء علیہم السلام	۶۳
۳۸۔	حضرت حمزہ سے ملاقات رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۶۵
۳۹۔	شفا عطا فرمادی	۶۸
۴۰۔	دربار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجوریں	۷۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۴۱	تلاوتِ قرآن سے زیارات	۷۱
۴۲	محبوبِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۷۲
۴۳	"رسول سر" قبرستان	۷۳
۴۴	دو صدیق	۷۴
۴۵	حجرہ حضوری	۷۶
۴۶	معراج شریف کی برکت	۷۷
۴۷	شریف الدین	۷۹
۴۸	دس محرم الحرام	۸۰
۴۹	نصاریٰ کی دشمنی کا صلہ	۸۱
۵۰	تو زندہ ہے واللہ	۸۳
۵۱	دینی کتب کی جلد بندی سے اکلِ حلال کا صلہ	۸۴
۵۲	نماز اور درود	۸۵
۵۳	یہاں بھی وہاں بھی	۸۶
۵۴	کامل درود	۸۷
۵۵	آٹھ مرتبہ	۹۰
۵۶	خاتونِ جنت	۹۱
۵۷	قبلہ عالم سیوطی وقت	۹۲
۵۸	بادشاہی کی صحبت	۹۳
۵۹	تشریف آوری اور موت	۹۴
۶۰	اعلیٰ حضرت کا پیرخانہ	۹۵
۶۱	جسم تروتازہ	۹۷
۶۲	روشن دروازے	۹۸
۶۳	احتکار منع ہے مگر...	۹۹

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۶۴۔	مقامِ وصال	۱۰۰
۶۵۔	محبوبِ الٰہی	۱۰۱
۶۶۔	شانِ مجدد الف ثانی	۱۰۲
۶۷۔	سید محمد مدنی کون؟	۱۰۳
۶۸۔	سب آجاؤ	۱۰۴
۶۹۔	علامہ قسطلانی کی شان	۱۰۵
۷۰۔	مصافحہ ہر نماز کے بعد	۱۰۶
۷۱۔	ہم چلے آئے	۱۰۷
۷۲۔	مشکوک برتن	۱۰۸
۷۳۔	سنتِ اہلبیت	۱۰۹
۷۴۔	دربارِ رسالت میں حاضر کردیا	۱۱۰
۷۵۔	ابنِ عربی	۱۱۱
۷۶۔	شہیدِ محبت	۱۱۲
۷۷۔	دیوبندی فکر کریں	۱۱۳
۷۸۔	میاں میر قادری کے خلیفہ	۱۱۴
۷۹۔	شانِ غوثِ اعظم	۱۱۵
۸۰۔	مجلس غوث اعظم	۱۱۶
۸۱۔	شانِ امام سیوطی دیوبندی کی	۱۱۷
۸۲۔	جو دم غافل سو دم کافر	۱۱۸
۸۳۔	امام رازی کے پیر بھائی	۱۱۹
۸۴۔	وسیلہ	۱۲۰
۲۵۔	مشاہدہ فتح وفکر	۱۲۱
۲۶۔	غیبت کا کفارہ	۱۲۲

Marfat.com

نمبر شمارہ	مضامین	صفحہ نمبر
۲۷۔	شرف	۱۲۳
۲۸۔	ذوالنورین	۱۲۴
۲۹۔	مصر آباد رہے گا	۱۲۵
۳۰۔	میزان حق و باطل	۱۲۶
۳۱۔	نماز اور تصور رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۷
۳۲۔	مجدد اعظم	۱۲۹
۳۳۔	رسول نما	۱۳۵
۳۴۔	غوث اعظم	۱۳۶
۳۵۔	نیک عالم	۱۳۸
۳۶۔	افضل قادری	۱۴۰
۳۷۔	مرارڈیاں شریف پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم	۱۴۲
۳۸۔	موت کے بعد	۱۴۴
۳۹۔	گاما کا مسلمان ہونا	۱۴۶
۴۰۔	ہاتھ کا بوسہ	۱۴۸
۴۱۔	ختم نبوت کانفرنس	۱۴۹
۴۲۔	نظام مصطفیٰ	۱۵۰
۴۳۔	قادیانی غیر مسلم ہیں	۱۵۱
۸۴۔	دین کا درد	۱۵۲
۸۵۔	محقق المحدثین	۱۵۳
۸۶۔	برکۃ المصطفیٰ کی دیار ہند	۱۵۴
۷۷۔	ابو محمد حسین بن مسعود کا خواب مبارک	۱۵۶
۷۸۔	بایزید فرد کامل	۱۵۹
۷۹۔	درود شریف غزنوی	۱۶۰
۸۰۔	اعلیٰ حضرت	۱۶۲
۸۱۔	فیض، تعریف اور ابن عربی	۱۶۴

Marfat.com

اللھم صل علیٰ سیدنا و مولانا محمد و علیٰ آلہ و صحبہ و بارک و سلم

کردار کا غازی

ان شہیدوں کے لہو کی دیت اہل کلیسا سے نہ مانگ
قدر و قیمت میں ہے خون جن کا حرم سے بڑھ کر

(اقبال)

غازی علم دین شہید کا بڑا ایمان افروز واقعہ ہے غازی علم دین کو جب میانوالی جیل میں پھانسی دینے کے بعد ان کے جسد خاکی کو مسلمانان لاہور کے سپرد کر دیا گیا تو ان کے جنازے کا روح پرور منظر آج تک انڈو پاکستان کی تاریخ میں انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔ نماز جنازہ لاکھوں فرزندانِ توحید عاشقان رسول نے یونیورسٹی گراؤنڈ میں ادا کی اور قبرستان میانی صاحب میں دفن کر دیا گیا۔ آپ کی نماز جنازہ (خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی) علامہ سید محمد دیدار علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے پڑھائی۔ دوسرے روز ایک بہت بڑا تعزیتی جلسہ عام چوک رنگ محل میں منعقد ہوا۔ پہرے دار نواب دین نے اشک بار آنکھوں اور گھبرائی ہوئی آواز میں جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جب غازی علم دین شہید کو سزائے موت کے حکم کے بعد میانوالی جیل کی کوٹھری میں رکھا گیا تو میں پہرے دار کے طور پر وہاں متعین تھا۔ وہاں آخری رات جس کی صبح علم دین کو پھانسی پر لٹکایا جانے والا تھا، رات گئے کئی آوازیں آتی تھیں جیسے بہت سے لوگ باتیں کرتے ہیں، پھر دو اور تین بجے کے درمیان میں

Marfat.com

کیا دیکھتا ہوں کہ ایک روشنی کی لہر آئی جس نے میری آنکھوں کو چندھیا دیا مگر میری آنکھیں روشنی کے سامنے ٹھہر نہ سکیں اور بند ہو گئیں۔ پھر وہ روشنی اچانک غائب ہو گئی اور میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب کوٹھری سے غازی علم دین بھی غائب اور روشنی بھی غائب تھی۔ میں غم سے نڈھال ہو گیا اور رونے لگا کہ اب تو غازی صاحب کی بجائے انگریز مجھے پھانسی پر لٹکا دیں گے۔ صبح چار بجے پھر وہی روشنی نمودار ہوئی اور جب میں نے غازی صاحب سے کہا "مجھے بتائیں آپ کہاں گئے تھے"۔ "غازی صاحب میں تمہیں نبی آخر الزماں ﷺ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ مجھے بتلا دو" غازی علم دین آخر کار بتانے پر مجبور ہو گئے اور کہنے لگے "بزرگو! حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ آئے اور مجھے اپنے ہمراہ لے گئے ایسے مقام پر جہاں میں کبھی خواب وخیال میں بھی نہیں پہنچا تھا۔ اور میرے پاس وہ الفاظ نہیں جو میں بیان کر سکوں وہاں پر مجھے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی بارگاہ میں پیش کیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا "اب تم آزادی چاہتے ہو تو اپنے آپ کو آزاد سمجھو، اگر تا قیامت عزت بھی چاہتے تو پھر وہاں پہنچا دیا جائے لہٰذا میری مرضی پر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یہاں (سیانوالی میں) چھوڑ گئے ہیں۔

(غازی علم الدین شہید از رائے محمد کمال ص ۱۳۱،۱۳۰)

غازی علم دین کے بارے میں اقبال نے کہا:

اقبال بڑا اُپدیشک ہے من باتوں سے موہ لیتا ہے
گفتار کا غازی تو بنا، کردار کا غازی بن نہ سکا

Marfat.com

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

شہیدِ عشق

عرفان صدیقی کالم نگار روزنامہ نوائے وقت لکھتے ہیں:

''محمد عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید کے نیک دل اور پاکباز استاد کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا اور وہ تھم تھم کر رک رک کر پروفیسر نذیر چیمہ کو اپنا خواب سنا رہے تھے۔ میں نے خواب میں ایک بڑا ہی مقدس اور پاکیزہ اجتماع دیکھا، ہر سو نور کے فوارے پھوٹ رہے تھے۔ پتہ چلا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تشریف فرما ہیں۔ کسی نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی قریب ہی ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رخ انور دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشکبو آواز سنائی دی۔ عامر آ رہا ہے صحابہ کرام کھڑے ہو گئے اور ایک خاص سمت دیکھنے لگے، پھر رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلند آواز میں پکارا۔

''حسن حسین! دیکھو کون آ رہا ہے؟ میں اسے تمہارے پاس بھیج رہا ہوں اور اس کا خیال رکھنا''۔

(روزنامہ نوائے وقت ۱۴ مئی ۲۰۰۶ء)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

شہیدِ عشق

محترم جناب محمد یحییٰ علوی صاحب گورنمنٹ جامعہ فار بوائز راولپنڈی کے سابق استاذ ہیں اور اس اسکول میں عرصہ دراز تک عربی، اردو اور اسلامیات کی تدریس کر چکے ہیں۔ موصوف عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید کے استاد بھی رہے ہیں۔ عامر عبدالرحمٰن شہید کی شہادت کے بعد آپ نے ایک مبارک خواب دیکھا جو خود آپ کی زبانی نذر قارئین ہیں۔

الحمد للہ میرا معمول ہے کہ شب جمعہ کو کم از کم ۵۰۰ سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر سوتا ہوں۔ ۴ مئی کو نماز عشاء ادا کرنے کے بعد جب میں مسجد سے نکلا تو ایک دوست نے بتایا کہ پروفیسر نذیر چیمہ صاحب کا بیٹا عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید جو گستاخ رسول پر حملے کے جرم میں جرمنی میں گرفتار تھا' شہید کر دیا گیا ہے۔ یہ خبر سن کر مجھے بہت صدمہ ہوا اور عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید کی یادیں دل میں بسائے میں نے اپنا معمول پورا کیا اور سو گیا۔ صبح سے کچھ دیر پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑے میدان میں بہت زیادہ قمقمے جگمگا رہے ہیں اور ہر طرف روشنی ہی روشنی پھیلی ہوئی ہے۔ اس روشنی کو دیکھ کر مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ روشنی دنیا کی نہیں ہے اسی دوران میں نے دیکھا کہ اس روشن میدان میں ایک طرف ایک بلند اسٹیج سجا ہوا ہے اور اس پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرات خلفائے

Marfat.com

راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین بھی موجود ہیں۔ اسی اثنا میں میدان کی طرف سے عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید آئے ہیں اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بڑھتے ہیں۔ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عامر کو اپنی طرف آتا دیکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور آغوش مبارک وا کر کے فرماتے ہیں: ''مرحبا! اے میرے بیٹا''

بس اسی لمحے قریبی مسجد سے اذان فجر بلند ہوئی اور میری آنکھ کھل گئی۔

قبائے نور میں سج کے لہو سے باوضو ہو کر
وہ پہنچے بارگاہ رب العالمین میں سرخرو ہو کر

(ہفت روزہ القلم پشاور ۱۲ مئی ۲۰۰۶ء)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

محدثِ اعظم پاکستان

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربارِ عالی میں آپ کو خاص رسائی حاصل تھی، فقیر نے سنا تھا کہ جو آپ کا مرید ہوتا ہے اسے تاجدار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یا صحابہ کرام یا اولیاء کرام علیہم الرضوان میں سے کسی نہ کسی کی ضرور زیارت ہوتی ہے۔

قبلہ حضرت صاحب، دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ داتا علی ہجویری حاضری دینے کے لئے تشریف لے جارہے تھے، فقیر بھی آپ کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا دل میں خیال تھا کہ جب حضرت صاحب کا مرید نہیں تھا تو دربار داتا دیکھتا تھا، اب مرید ہوکر دربار شریف دیکھوں' داتا نہ دیکھوں تو مرید ہونے کا کیا فائدہ؟ اسی اثنا میں میری آنکھ لگ گئی اور کرم ہوگیا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بلند مٹی کا ٹبہ ہے جس پر بہت نورانی چہرے والے بزرگ ٹہل رہے ہیں دیکھتے ہی فقیر کے منہ سے نکلا یہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں آواز آئی نہیں یہ داتا علی ہجویری ہیں۔ پھر فقیر کے منہ سے نکلا داتا صاحب رضی اللہ عنہ کی زیارت تو ہوگئی اور اب حضور کی زیارت بھی ہونی چاہئے، اسی وقت دیکھتا ہوں کہ سفید لباس ہے چہرہ نور برسا رہا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے مسکرا رہے ہیں۔

بابا جی غلام محمد صاحب بڑے سچے عاشق رسول اور اللہ تعالیٰ کے ولی کامل تھے، آپ کی عمر مبارک سو سال سے زیادہ تھی، فقیر نے قبلہ حضرت صاحب کو فرماتے ہوئے

Marfat.com

سنا: واللہ یہ اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں۔ایک مرتبہ قبلہ حضرت صاحب کی بارگاہ میں میں ایک آم لے کر آئے اور پیش کیا اور حضرت صاحب نے خوشی سے قبول فرمایا اور گھر تشریف لے گئے۔فقیر باباجی کو دبانے لگا اور عرض کی! باباجی آپ صرف ایک آم لے کر آئے ہیں یہ کیا ہوا،فرمانے لگے اس میں بھی ایک راز ہے فقیر نے راز بتانے پر اصرار کیا تو فرمانے لگے: گھر والے آم لے کر آئے،سب نے کھائے ایک مجھے دیا میں ذکر واذکار کرتا رہا،درود شریف پڑھتا رہا،سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضری ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آم کس کو دوں،حضور الصلوٰۃ والسلام اشارے کے ساتھ فرمانے گے ہمارے اس دیوانے کو دے دو میں نے دیکھا تو قبلہ حضرت صاحب نظر آئے میں آم لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ماہنامہ نور ایمان اڈہ سیکھم شریف شیخوپورہ (ص ۴۶،۴۷)

Marfat.com

اغثنی یا رسول اللہ

میں نے ابوالحجاج یوسف بن علی کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک فقیر زیارت کے لئے آ رہا تھا کہ راستہ بھول گیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے مدد مانگی تو اسے حضرت عباس کے مزار کا گنبد نظر آیا جب کہ درمیان میں تقریباً دو دن کی مسافت حائل تھی۔ میں نے ابوعبداللہ محمد بن سالم معروف بہ خواجہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں جزیرہ میں تھا کہ خواب میں دیکھا کہ جیسے میں دریائے نیل میں ہوں۔ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مگرمچھ مجھ پر حملہ کرنا چاہتا ہے، میں اس سے خوف زدہ ہو گیا ناگاہ ایک ہستی کی زیارت ہوئی۔

میرا وجدان یہ کہتا تھا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، آپ نے فرمایا جب کسی مشکل میں مبتلا ہو جاؤ تو کہو یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام علیہ الصلاۃ والسلام فی الیقظۃ والمنام ازامام علامہ فقیہہ محدث ابوعبداللہ محمد بن موسیٰ مراکشی ولادت ۶۰۷ھ / وفات ۶۸۲ھ۔ اردو ترجمہ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری بنام پکارو یارسول اللہ ص ۱۵۱، ۱۵۸، مکتبہ قادریہ لاہور)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

رسول کریم سے مشورہ

میں نے ابو محمد عبدالواحد بن علی ضہاجی کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں کم وبیش چھ ماہ بیمار رہا، جب میں نے دیکھا کہ قافلہ جا رہا ہے تو میں نے بھی سفر کا فیصلہ کر لیا، قافلے والوں نے اعلان کیا تھا کہ تین دن کے لئے پانی اپنے ساتھ رکھ لیں جب رات ہوئی تو میں نے ''سورہ طٰہٰ'' پڑھی اور عرض کیا! یا رسول اللہ میں آپ کی ضیافت میں ہوں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے سرفراز فرمائے تاکہ میں اپنے معاملے میں آپ سے مشورہ لوں۔

میں سویا تو میری قسمت بیدار ہوگئی، اور مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کا شرف حاصل ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہیں مبارک ہو کہ تمہاری مراد بر آنے والی ہے اور تم خوف نہ کرو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ہم صبح پانی تک پہنچ گئے جو پورے قافلے کے لئے کافی ہوا اور مجھے اپنے اندر اتنی طاقت کا احساس ہوا کہ مجھے سوار ہونے کے لئے کہا جاتا تھا مگر میں انکار کر دیتا تھا اور قافلے سے آگے آگے رہتا تھا، یہ سب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت تھی۔

ایضاً (ص:۱۶۰)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

دین کا طالبِ علم

حافظ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء ۱۳/۱۸۱ میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ امام یعقوب نے فرمایا کہ میں نے حدیث شریف حاصل کرنے کے لئے سفر کیا، ایک شہر میں گیا تو میری ملاقات ایک استاذ سے ہوئی میں ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنا چاہتا تھا اس لئے ان کے پاس کچھ عرصہ قیام کی ضرورت تھی لیکن میرا زادراہ کم پڑ گیا، میرا شہر دور تھا میں ساری ساری رات مطالعہ وغیرہ میں صرف کرتا۔ دن کے وقت استاذ سے پڑھتا۔ ایک رات میں بیٹھا ہوا لکھ رہا تھا رات کا زیادہ تر حصہ گزر چکا تھا کہ میری آنکھوں میں پانی اتر آیا۔ مجھے نہ چراغ دکھائی دے رہا تھا اور نہ گھر، مجھ پر شدید گریہ طاری ہوا ایک تو اس لئے کہ میرا لکھنے پڑھنے کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا دوسرا یہ کہ علم مزید حاصل کرنے سے محروم ہو گیا تھا، روتے ہوئے میں پہلو کے بل لیٹ گیا اور اسی طرح سو گیا۔ خواب میں مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھے پکارا یعقوب بن سفیان! کیوں رو رہے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری بینائی ضائع ہو گئی ہے مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ میں آپ کی سنت کی کتابوں سے محروم ہو گیا ہوں اور اپنے شہر سے بھی دور ہوں فرمایا ہمارے قریب آؤ، میں قریب گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست اقدس میری آنکھوں میں پھیرا، یوں محسوس ہوا جیسے آپ کچھ پڑھ رہے ہیں، پھر میں بیدار ہوا تو (الحمد اللہ) مجھے سب کچھ دکھائی دے رہا تھا میں کتاب لیکر بیٹھ گیا اور چراغ کی روشنی میں لکھنے لگا۔

ایضاً (ص ۱۸۳، ۱۸۴)

Marfat.com

آنکھ عطا فرمادی

امام سخاوی نے ''الضوء اللامع ۱۰/ ۳۲۵ میں یوسف بن علی بن محمد فارسکوی کے حالات میں بیان کیا کہ ان کی بینائی ختم ہوگئی خواب میں جان دو عالم روح اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ نے ان کی آنکھوں پر دست اقدس رکھا تو ان کی بینائی بحال ہوگئی۔

ایضاً (ص:184)

Marfat.com

دافع البلاء والوباء

میں نے امام فقیہ عالم عارف باللہ شیخ تقی الدین ابومحمد عبدالسلام بن سلطان قلیبی کوفرماتے ہوئے سنا: یاد رہے کہ یہ روایت بالمعنی ہے لفظ بلفظ نہیں ہے، انہوں نے فرمایا کہ میرے بھائی ابراہیم کے گلے میں خنازیر (حنجیریں) تھیں جو اس کے لئے بہت تکلیف دہ تھیں۔ انہیں خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت ہوئی تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میری تکلیف ملاحظہ فرمارہے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہاری درخواست منظور ہوگئی (قَدْ اُجِیْبَ سُؤَالُکَ) تین دفعہ یہ کلمات فرمائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے وہ تندرست ہوگئے۔

ایضاً (ص:189)

Marfat.com

دافع البلاء والوباء

یہ بھی انہیں ہی سے بیان کرتے ہوئے سنا (یہ روایت بھی بالمعنی ہے) کہ میں نے وجیہہ بن بوفی کو دمشق میں بیان کرتے ہوئے سنا کہ میرے والد دمے کے مریض تھے وہ دوسری منزل سے نیچے نہیں آسکتے تھے۔لوگ ان سے پڑھا کرتے تھے میں بھی بیمار تھا اور پہلی منزل میں رہتا تھا، خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ میں نے آپ کو گدا پیش کیا آپ اس پر تشریف فرما ہوئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میرے والد بہت بوڑھے ہیں اور دمے کے مریض ہیں۔ وہ اوپر سے نیچے میرے پاس نہیں آسکتے، میں نیچے سے اوپر ان کے پاس نہیں جاسکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے دوسری منزل پر تشریف لے گئے۔ صبح کی نماز کا وقت ہوا تو میں نے اپنے والد کو آہ آہ! کہتے ہوئے اور سیڑھی سے نیچے اترتے ہوئے دیکھا۔ یہاں تک کہ وہ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا بیٹے آج رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تھے میں نے انہیں بتایا کہ آپ میرے پاس سے ہی آپ کے پاس گئے تھے، ہم دونوں کو آپ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

ایضا (ص:189)

Marfat.com

دافع البلاء والوباء

میں نے شیخ ابوالقاسم بن یوسف اسکندری کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ہمارا ایک دوست تھا وہ نابینا ہوگیا طبیبوں نے جمع ہوکر مشورہ کیا لیکن اس کے لئے کوئی دوائی نہیں ملی۔ اس دوست نے مجھے بتایا کہ مجھے خواب میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی میں نے آپ کی نگاہ عنایت پر بھروسے کا اظہار کیا آپ نے مجھے فرمایا: تم دیکھنے لگو گے اس کے بعد میں بیدار ہوگیا۔

پندرہ دن کے بعد پھر کرم ہوا اور مجھے حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت ہوئی میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے وعدہ فرمایا تھا (کہ تم دیکھنے لگو گے) آپ نے مجھے حکم دیا تم سیہہ کا خون اور لومڑی کا پتا بطور سرمہ آنکھوں میں لگاؤ، اس کے بعد میں بیدار ہوگیا، صبح ہوئی تو میں نے سیہہ پکڑا، اسے ذبح کر کے اس کا خون حاصل کیا۔ لومڑی کا پتا بھی حاصل کیا انہیں آنکھوں میں لگایا تو اسی وقت روشنی دیکھائی دینے لگی۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ) میں نے ان کی تندرست آنکھیں دیکھیں یوں معلوم ہوتا تھا کہ انہیں کبھی تکلیف لاحق ہی نہیں ہوئی۔

ایضا (ص:184)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

کینسر دور فرما دیا

حافظ ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی واعظ فرماتے ہیں کہ حمادی کے ہاتھ پر دائرے سے پڑ گئے تھے پھر اس کا ہاتھ پھول گیا، طبیبوں کا متفقہ فیصلہ تھا کہ ہاتھ کاٹنا پڑے گا۔ حمادی کہتے ہیں کہ ایک رات میں نے چھت پر گزاری اور دعا مانگی۔ اے اس ملک کے مالک! تیرے سوا کوئی مالک نہیں ہو سکتا مجھے بغیر کسی کارکردگی کے صحت عطا فرما (هَبْ لِیْ شَیْأً بِلَا شَیْءٍ) میں سویا تو خواب میں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرا ہاتھ ملاحظہ فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اپنا ہاتھ پھیلاؤ، میں نے ہاتھ پھیلایا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنا دست مکرم اس پر پھیر دیا اور فرمایا کھڑے ہو جاؤ میں اٹھ کر کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے میرے ہاتھ کو شفا عطا فرما دی۔

(ایضاً (ص 104))

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

وسیلہ

سید شریف قاسم بن زید بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشاہدہ کیا وہ مجتہدین میں سے تھے انہوں نے فرمایا میرا بایاں بازو ٹوٹ گیا اور دائیں بازو کا جوڑ کھل گیا انہوں نے مجھے دونوں بازو دکھائے جن پر شکستگی کے اثرات واضح طور پر دکھائے دیتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے دونوں ہاتھ پورا مہینہ میرے گردن میں لٹکے رہے۔ سردیوں کا موسم تھا اور میں سو بھی نہیں سکتا تھا۔ ایک رات مجھے نیند آ گئی۔ میں نے تین ہستیوں کی زیارت کی سب سے جو آگے تھے انہیں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں ابوبکر صدیق ہوں، یہ عمر فاروق ہیں اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تو دوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بڑی شدت کے ساتھ رو رہا تھا میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ میرا حال ملاحظہ فرما رہے ہیں؟ آپ نے میرا ٹوٹا ہوا ہاتھ پکڑا اور اپنا دست اقدس اس پر پھیرا اور مجھے فرمایا تم زیتون کا تیل کھاؤ اور زیتون لگاؤ۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ میری حالت ملاحظہ نہیں فرماتے؟ آپ نے اپنا دست مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا ہمارا اور اہل بیت کا وسیلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرو صبح ہوئی تو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دیکھا جن پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں میں نے پٹیاں اتار دیں تو دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے دونوں ہاتھ درست ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم کی تعمیل کی خاطر زیتون کا تیل ہاتھوں پر لگایا۔

ایضاً (ص: 195,194)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

قبولِ اسلام

شیراز میں صوفیہ کے ایک شیخ ''فارس الحذاء'' نے بیان کیا کہ ایک رات شدید سردی کے ساتھ بارش بھی ہو رہی تھی۔ ایسے موسم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بچہ عطا فرمایا لیکن میرے پاس کوئی چیز نہیں تھی، نہ لکڑی، نہ تیل نہ چراغ اور نہ ہی کھانے کی کوئی چیز، قدرتی بات ہے کہ مجھے بڑی پریشانی لاحق ہوئی۔ خواب میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ نے مجھے سلام کیا اور فرمایا: تمہیں کیا ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرا حال ایسا ایسا ہے۔ فرمایا جب صبح ہو تو ایک مجوسی کا نام لے کر فرمایا کہ اس کے پاس جاؤ جسے میں جانتا تھا اور اسے کہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں حکم دیا ہے کہ مجھے بیس درہم دو۔ فارس کہتے ہیں کہ میں بیدار ہوا تو سوچا کہ یہ بڑا عجیب معاملہ ہے۔ شیطان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت میں منتقل نہیں ہوسکتا۔ میں پھر سو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سستی نہ کرو اور اس کے پاس جاؤ۔ صبح ہوئی تو میں اس مجوسی کے پاس گیا، دیکھا کہ وہ اپنے دروازے پر کھڑا ہے اور اس کے آستین میں کوئی چیز ہے۔ کہنے لگا شیخ تم نے مجھے پہچانا نہیں؟ مجھے ہاں کہتے ہوئے شرم محسوس ہوئی۔ میں نے سوچا کہ وہ احمق قرار دے گا۔ اس نے خود مجھے غور سے دیکھا اور کہنے لگا۔ شیخ تمہیں کوئی کام ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں حکم دیا ہے کہ مجھے بیس درہم دے دو اس نے اپنی آستین کا کنارہ کھولا اور کہنے لگا: یہ بیس درہم تمہارے لئے ہیں۔ میں نے وہ

Marfat.com

درہم لے لئے اور اسے پوچھا کہ مجھے تو علم ہوا اور میں چل کر تمہارے پاس آ گیا، تمہیں کیسے پتا چلا اور تم نے مجھے کیسے پہچانا؟ کہنے لگا گزشتہ رات میں نے اس اس صفت کی حامل ایک بزرگ شخصیت کو خواب میں دیکھا انہوں نے مجھے کہا کہ جب صبح تمہارے پاس اس حالت اور صفت والا شخص آئے تو اسے بیس درہم دے دینا، ان کی بیان کردہ علامت کی بناء پر میں نے تمہیں پہچان لیا۔ میں نے کہا وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ وہ تھوڑی دیر سوچتا رہا پھر کہنے لگا مجھے اپنے گھر لے چلو، میں اسے اپنے گھر لے آیا تو وہ مشرف باسلام ہو گیا، اس کی بہن بیوی اور اس کا بیٹا بھی اسلام لے آیا اس گھر کے چار افراد اسلام لے آئے اور اس پر ثابت قدم رہے۔

ایک دوسرے شخص کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اس نے آپ کی بارگاہ میں اپنے حال کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن عیسیٰ (وزیر) کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ وہ تمہیں مالی امداد دے جس کے ساتھ تم اپنا حال درست کر لو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! انہیں نشانی کیا بتاؤں؟

فرمایا: انہیں کہنا کہ تمہیں ہماری زیارت ایک پہاڑی درے میں ہوئی تھی ہم اونچی جگہ تھے ہم وہاں سے اترے تو تم ہمارے پاس آئے۔ ہم نے تمہیں کہا تھا کہ تم اپنی جگہ چلے جاؤ۔

وہ شخص علی بن عیسیٰ کے پاس گیا اور اسے نشانی بتائی تو اس نے کہا تم نے سچ کہا اور اسے چار سو دینار قرض ادا کرنے کے لئے دیئے۔ مزید چار سو دینار دے کر کہا کہ انہیں تم اپنا سرمایہ بنالو، جب یہ ختم ہو جائے تو پھر میرے پاس آ جانا۔

ایضاً (ص: 223,222,221)

Marfat.com

امام ابوالفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز بن حارث بن اسد نے فرمایا کہ ایک دفعہ میرے والد کا ہاتھ بہت تنگ تھا یہاں تک کہ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا ادھر عید بھی قریب آ گئی اور ہم بدستور تنگدستی کا شکار تھے، عید کی رات بھی آ گئی جو ہم نے بڑی بری حالت میں گزاری ہمارے پاس لینے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی۔ جب رات کی دو گھڑیاں گزر گئیں تو اچانک دروازہ کھٹکھٹایا گیا اور دروازے پر شور وشغب محسوس ہوا ہم نے دروازہ کھولا تو کئی مرد دکھائی دیئے جن کے ہاتھوں میں شمعیں پکڑی ہوئی تھیں۔انہوں نے میرے والد سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، والد نے اجازت دے دی۔ تو ابن عمیر میرے والد کے پاس آئے اور کہنے لگے میں نے ابھی ابھی خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ ابوالحسن تمھارے اور ان کے بچے فقر وفاقہ میں مبتلا ہیں، تم اسی رات نئے کپڑے پہنچاؤ اور کچھ مال بھی پہنچاؤ جس سے وہ عید منا سکیں۔ میں یہ کپڑے لایا ہوں اور درزی بھی ساتھ لے کر آیا ہوں ہمارے والد نے ہمیں باہر نکالا اور گھر کے۔ وہیں نئے کپڑے کاٹے گئے اور درزی بیٹھ کر سینے لگے۔ میرے والد نے انہیں کہا کہ پہلے بچوں کے کپڑے تیار کرو تاکہ کل عید کے دن پہن سکیں۔ بڑی عمر کے افراد تو برداشت کر لیتے ہیں بچے برداشت نہیں کرتے۔ابن ابی عمیر اور ان کے ساتھی صبح کی نماز تک میرے والد کے پاس بیٹھے رہے، پھر چلے گئے۔ ایضاً (ص: 224,223)

Marfat.com

آیات قرآن کی برکت

بیان کیا گیا ہے کہ ''العزیز باللہ'' نے اپنے ولی عہد کو حکم دیا کہ مصر کے عاملوں کے پاس جو رقم بقایا ہیں وہ وصول کرو، تحقیق کے دوران یہ حقیقت سامنے آئی کہ سید ابن طباطبا کے ذمے تین ہزار دینار ہیں اس نے سید صاحب کے نام حکم جاری کر دیا اور انہیں ''مسجد مصرہ'' میں نظر بند کر دیا اور ان کی نگرانی پر بعض افراد کو مامور کر دیا۔ اسی رات سید صاحب کو خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔

آپ نے فرمایا کیا العزیز کے ولی عہد نے تم پر پہرہ مقرر کیا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے فرمایا: تم ان پانچ آیات سے کیوں بے خبر ہو جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بغیر روک ٹوک کے حاضر ہوتی ہیں؟ ان کے وسیلے سے تمہاری مشکل آسان کر دی جائے گی۔

سید ابن طباطبا فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ پانچ آیات کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ آیات یہ ہیں:۔

۱- (وبشر الصابرین) سے (هم المهتدون) تک (۲/۱۵۷-۱۵۵)

۲- (الذین قال لهم الناس) سے (عظیم) تک (۳/۱۷۴-۱۷۳)

۳- (وایوب اذنادی ربّه) سے (للعابدین) تک (۲۱/۸۴-۸۳)

۴- (وذالنّون) سے (ننجی المومنین) تک (۲۱/۸۸-۸۷)

Marfat.com

۵- (فستذکر دن) سے (سُوءَ العذاب) تک (۴۰/۴۵-۴۴)

سید ابن طباطبا فرماتے ہیں کہ جب میں بیدار ہوا تو یہ آیات مجھے یاد تھیں اور جب صبح ہوئی اور قید خانے کا دروازہ کھولا گیا تو میرے پاس ایسے لوگ آئے جنہیں میں پہچانتا نہیں تھا، انہوں نے مجھے پکڑا اور ''العزیز باللہ'' کے ولی عہد کے پاس لے گئے۔ اس نے پوچھا کہ آپ نے اپنے جد امجد کے پاس میری شکایت کی ہے؟۔ میں نے کہا اللہ کی قسم! میں نے شکایت نہیں کی۔ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی ہے۔ پھر اس نے بقایا جات کا رجسٹر منگوایا اور میرا نام کاٹ دیا نیز اپنے پاس سے مجھے ایک ہزار دینار بطور امداد دیئے اور مجھے رہا کر دیا۔ اس طرح مجھے آیات کریمہ کی برکت کا تجربہ ہو گیا۔

پکارو یا رسول اللہ (ص: 229,228)

Marfat.com

قرض کی ادائیگی

خراسان کے ایک باشندے نے ابوحسان زیادی کے پاس ایک تھیلی امانت رکھی جس میں دس ہزار درہم تھے، وہ شخص حج کے لئے جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اسے اطلاع ملی کہ اس کے والد فوت ہوگئے ہیں اس لئے اس نے حج کیلئے جانے کا ارادہ ملتوی کردیا۔ اس شخص نے ابوحسان کے پاس آکر مطالبہ کیا کہ وہ تھیلی میرے حوالے کردو جو میں نے کل تمہارے پاس امانت رکھی تھی۔ ابوحسان کے ذمہ بہت سے قرضے تھے، اس نے اس رقم میں سے کچھ اپنے قرضوں میں ادا کردی۔ اب وہ حیران و پریشان ہوگیا کہ کیا کرے؟ یہ طویل واقعہ ہے مختصر یہ کہ مامون الرشید نے پیغام بھیج کر اسے اپنے دربار میں طلب کیا اور اسے کہا کہ بتاؤ تمہارا قصہ کیا ہے؟ اس نے اپنا واقعہ بیان کردیا اور بڑی شدت کے ساتھ رودیا۔ مامون نے کہا: بندہ خدا! تمہاری وجہ سے آج رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سونے نہیں دیا۔ آپ رات کے ابتدائی حصے میں میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ابوحسان زیادی کی امداد کرو۔ بیدار ہوا لیکن میں تمہیں پہچانتا نہیں تھا میں نے سوچا کہ میں تمہارے بارے میں لوگوں سے دریافت کروں گا چنانچہ میں نے تمہارا نام اور تمہاری نسبت لکھ لی اور سوگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ خواب میں تشریف لائے اور وہی بات فرمائی جو پہلے فرمائی تھی۔ میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا' پھر سوگیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیسری

98356

Marfat.com

مرتبہ پھر تشریف لائے اور کسی قدر ناراضگی سے فرمایا: خدا کے بندے ابو حسان کی امداد کرو اس کے بعد میں سونے کی جرأت نہ کر سکا اس وقت سے بیدار ہوں اور کئی افراد تیری تلاش میں بھیج رکھے ہیں۔ ابو حسان کہتے ہیں کہ مامون نے مجھے دس ہزار درہم دیئے اور کہا کہ یہ خراسانی کو دے دو۔ پھر دس ہزار مزید دیئے اور کہنے لگا کہ ان کے ساتھ کاروبار کرو اور معاملہ درست کرو اور اپنا گھر تعمیر کرو پھر 30 ہزار درہم مزید دیے اور کہنے لگا ان کے ساتھ اپنے بیٹوں کو رخصت کرو اور ان کی شادی کرو اور جب شاہی جلوس کا دن ہو تو میرے پاس آنا تا کہ کوئی عمدہ سا کام تمہارے ذمہ لگاؤں اور تم پر احسان کروں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں لوٹ کر اپنے گھر گیا تو خراسانی دروازے پر کھڑا ہوا تھا میں اسے اپنے گھر کے اندر لے گیا اور اسے تھیلی پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ لیجئے ہیں۔ اس نے کہا یہ تو میری تھیلی نہیں ہے۔ میں نے اسے سارا واقعہ سنا دیا تو وہ رو پڑا اور کہنے لگا: اگر تم پہلے ہی مجھے صاف صاف بتا دیتے تو میں تم سے مطالبہ ہی نہ کرتا۔ اللہ کی قسم جو میرا مال نہیں ہے میں اپنے مال میں داخل نہیں کروں گا اور یہ مال میری طرف سے آپ کے لئے حلال ہے۔ جلوس کے دن صبح میں مامون کے محل کی طرف گیا۔ اس نے مجھے بلایا اور مصلے کے نیچے سے حکم نامہ نکالا اور کہنے لگا میں تمہیں مدینۃ السلام کی مغربی جانب سے مشرقی محلے کا قاضی مقرر کرتا ہوں اور یہ تمہارے نام کا حکم نامہ ہے اور تمہیں ہر ماہ اتنی تنخواہ ملے گی۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، تم پر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت جاری رہے گی۔

پکارو یارسول اللہ (ص: ۲۲۷، ۲۲۸)، تاریخ بغداد (۷/ ۳۵۸)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

قرض ادا کرادیا

بغداد میں کرخ کا رہنے والا ایک عطار رہتا تھا وہ امانت اور پردہ داری میں مشہور تھا، کارِ قضا وہ بھاری قرض کے زیر بار آ گیا وہ اپنے گھر میں بیٹھ گیا اور ہمہ وقت دعا اور درود شریف میں وقت صرف کرنے لگا۔

جمعہ کی رات اس نے حسب معمول درود شریف پڑھا دعا کی اور سو گیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھے فرمایا: علی بن عیسیٰ (اس وقت کے وزیر) کے پاس جاؤ، ہم نے اسے حکم دیا ہے کہ تمہیں چار سو دینار عطا کرے، وہ لے لو اور ان کے ساتھ اپنے حالات درست کرو۔ ان کا بیان ہے کہ میرے ذمہ چھ سو دینار قرض تھے۔ میں وزیر کے دفتر گیا تو کسی نے مجھے اس کے پاس جانے ہی نہ دیا میں ابھی اسی ادھیڑ پن میں تھا کہ وزیر صاحب کے مصاحب شافعی صاحب باہر نکلے وہ تھوڑا بہت جانتے تھے، میں نے انہیں واقعہ بیان کر دیا۔

وہ کہنے لگے: ارے بندہ خدا! وزیر صاحب سحری سے اب تک تمہیں تلاش کر رہے ہیں۔ انہوں نے مجھ سے بھی تمہارے بارے میں پوچھا تھا لیکن مجھے یاد نہیں رہا۔ تم اسی جگہ ٹھہرو اور وہ خود واپس چلا گیا۔ جاتے ہی فوراً اس نے مجھے بلایا میں ابوالحسن علی بن عیسیٰ کے پاس حاضر ہوا تو اس نے کہا تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا

Marfat.com

فلاں ابن فلاں عطار۔ اس نے پوچھا تم کرخ کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہاں جی ہاں۔ اس نے کہا صاحب! آپ میرے پاس تشریف لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ اللہ کی قسم میں گزشتہ رات سے نہیں سویا، گزشتہ رات خواب میں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا: فلاں ابن فلاں عطار کو چار سو دینار دے دو جن کے ساتھ وہ اپنا حال درست کر لے۔ میں نے انہیں بتایا کہ گزشہ رات مجھے بھی خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرف زیارت سے نوازا ہے اور فلاں فلاں بات ارشاد فرمائی ہے۔ علی بن عیسیٰ رو پڑے اور کہنے لگے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت ہے۔ پھر وزیر صاحب نے حکم دیا کہ ایک ہزار دینار لاؤ، کارندوں نے لا کر پیش کر دیئے۔ پھر عطار کو مخاطب کر کے کہنے لگے: چار سو دینار تو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل کے طور پر پیش کر رہا ہوں اور چھ سو دینار میری طرف سے تمہارے لیے تحفہ ہیں۔ میں نے کہا: وزیر صاحب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عطیے سے زیادہ ایک دینار بھی نہیں لوں گا۔ مجھے امید ہے کہ اسی میں برکت ہوگی، اس کے ماسوا میں نہیں ہوگی۔ علی بن عیسیٰ وزیر پھر رو پڑے۔ کہنے لگے: آپ جتنے چاہتے ہیں لے لیں۔ میں نے چار سو دینار لے لیے اور ان کے ایک حصے کے ساتھ کچھ قرض ادا کر دیا اور باقی کے ساتھ دوکان کھول لی۔

ایک سال نہیں گزرا تھا کہ میرے پاس ایک ہزار دینار تھے ان سے میں نے باقی ماندہ قرض بھی ادا کر دیا۔ میرا مال بدستور بڑھتا رہا اور میرا حال بہتر ہوتا رہا اور یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم تھا۔

پکار و یا رسول اللہ (ص:231,230)

Marfat.com

طاہر بن یحییٰ علوی کا واقعہ

خراسان کا رہنے والا ایک شخص ہر سال حج کرتا تھا اور جب مدینہ منورہ میں داخل ہوتا تو طاہر بن یحییٰ کو کچھ نہ کچھ ہدیہ پیش کرتا، اہل مدینہ میں سے ایک شخص نے اس پر اعتراض کیا اور کہا کہ اپنا مال ضائع نہ کیا کرو، کیونکہ یہ شخص ایسے کام میں مال صرف کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا، اس سال خراسانی نے اسے کچھ بھی پیش نہ کیا۔

آئندہ سال وہ مدینہ طیبہ میں داخل ہوا تو حسب توفیق اہل مدینہ کو تحفے پیش کیے لیکن طاہر کو کچھ بھی نہیں دیا۔ خراسانی کا بیان ہے کہ میں نے تیسرے سال حج کی تیاری کی تو مجھے خواب سردار انس و جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ آپ نے فرمایا: اللہ کے بندے! تو نے طاہر بن یحییٰ کے بارے میں اس کے دشمنوں کی بات مان لی ہے اور اس کی جو خاطر مدارات کرتے تھے وہ ختم کر دی ہے، ایسا نہ کرو جو تحفے تحائف اسے پیش نہیں کیے وہ پیش کرو اور حسب استطاعت اس کی خدمت کرنے سے ہاتھ نہ کھینچو۔ خراسانی کہتے ہیں کہ میں گھبرا کر بیدار ہوا اور میں نے منت کی کہ جو کچھ کوتاہی ہو چکی ہے اس کی تلافی کر دوں گا میں نے اسی منت سے ایک تھیلی میں چھ سو دینار ڈال لئے۔ جب مدینہ طیبہ حاضری ہوئی تو سب سے پہلے طاہر بن یحییٰ کے گھر گیا میں جب ان کے پاس پہنچا تو ان کی مجلس گرم تھی۔ مجھے دیکھتے ہی انہوں نے مجھے مخاطب کیا اور کہنے لگے: اگر آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ بھیجتے تو آپ کبھی میرے پاس نہ

Marfat.com

آتے۔ آپ نے میرے بارے میں دشمن خدا کی بات قبول کرلی اور سال بہ سال جو خدمت کرتے تھے وہ ختم کردی۔ یہاں تک کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں ہدایت فرمائی اور آپ کو حکم دیا کہ مجھے چھ سو دینار پیش کرو۔ اس کے ساتھ انہوں نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا۔

یہ گفتگو سن کر مارے دہشت کے میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ میں نے کہا واقعہ یہی ہے لیکن آپ کو کیسے پتا چلا؟ انہوں نے کہا مجھے پہلے سال آپ کے آنے کی اطلاع تھی جب آپ نے خدمت نہیں کی تو میرا حال اس سے متاثر ہوا۔ دوسرے سال بھی آپ کی آمدورفت میرے علم میں تھی اس وقت میری حالت مزید خستہ ہوگی تھی۔ خواب میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غم نہ کرو ہم نے فلاں خراسانی کو دیکھا ہے اور تمہارے بارے میں اسے شنبہ کردی اور اسے حکم دیا ہے کہ گزشتہ سالوں میں جو تحائف پیش نہیں کیے وہ پیش کریں اور حتی الامکان خدمت وامداد کا سلسلہ منقطع نہ کریں۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور اس کا شکریہ ادا کیا۔

جب میں نے آپ کو دیکھا تو مجھے معلوم ہوگیا کہ خواب ہی آپ کو لایا ہے۔ خراسانی کہتے ہیں کہ میں نے تھیلی نکال کر انہیں پیش کردی۔ ان کے ہاتھوں اور آنکھوں کو بوسہ دیا اور گزارش کی کہ میں نے اس دشمن کی بات آپ کے بارے میں قبول کرلی تھی آپ میری خطا معاف کردیں۔ یہ واقعہ قاضی ابوعلی تنوخی نے اپنی کتاب "الفرج بعد الشدہ" ۲/۲۷۹ میں بیان کیا ہے۔

پکارو یا رسول اللہ (ص:233,232)

Marfat.com

قید سے رہائی

میں نے شیخ صالح ابو محمد عبدالرحمٰن المیدانی کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک رات اسکندریہ کے سمندر کے کنارے جزیرے میں واقع اپنے گھر میں تھا کہ میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں ''الملک الصالح'' کی رہائی کے لئے دعا کروں، وہ اس وقت ''کرک'' میں قید تھے۔ میں ''شیخ مغادری'' کے گنبد کے پاس حاضر ہوا۔ وہاں دو رکعتیں ادا کیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پیش کر کے ''الملک الصالح'' کی رہائی کی دعا مانگی اور سو گیا۔

میں نے دیکھا کہ لشکر جمع ہیں اور ان کے درمیان ایک شخص ہے اور جب وہ نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے منع کر دیتے ہیں۔

میں اسی حال میں تھا کہ میری قسمت بیدار ہو گئی، میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لا رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبز رنگ کا حُلّہ زیب تن کیا ہوا ہے اور آپ کے ساتھ نور کے دو ستون ہیں جو آسمان تک بلند ہو رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کی طرف تشریف لے گئے وہ بکھر گئے، شیخ عبدالرحمٰن میدانی کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔ چند دن گزرے ہمیں خبر مل گئی کہ ''الملک الصالح'' قید سے رہا ہو کر مصر آ گئے ہیں۔

پکارو یا رسول اللہ (ص:233,234)

Marfat.com

خواب وحی

جھوٹے مدعیان نبوت کے متعلق بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما اجمعین کو آگاہ فرما دیا تھا۔ بخاری شریف میں سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نیند کی حالت میں تھا میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے کنگن پہنائے گئے ہیں میں نے انہیں توڑ دیا اور ناپسند کیا پھر مجھے حکم دیا گیا تو میں نے انہیں پھونک دیا اور وہ اڑ گئے ہیں میں نے اس کی تعبیر یہ نکالی کہ دو جھوٹے ظاہر ہوں گے''

راوی حدیث حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دونوں کے مصداق کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں ایک ان میں اسود عنسی ہے جسے یمن میں فیروز نامی شخص نے قتل کیا اور دوسرے کا نام مسیلمہ ہے۔ (صحیح بخاری ج:۲،ص:۱۷۹)

Marfat.com

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

سیدزادے کو مارنے کے سبب دیدار مصطفیٰ ﷺ سے محرومی

مولانا قلندر بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صاحب حضوری بزرگ ہو گزرے ہیں بڑی کثرت سے انہیں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت و دیدار نصیب ہوتا۔ ایک مرتبہ حج پر تشریف لے گئے، اس زمانے میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اونٹ کی سواری میسر ہوتی تھی۔ آپ ایک سواری پر سوار ہوئے۔ جسے ایک نوعمر بچہ چلا رہا تھا۔ اس کی کسی غفلت کی وجہ سے غصہ آ گیا اور اس کے منہ پر طمانچہ رسید کر دیا بس اتنا کرنے کی دیر تھی کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار و زیارت بند ہو گئی، پریشان و دکھی ہو کر مارے مارے پھرتے رہے۔ تحقیق کی تو پتہ چلا کہ وہ سیدزادہ ہے۔ اہل بیت سے تعلق رکھتا ہے شہر مدینہ کا رہنے والا ہے اسے طمانچہ مارنے کی وجہ سے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہو گئے۔ دیدار بند ہو گیا۔ ہر عالم بزرگ، صوفی و عارف کے پاس گئے۔ معافیاں مانگیں، وظیفے کیے لیکن معافی نہ ملی بالآخر ایک بزرگ کی صحبت میں گئے زار و قطار روتے ہوئے اور تڑپتے ہوئے اپنا مدعا بیان کیا انہوں نے بھی صاف جواب دے دیا اس رکاوٹ کا دور کرنا مشکل ہے۔ البتہ انہوں نے رہنمائی فرمائی۔ ایک مجذوبہ، عارفہ ولیہ مائی ہے جو روز درِ اقدس پر حاضری دیتی ہے۔ ایڑھیاں اٹھا اٹھا کر گنبد خضریٰ کو

Marfat.com

اپنی نگاہوں میں سماتی ہے ادب کا عالم یہ ہے کہ گنبد خضریٰ کی طرف پشت کر کے نہیں چلتی، بڑی کاملہ ہے اس کی خدمت میں جاؤ۔ شاید تمہاری یہ رکاوٹ اور مسئلہ حل ہو جائے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنی پریشانی بیان کی کہ غلطی سے ایک سید زادے کو طمانچہ مار دیا ہے نتیجۃً دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم ہو گیا ہوں۔ کوئی سبیل کیجئے خدارا میرے حال پر کرم کریں میرا یہ سلسلہ بحال کرا دیں اور آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معافی لے کر دیں وہ مجذوبہ عارفہ مائی جلال میں آ گئی، گنبد خضریٰ کی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگی۔ دیکھو تاجدار کائنات وہ سامنے کھڑے ہیں۔ یوں حالتِ بیداری میں دیدارِ مطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہو گیا۔

(خوابوں اور بشارات پر اعتراضات کا علمی محاکمہ ص ۳۲، ۳۳، از پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری)

Marfat.com

عالم بیداری میں...... دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب طبقات میں میں ذکر کرتے ہیں امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے خواب تو در کنار عالم بیداری میں 70 مرتبہ اپنی زندگی میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کیا اور جب کسی چیز کے سمجھنے میں مشکل ودشواری پیش آتی تو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوتے۔

"دل کے آئینے میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی"

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حضوری ہو جاتی۔ عرض کرتے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاں مسئلے کی سمجھ نہیں آ رہی، دشواری پیش آ رہی ہے، آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرم کرتے ہوئے ارشاد فرماتے: "جلال الدین ایسے کرلو" چنانچہ مشکل حل ہو جاتی۔

ایضاً (ص:۴۵)

Marfat.com

موئے مبارک کی عطا

الدار الثمین اور انفاس العارفین میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اپنے والد گرامی حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ آپ بیمار ہو گئے۔ اس وقت آپ کے سسر حضرت شاہ عبدالعزیز بھی ہمارے گھر تشریف لائے ہوئے تھے، فرمانے لگے بیٹا جس رخ پر تمہاری چارپائی بچھی ہوئی ہے اور جس طرف تمہارے قدم ہیں اس سمت سے آقا دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لا رہے ہیں، غرضیکہ چارپائی کا رخ بدلا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے پوچھا ''کیف حالک یا ابنی''۔ ''میرے بیٹے کیا حال ہے''۔ اپنا دست اقدس پھیرا تو حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ علیہ شفایاب ہو گئے۔ دل میں خیال آیا کہ پتہ نہیں خواب ہے یا بیداری کاش آقا کوئی نشانی دے جائیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ریش مبارک پر ہاتھ پھیرا دو موئے مبارک ہاتھ میں آئے۔ تکیے کے نیچے رکھ کر عطا کر دیے۔ فرمایا: بیٹا ہم تمہیں دو موئے مبارک بطور نشانی دیئے جا رہے ہیں۔ صبح بیدار ہوئے تو حضور کے موئے مبارک موجود تھے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ ان میں سے ایک موئے مبارک میرے پاس موجود ہے۔

(ایضاً ص ۴۵)

Marfat.com

ایک خواب کی دو تعبیریں

ایک خاتون حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اپنا خواب بیان کیا اور عرض کیا آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں نے خواب میں دیکھا میرے گھر کی چھت ٹوٹی ہوئی ہے تو اس پر آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: تیرا شوہر سفر پر گیا ہوا ہے وہ واپس آجائے گا'' دیکھا تو چھت کا ٹوٹنا تھا لیکن رحمت عالم نے تعبیر کچھ اور بتائی۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد اسی خاتون نے دوبارہ یہی خواب دیکھا تو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تعبیر یہ ارشاد فرمائی کہ تیرا شوہر فوت ہو جائے گا، چنانچہ اس کا شوہر فوت ہو گیا۔ یہ بات قابل توجہ ہے کہ خواب میں چھت کا ٹوٹنا اور تعبیر میں شوہر کا سفر سے واپس آنا ان میں کوئی تعلق و ربط نہیں۔ خواب کچھ اور ہے جبکہ تعبیر کچھ اور ہے یہ کتنی بددیانتی ہے کہ انسان خواب اور تعبیر خواب کے فن کو نہ جانے اور نہ سمجھے اور بلکہ اس کے حروف ابجد سے بھی واقف نہ ہو تو یوں ہی جہلا کی طرح خواب کے ظاہری الفاظ پر بے ادبی و گستاخی کے فتوے لگاتا پھرے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کا بھی حیا نہ کرے برملا ان چیزوں کو اچھالتا اور بیان کرتا پھرے۔

یہ بہت بڑا ظلم و زیادتی ہے حالانکہ اسلاف و اکابر کی بہت سی کتب خواب اور تعبیر خواب کے فن سے بھری پڑی ہیں۔ (ایضاً ص:61,60)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

کتاب ''الشفا'' کا راز

کسی کتاب کی مقبولیت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ وہ بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں مقبول ہو جائے شفا شریف کے لئے سب سے بڑا امتیاز یہی ہے کہ ایک دفعہ آپ کے بھتیجے نے دیکھا کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ منظر دیکھ کر ان پر ہیبت طاری ہو گئی۔ حضرت قاضی عیاض قدس سرہ نے ان کی حالت کو محسوس کیا اور فرمایا بھتیجے! میری کتاب شفا شریف کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور اسے اپنے لیے دلیل راہ بناؤ گویا یہ اشارہ تھا کہ مجھے یہ منصب وکرامت اس کتاب کی بدولت ملا ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ للذہبی، ج:4، ص:98 تذکرہ ابرار ملت نور نور چہرے، از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری ص:269)

Marfat.com

جامعہ نظامیہ لاہور

حضرت شیخ الحدیث مولانا غلام رسول رضوی (شارح بخاری) بیان فرماتے ہیں:

حضرت استاذِ گرامی کو چند مرتبہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ اس وقت جامعہ نظامیہ رضویہ کے دفتر کے سامنے تہ خانے کی سیڑھیوں کے پاس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ حضرت محدثِ اعظم پاکستان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو زانو بیٹھے ہیں۔ استاذ گرامی کی زبان پر بے ساختہ یہ کلمات جاری ہو گئے۔

عقیدتنا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعلم کل ذرۃ ذرۃ

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک ذرے کو جانتے ہیں یہ سن کر حضور پرانور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے، یہ خواب حضرت محدث اعظم پاکستان کے سامنے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا ''یہاں علمی چرچا ہوگا'' پھر کچھ عرصہ بعد جامع مسجد خراسیاں کی جنوبی دیوار کے پاس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ مسجد کی طرف رخ کر کے کھڑے ہیں، حضرت استاذ گرامی تقریباً تین فٹ کے فاصلے پر آپ کے پیچھے دست بستہ کھڑے ہیں۔ یک لخت پیچھے مڑ کر دیکھتے ہیں تو نیم کے درخت کے پاس موٹے بان کی ایک چارپائی بچھی ہوئی ہے اور اس پر حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی بیٹھے ہوئے

Marfat.com

ہیں۔ یہ مسجد خراسیاں میں خطابت کا پہلا سال تھا اور اس وقت جامعہ نظامیہ رضویہ کا تصور بھی نہ تھا۔

ایک دفعہ خواب میں دیکھتے ہیں کہ حضرت محدث اعظم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک آنکھوں میں سرمہ لگا رہے ہیں اس کی تعبیر حضرت محدث اعظم قدس سرہ نے بیان کی کہ یہاں سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہو رہا ہے۔

(تذکرہ ابرارِ ملت، نور نور چہرے ص: 289,288)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

مشتاق

خواجہ احمد بن مودود رحمۃ اللہ علیہ بن یوسف چشتی قدس سرہ نے ایک رات حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ اے احمد اگر تم ہمارے مشتاق نہیں تو ہم تمہارے مشتاق ہیں۔ جب صبح ہوئی تو حرمین شریفین زادہما اللہ تعالٰی شرفاً وتکریما کی طرف متوجہ ہوئے جب حج کی شرائط و ارکان سے فارغ ہوئے، حرم محترم مدینہ منورہ اور روضہ شریفہ کی طرف متوجہ ہوئے اور چھ ماہ تک مجاور رہے۔

آپ کی مجاورت اور ہمیشگی حرم شریف کے خادموں کو گراں معلوم ہوئی انہوں نے چاہا کہ آپ کو تکلیف پہنچائیں۔ روضہ شریف سے آواز آئی ان کو تکلیف نہ دو کیونکہ یہ ہمارے مشتاقوں میں سے ہیں۔ مدینہ شریف سے بغداد پہنچے اور شیخ شہاب الدین سہروردی کی خانقاہ میں ٹھہرے۔ شیخ نے ان کی بڑی تعظیم وتکریم کی اور خلیفہ بغداد نے آپ کو طلب کیا، انعام واکرام پیش کیا۔

آپ نے خلیفہ کو عمدہ نصیحتیں فرمائیں اور سب محل قبول میں پڑیں وہ بہت سا مال لائے لیکن آپ نے خدا کے لئے اور دل کی تسلی کے لئے کچھ تھوڑا سا مال لے لیا، باہر نکل آئے اور فقراء پر تقسیم کر دیا۔ خراساں کی طرف متوجہ ہوئے آپ کی ولادت ۵۰۷ھ میں اور وفات ۵۷۷ھ میں ہوئی۔

(نفحات الانس، تصنیف: حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ، مترجم: مولانا حافظ سید احمد علی شاہ چشتی نظامی ص:365 مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور)

Marfat.com

حجۃ الاسلام محمد بن محمد الغزالی الطّوسی قدس سرہ

آپ نیشاپور میں آئے اور مدرسہ نظامیہ نیشاپور میں درس دینا شروع کیا پھر کچھ مدت بعد چھوڑ دیا اور وطن آ گئے۔ صوفیہ کے لئے ایک خانقاہ بنائی اور طلباء کے لئے ایک مدرسہ بنایا اپنے اوقات کو تقسیم کیا مثلاً ختم قرآن، صوفیاء کی صحبت تدریس علم یہاں تک کہ ۱۴ جمادی الآخر ۵۰۵ ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ ایک بڑے عالم فرماتے ہیں کہ میں ایک دن ظہر اور عصر کے درمیان حرم شریف میں آیا۔ فقراء کے وجد و حال نے مجھے کچھ پکڑ رکھا تھا۔

حرم میں ایک سرائے کے جماعت خانہ میں آیا اور دائیں طرف گھر کے برابر بیٹھ گیا اور ہاتھ ستون کے نیچے رکھا کہ کہیں نیند نہ آ جائے اور وضو نہ ٹوٹ جائے۔ اتفاقاً ایک بدعتی شخص جو کہ بدعت میں مشہور تھا، آیا اس جماعت خانہ کے دروازہ پر اپنا مصلیٰ ڈالا، اپنی جیب میں سے ایک تختی نکالی، مجھے گمان یہ ہے کہ وہ تختی پتھر کی تھی اس پر بہت کچھ لکھا ہوا تھا اس کو چوما اور اپنے سامنے رکھ کر لمبی نماز پڑھنے لگا۔ اپنے چہرہ کو اس پر دونوں طرف ملنے لگا اور بہت عاجزی کی اس کے بعد اپنے سر کو اونچا کیا اور آنکھوں پر ملا پھر چوم کر جیب میں ڈال لیا۔ جب میں نے یہ حال دیکھا تو مجھ کو اس سے بہت کراہت آئی۔ میں نے دل میں کہا کہ اچھا ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہوتے اور ان بدعتیوں کو اس برائی کی خبر دیتے جو کہ یہ کر رہے ہیں۔

Marfat.com

اتفاقاً مجھے اونگھ آ گئی اور بیداری کے درمیان کیا دیکھتا ہوں کہ ایک میدان بڑا کشادہ ہے اور بہت سے لوگ کھڑے ہیں ہر ایک کے ہاتھ میں ایک مجلد کتاب ہے اور سب کے سب ایک شخص کے سامنے کھڑے ہیں۔ میں نے ان کی بابت پوچھا تو لوگوں نے کہا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں تشریف رکھتے ہیں۔

اور یہ سب اصحاب مذہب چاہتے ہیں کہ اپنی کتابوں سے نکال کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پڑھیں اور اپنے عقائد و مذہب کی تصحیح کریں۔

اتنے میں ایک شخص آئے لوگوں نے کہا: امام شافعی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کے ہاتھ میں ایک کتاب ہے حلقہ میں آئے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام عرض کیا۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا اور مرحبا کہا۔ امام شافعی آگے ہو کر بیٹھ گئے اور وہ کتاب جو ان کے پاس تھی اس میں سے اپنا مذہب واعتقاد پڑھا۔

اس کے بعد ایک اور شخص آئے لوگوں نے کہا: امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ہیں ان کے ہاتھ میں ایک کتاب ہے وہ بھی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھ گئے اور اس کتاب میں سے اپنا مذہب واعتقاد پڑھا۔ ایسا ہی اصحاب مذہب آتے تھے یہاں تک کہ تھوڑے ہی باقی رہ گئے جو شخص اپنا مذہب پیش کرتا اس کو ایک دوسرے کے پاس بٹھا دیتے، جب سب فارغ ہو گئے۔ اتفاقاً ایک شخص رافضیوں میں سے آیا اس کے ہاتھ چند جزو بے جلد تھے ان میں ان کے عقائد باطلہ کا ذکر تھا۔ اس نے قصد کیا کہ اس حلقہ میں آئے اور وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں پڑھے۔ ایک شخص ان بزرگوار میں سے جو کہ آپ کی خدمت میں موجود تھے، باہر نکلے اور اس کو جھڑک کر منع کر دیا۔ وہ اجزاء اس کے ہاتھ سے لے کر گرا دیئے اور اس کو ذلیل کر کے نکال دیا۔

میں نے جب دیکھا کہ لوگ فارغ ہو چکے ہیں اور کوئی نہیں رہا کہ پڑھے، آگے بڑھا میرے ہاتھ میں ایک مجلد کتاب تھی میں نے آواز دی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

وسلم یہ کتاب میرا اعتقاد ہے اور اہل اسلام کے عقائد اس میں ہیں۔ اگر اجازت ہو تو پڑھوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کونسی کتاب ہے؟ میں نے عرض کیا کتاب ''قواعد العقائد'' ہے جس کو غزالی نے تصنیف کیا ہے تب مجھ کو آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے پڑھنے کی اجازت دی میں بیٹھ گیا اور اول سے اس کو پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ اس موقع پر پہنچا جہاں امام غزالی کہتے ہیں۔

والله تعالیٰ بعث النبی الامی القرسی محمد صلی الله علیه و آله وسلم الی کافتة العرب والعجم والجن والانس یعنی اور اللہ تعالیٰ نے بھیجا نبی امی قریشی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام مخلوق عرب عجم، جن، انسان کی طرف، جب میں یہاں تک پہنچا تو میں نے دیکھا کہ خوشی اور تبسم کے آثار چہرہ مبارک پر ظاہر ہوئے ہیں۔

جب آپ کی تعریف وصفت تک پہنچا تو میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: این الغزالی کہ غزالی کہاں ہے غزالی وہاں کھڑے تھے عرض کیا: غزالی میں ہوں جو حاضر ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے اور سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا اور اپنا ہاتھ مبارک ان کو دیا امام غزالی نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک پر بوسہ دیا اور اپنا چہرہ اس پر ملا، بعد اس کے بیٹھ گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کی قرأت پر اس قدر اظہار خوشی نہ فرمایا جس قدر کہ میری قواعد العقائد پڑھنے پر، جب میں خواب سے بیدار ہوا میری آنکھوں پر رونے کا اثر تھا۔

(نفحات الانس صفحہ:404,403,402)

Marfat.com

مہرہ رہا نے مہرہ بازی
جیتا ہے رومی ہارا رازی

(اقبال)

شیخ مجد الدین بغدادی نے فرمایا کہ میں نے خواب میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: "مایقول فی حق ابن سینا قال صلی اللہ علیہ وسلم ھو رجل اردان یصلی الی اللہ بلا واسطی فسقط فی النار" یعنی آپ ابن سینا کے حق میں کیا فرماتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایک ایسا آدمی تھا جس نے ارادہ کیا کہ میرے واسطہ کے بغیر خدا تک پہنچے حتی کہ وہ دوزخ میں گر گیا۔

میں نے یہ حکایت استاد مولانا جلال الدین چلپی کے سامنے بیان کی تو انہوں نے اس پر تعجب ظاہر کیا۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ میں بغداد سے شام کو جاتا تھا کہ وہاں سے روم کو جاؤں۔ جب موصل تک پہنچا تو ایک رات مسجد جامع میں تھا جب میں سو گیا تو دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے: وہاں نہیں جاتے ہو کہ فائدہ حاصل کرو۔ میں نے دیکھا تو ایک جماعت حلقہ مار کر بیٹھی ہوئی تھی ایک شخص ان کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے جن کے سر سے لے کر آسمان تک نور پہنچتا تھا، وہ باتیں کر رہے تھے۔ اور سب سن رہے تھے میں نے کہا: یہ حضرت کون ہیں لوگوں نے کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آگے بڑھا اور سلام عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا اور

Marfat.com

مجھ کو حلقہ میں جگہ دی جب میں بیٹھ گیا تو میں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "ماتقول فی حق ابن سینا" یعنی آپ بوعلی سینا کے حق میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اضله الله تعالیٰ علی علم یعنی وہ شخص ہے جس کو خدائے تعالیٰ نے باوجود علم کے گمراہ کر دیا، پھر میں نے پوچھا: ماتقول فی حق شهاب الدین المقتول یعنی آپ شہاب الدین مقتول کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: "هو من متبعیه" یعنی وہ اسی کے تابع ہے اس کے بعد میں نے علمائے اسلام کی بابت پوچھنا شروع کیا، میں نے عرض کیا: "ماتقول فی حق فخر الدین رازی" یعنی فخر الدین رازی کے حق میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: "هو رجل معاتبه" یعنی وہ مرد ہے جس پر عتاب کیا گیا ہے۔

پھر میں نے عرض کی: "ماتقول فی حق حجة الاسلام محمد الغزالی" یعنی حجۃ الاسلام امام غزالی کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: "هو رجل وصل الی مقصوده" یعنی وہ ایک شخص ہے جو کہ اپنے مقصود تک پہنچ گیا ہے۔ پھر میں نے پوچھا: "ماتقول فی حق امام البحرین" یعنی آپ امام البحرین کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: "هو ممن نصر دینی" یعنی وہ شخص ہے جس نے میرے دین کی حمایت کی ہے پھر میں نے پوچھا: "ماتقول فی حق ابی الحسن الاشعری" یعنی امام ابوالحسن اشعری کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "انا قلت وقولی صدق الایمان یمان والحکمة یمانیة" یعنی میں پہلے کہہ چکا ہوں اور میری بات سچی ہے کہ ایمان یمن والوں کا ہے۔ اور حکمت یمانی ہے اس کے بعد ایک شخص نے جو میرے نزدیک بیٹھا تھا مجھ سے کہا کہ ان سوالات کو کیوں کرتا ہے دعا کے لئے درخواست کر کہ

Marfat.com

جس سے تمہارا فائدہ ہو۔اس کے بعد میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوئی دعا سکھلائیے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہو، "اللھم تب علی حتی اتوب و اعصمنی حتی لا اعود و حبّب الی الطاعات و کرہ الی الخطیات" یعنی اے پروردگار میری طرف متوجہ ہو یہاں تک کہ میں توبہ کروں اور مجھ کو بچالے، یہاں تک کہ پھر گناہ نہ کروں مجھے عبادت کی محبت اور گناہوں کی کراہت دے۔اس کے بعد مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ کہاں جاتے ہو میں نے عرض کیا کہ روم کی طرف فرمایا: "الروم ما دخلہ المعصوم" یعنی روم میں معصوم داخل نہیں ہوتا۔

جب میں اس خواب سے بیدار ہوا۔

وہاں ایک بالا خانہ تھا جس میں مولانا موفق الدین کواشی رہتے تھے اور آخر عمر میں نابینا ہوگئے تھے میں ان کی زیارت کو گیا پوچھا کہ تم کون ہو میں نے بتایا پوچھا کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا بغداد سے پوچھا اب کہاں جاؤ گے؟ میں نے کہا روم، روم کو جاتے ہو میں نے کہا ہاں۔

کہا "الروم ما دخلہ المعصوم" جب انہوں نے یہ کلمہ کہا تو میں بڑا تعجب کرنے لگا۔میں نے کہا کہ شاید آپ کل کی مجلس میں موجود تھے کہا دعنی یعنی مجھے چھوڑ مجھے چھوڑ۔یعنی یہ بات نہ پوچھ، آفریں ان کا پیچھا چھوڑا اور واپس آیا۔شیخ رکن الدین علاؤ الدولہ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ مولانا جمال الدین ایک بزرگ مرد تھے جن کی مشہور تصانیف علوم میں بہت ہیں۔

شیخ مجد الدین کی خواب کی صحت کی دلیل یہ کہ شیخ مجد الدین کو ۶۰۷ھ میں بعض کے نزدیک ۶۱۰ھ میں شہید کردیا گیا اور روم میں دفن ہوئے۔(ایضاً ص:455,454,453)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

مجاہد ملّت

مولانا عبدالستار خان نیازی نقشبندی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ فتنہ قادینیت فروغ پارہا تھا تو میں نے اپنے ایک دوست چوہدری فتح محمد بٹالوی کے ذریعے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام چٹھی لکھی کہ چند ایک ''مشکلات'' ہیں رکاوٹیں ہیں آپ توجہ فرمائیں تاکہ رکاوٹیں دور ہوں۔ چوہدری فتح محمد صاحب نے مدینے پاک میں مقیم بزرگ باباجی غلام رسول بلیاں والے سے بات کی تو انہوں نے فرمایا:

میں نیازی کو جانتا ہوں وہ طرّے والا نیازی میں نے اسے پچھلے سال دیکھا تھا میں رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کروں گا۔ صبح پوچھ لینا'' اس پر چوہدری صاحب نے دوسرے روز پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس کو لکھ دو کہ رکاوٹیں دور ہوجائیں گی، اللہ تمہاری مدد کرے گا اور واقعی اس کے بعد ہماری مشکلات دور ہوگئیں ہمارے تین دوستوں نے عالمی دورے کا بندوبست کیا نوے ہزار روپے جمع ہوگئے۔ علامہ شاہ احمد نورانی صاحب، علامہ شاہ فرید الحق اور خاکسار (مولانا عبدالستار خان نیازی) دورے پر گئے۔

(مقرب بارگاہ رسالت حضرت بابا غلام رسول نقشبندی مجددی مدنی فیض رضا پبلی کیشنز گلبرگ کراچی (سندھ) ص ۹۹)

Marfat.com

نائبِ اعلیٰ حضرت

استاذ العلماء مولانا محمد مختار احمد درانی مہتمم مدرسہ عربیہ سراج العلوم خانپور رقمطراز ہیں کہ:

ابوالفضل محمد سردار احمد محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا جب وصال شریف ہوا یہ خبر سنتے ہی گریہ وزاری اور غنودگی میں یہ نورانی منظر دیکھا کہ حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ حضور سید العالمین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آغوش رحمت میں ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دائیں جانب کھڑے ہیں۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے سرانور پر دست شفقت پھیر رہے ہیں اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ علیہ کو فرمارہے ہیں ''عمر سردار احمد بہت اچھے ہیں'' حضرت عمر فاروق عرض کرتے ہیں ''وہ کیوں نہ اچھے ہوں جنہوں نے ساری زندگی حضور والا کی حدیث پاک پڑھائی ہے''۔ اتنے میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ رضی اللہ عنہ بھی دست بستہ حاضر ہوئے۔ سرکار مدینہ سرور قلب سینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''احمد رضا! آپ تو اب آرہے ہیں یہ پہلے ہی میری آغوش رحمت میں سو رہے ہیں''۔

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ جلد 47 شمارہ 8 بمطابق ماہ اگست 2005 (ص:32) ماہ رجب المرجب 1426ھ)

Marfat.com

کامل درود شریف

سیدی ابوالمواہب شاذلی فرماتے ہیں بروز پیر ۲۳ شعبان المکرّم کو مسجد میں صبح کی نماز پڑھ کر سو گیا یہ مسجد مقام بولاق اور شبناک کے درمیان واقع ہے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے سرہانے بیٹھا دیکھا میں نے عرض کیا:

"الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک ایھا النبی ورحمتہ اللہ و برکاتہ" حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اپنے رب کا بندہ ہوں اور تم میرے غلام۔ میں نے عرض کیا جی ہاں حضور! میں اس پر راضی ہوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم اس پر راضی ہو تو مجھ پر درود بھیجتے وقت کامل درود کیوں نہیں پڑھتے۔ میں نے عرض کیا: اس کی طوالت کی وجہ سے فرمایا جب درود و سلام پڑھو تو اول و آخر خواہ ایک بار ہو بھیجا کرو۔ میں نے عرض کیا حضور کامل درود کس طرح پڑھا کروں؟

فرمایا: یوں، اللھم صلی علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراھیم وعلی آل سیدنا ابراھیم و بارک علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کما بارکت علی سیدنا ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید السلام علیک ایھا النبی ورحمتہ اللہ برکاتہ

(سعادت دارین از علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی جلد اول صفحہ 326 اردو طبع لاہور 1988ء)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اوراد فتحیه

حضرت شاہ عبدالرحیم والدگرامی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ ''حضرت سید علی ہمدانی سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب بارہویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا مسجد اقصیٰ میں پہنچا، حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش کی طرف تشریف لا رہے ہیں۔ میں اٹھا اور آگے گیا اور سلام کیا آپ نے اپنی آستین مبارک سے کچھ نکالا اور اس درویش سے فرمایا کہ ''خذ ھذا الفتحیة'' کہ اس فتحیہ کو لے جب میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے لیا اور نظر کی تو یہی اوراد تھے اس اشارہ سے اس کا نام فتحیہ رکھا گیا۔

(انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ صفحہ ۱۴۲ طبع لاہور)

Marfat.com

کیا شان ہے خدمت گاروں کی

سید عبدالجلیل مغربی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر کچھ مدت کے بعد میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں اپنے گھر کے ایک کمرے میں دیکھا کہ ہمارا گھر آپ کے نورانی چہرے کی چمک سے جگمگا رہا ہے پس میں نے تین مرتبہ دست بستہ عرض کیا۔"الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ"حضور! میں آپ کے پڑوس میں آپ کی شفاعت کی آس لگائے بیٹھا ہوں۔ سرکار نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسکراتے ہوئے مجھے بوسہ دیا اور فرما رہے ہیں: ہاں بخدا، ہاں بخدا، ہاں بخدا اسی اثنا میں کیا دیکھتا ہوں کہ ہمارا ایک پڑوسی جو مر چکا ہے مجھ سے کہہ رہا ہے تم سرکار کے خدمت گار ہو میں نے اس سے کہا تجھے کیسے معلوم ہوا ہے؟

اس پر وہ بولا خدا کی قسم تیرے اس وصف کا آسمان پر ذکر ہوا اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش مسکرا رہے تھے اس پر میں خوشی خوشی بیدار ہو گیا۔

(سعادت دارین از علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی جلد اول 375 طبع لاہور 1988)

Marfat.com

ابنِ قیم اور یارسول اللہ

ابوبکر محمد بن عمر سے روایت ہے کہ میں ابوبکر بن مجاہد کے پاس بیٹھا ہوا تھا شبلی آئے ابوبکر کھڑے ہو گئے معانقہ کیا اور پیشانی پر بوسہ دیا میں نے کہا اے میرے آقا آپ شبلی کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں حالانکہ وہ دیوانہ ہے انہوں نے کہا میں نے اس کے ساتھ وہ کیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرتے دیکھا میں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ شبلی سامنے آئے آپ کھڑے ہو گئے اور اس کی پیشانی کو بوسہ دیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ شبلی کے ساتھ ایسی عنایت فرماتے ہیں فرمایا: یہ نماز کے بعد **لقد جاء کم رسول من انفسکم ...... الخ** تک پڑھا کرتا ہے اور پھر مجھ پر درود پڑھتا ہے دوسری روایت میں یہ ہے کہ اس نے کوئی فرض نماز نہیں پڑھی لیکن اس کے آخر میں "**لقد جاء کم رسول من انفسکم**" آخر سورہ تک پڑھا اور تین دفعہ **صلی اللہ علیک** یارسول اللہ۔ **محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم** پڑھا ابوبکر محمد بن عمر کہتے ہیں کہ میں پھر شبلی کے پاس گیا اور پوچھا نماز کے بعد کیا ذکر کرتے ہو تو انہوں نے ایسا ہی بیان کیا۔

(جلاء الافہام از حافظ ابن قیم متوفی 751ھ، صفحہ 258 طبع لاہور 1396ھ۔ اردو ترجمہ مولوی محمد سلیمان منصور پوری۔ القول البدیع از علامہ سخاوی (متوفی 902ھ) عربی مطبوعہ ڈسکہ صفحہ 172)

Marfat.com

پسندیدہ درود شریف

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ انت لھا اھل و بارک وسلم، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ اس درود پاک کو حسن قبول اور شرف قبولیت حاصل ہے۔

ایک بزرگ مدینہ منورہ میں زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور اپنی مدت اقامت میں انہوں نے اس درود پاک کا خوب ورد رکھا۔

جب وہ مدینہ منورہ سے رخصت ہونے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے (خواب میں) فرمایا کہ چند دن تم یہاں اور ٹھہرو کیونکہ تمہارا یہ درود پڑھنا ہمیں بہت پسند آیا۔

(جذب القلوب الی دیار المحجوب، ص367 طبع لاہور1392ھ)

Marfat.com

فضلِ کریم

حضرت محدث اعظم کے سب سے چھوٹے صاحبزادے مولانا حاجی محمد فضل کریم کی ولادت شب برأت شعبان المعظم ۱۳۷۲/۱۹۵۴ بروز پیر فیصل آباد میں ہوئی۔ ان دنوں محدث اعظم بغرض تبلیغ ہارون آباد تشریف لے گئے تھے۔ نماز عشاء کے بعد تقریر فرمائی اور رات کو سو گئے۔ خواب میں نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ بچے کی بشارت دی گئی اور ساتھ ہی ایک نورانی تختی پر سنہری حروف سے ''محمد شفیع'' لکھا دکھائی دیا۔ فیصل آباد واپسی پر بچے کی پیدائش کی نوید ملی۔ محمد نام رکھا گیا اور بلانے کے لئے فضل کریم تجویز ہوا۔ بچپن سے آپ حاجی صاحب کے عرف سے مشہور ہیں۔ جامعہ رضویہ میں حضرت مولانا مفتی نواب الدین صاحب سے قرآن مجید پڑھا۔ دینیات کی تعلیم مولانا سید منصور حسین شاہ، علامہ غلام رسول رضوی اور دیگر علماء سے حاصل کی حضرت محدث اعظم نے انہیں بچپن ہی میں دیگر بھائیوں کی طرح حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان بریلوی سے بیعت کروا دیا۔ 1987ء میں آپ نے اسلامیات میں ایم اے کیا۔ 1974 میں چلنے والی تحریک ختم نبوت میں آپ نے قائدانہ کردار ادا کیا۔ 1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کا کردار تاریخی ہے۔ آپ ہر مرحلے پر نمایاں اور پیش پیش رہے۔ (ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، جلد ۴۰، شمارہ ۹، ص ۲۴)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

حضرت شاہ سراج الحق قدس سرہ کے ایک مرید کا لڑکا محمد اسحاق نہایت آوارہ منش اور عادات قبیحہ کا عادی تھا۔ والد نے اسے بہت سمجھایا مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوا، والد بہت پریشان ہوا۔

اسے اپنی پریشانی کا حل نظر آیا کہ اپنے بیٹے کو حضرت محدث اعظم کا مرید کرا دیا جائے اس طرح شاید وہ بری حرکات سے باز رہے، پروگرام کے مطابق والد اپنے بیٹے محمد اسحاق کو لے کر حضرت محدث اعظم کے پاس حاضر ہوا اور بیعت کی درخواست کی۔ حضرت نے اسے بیعت فرمالیا، بیعت کے بعد حسب عادت نماز، روزہ اور دیگر احکام شرعیہ کی پابندی کا حکم فرمایا، اس پر محمد اسحاق نے بے باکانہ جواب دیا کہ مجھ سے یہ توقع نہ رکھیں، میں ایسا نہیں کرسکتا ہاں اگر آپ اپنی روحانی قوت سے ایسا کروالیں تو اور بات ہے۔ بیعت کے بعد کچھ عرصہ تک محمد اسحاق اپنی پرانی عادت پر قائم رہا لیکن اچانک وہ نماز، روزہ کا پابند ہو گیا بلکہ داڑھی بھی رکھ لی۔ جب اس سے والد صاحب نے اس کا سبب دریافت کیا تو اس نے اپنا ایک خواب بیان کیا کہ ایک رات میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مبارک دیکھی۔ میں نے خیال کیا کہ میں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہولوں۔ اس ارادہ سے میں آگے بڑھا تو حاضرین مجلس میں چند افراد اٹھے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیوں

Marfat.com

اور کیسے بغیر اجازت یہاں آئے ہو؟ تمہیں معلوم نہیں کہ یہاں آنے والے کے پاس سر ٹیفکیٹ کا ہونا ضروری ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے مجھے مارنا شروع کر دیا۔ میرے کندھے پر ڈنڈے برسائے چنانچہ جب میں بیدار ہوا تو واقعی میرے کندھے ضربوں سے چور تھے۔ اس واقعہ کو میں نے حضرت شیخ الحدیث کی کرامت سمجھا۔

محمد اسحاق مذکور اب لاری اڈہ فیصل آباد میں ایک ہوٹل کا مالک صوفی محمد اسحاق ہے۔

(کرامات محدث اعظم، جلد ا ص ۱۵، از مولانا محمد جلال الدین قادری)

Marfat.com

بارگاہ رسالت میں درس حدیث کی مقبولیت

یہ نورانی واقعہ مولانا معین الدین شافعی کا بیان کردہ ہے فرماتے ہیں مولانا حامد بخاری بخارا شہر کے فاضل اور مدرس تھے، ان کو مشکوٰۃ شریف پڑھانے میں ایک مقام پر کچھ دقت محسوس ہوئی۔ ان کو خواب میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ کی مجلس میں تشریف فرما حضرات میں مولانا سردار احمد صاحب بھی شامل تھے۔ مولانا حامد بخاری نے حدیث کی وہ مشکل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولانا سردار احمد صاحب کی طرف اشارہ کیا چنانچہ انہوں نے حدیث پاک کی وہ علمی مشکل حل فرمادی اور انہیں اطمینان نصیب ہوا، جب صبح ہوئی تو مولانا حامد بخاری نے بخارا سے بریلی کا قصد کیا اور آپ کی خدمت میں آکر فیض حاصل کیا۔

(محدث اعظم پاکستان، از محمد جلال الدین قادری ج ۱،ص ۲۶۴)

Marfat.com

قلب مطمئن ہوگیا

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی شارح بخاری علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ طالب علمی کے دور میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کے مسئلہ میں یک گونہ تشویش رہتی تھی۔ ذہن عقلی دلائل کی طرف راغب تھا، علمائے کرام کے بیان کردہ دلائل سے تسکین نہیں ہورہی تھی۔ ایک شب میں نے خواب میں حضور امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدی محدث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کو ایک ساتھ وسیع میدان میں کھڑے دیکھا۔ پھر تینوں حضرات آسمان میں مغرب کی سمت جاتے ہوئے چمکتے نظر آئے۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے آگے چودہویں رات کے بے غبار چاند سے زیادہ منور نظر آرہے تھے۔

یہ سیدی محدث اعظم رضی اللہ عنہ کی بہت بڑی کرامت تھی کہ مسئلہ نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں میری عقلی تشویش کو دور کردیا، اس کے بعد اس مسئلہ میں قلب مطمئن ہوگیا۔

(کرامات محدث اعظم ص: ۷۷ از مولانا محمد جلال الدین قادری)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

جھنگ بازاروالی ہستی کا دامن نہ چھوڑنا

ماسٹر غلام یٰسین (فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۵۲ء میں محکمہ بجلی میں ملازم ہو کر جب فیصل آباد متعین ہوا تو ایک دوست کے ہمراہ حضرت محدث اعظم کی تقریر سنی۔ آپ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈوبا ہوا خطبہ جمعہ سن کر آئندہ کے لئے یہیں جمعہ ادا کرنے کا فیصلہ کیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی محبت دل میں بڑھتی گئی، جمعہ کے علاوہ میں گاہے گاہے بعد عصر مجلس عام میں حاضر ہونے لگا لیکن ابھی تک مکمل تعارف نہ کرواسکا۔ اتفاق سے ان دنوں ہمارے دفتر میں شامل مسجد میں پانی کی سپلائی کے لئے بجلی کی موٹر کا کنکشن لاہور سے منظور ہو کر آیا۔ اس منظوری کو لے کر میں حضرت محدث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ حضرت مسکرائے، تعارف ہوا اب روزانہ حاضری کی نوبت آگئی مگر ابھی تک بیعت کا شرف حاصل نہ کرسکا۔ ایک بار دل میں شیطانی وسوسے پیدا ہونے لگے آخر کار ایک رات درود تاج شریف کا ورد کر کے سو گیا اور قسمت بیدار ہوگئی۔ فخر موجودات سرور کائنات حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم آپ کے ہمراہ ہیں آپ نے مجھے وضو کرنے کی ہدایت فرمائی، پھر تلاوت قرآن پاک کے لئے ارشاد فرمایا بعد ازاں حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''جھنگ بازاروالی ہستی کا دامن نہ چھوڑنا''۔ صبح ہوئی

Marfat.com

تو میں حضرت محدث اعظم علیہ الرحمہ کے حضور حاضر ہوا تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: رات کیسے گزاری؟ میں نے عرض کیا باطن میں تو آپ سے بیعت کر چکا ہوں اب صرف ظاہری آداب پورے کرنے باقی ہیں، کرم فرمایئے اور مجھے اپنے غلاموں میں شامل فرما لیجئے، اس کے بعد آپ نے مجھے شرف بیعت عطا فرمایا۔

(محدث اعظم، ص:۸۶، از مولانا محمد جلال الدین قادری)

Marfat.com

دیرینہ آرزو پوری ہوگئی

ڈاکٹر محمد اسلم حال مقیم راولپنڈی بیان کرتے ہیں کہ لائل پور (فیصل آباد) کے قیام کے دوران میری عادت یہ تھی کہ حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمہ جب بھی نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے باہر تشریف لے جانے کا قصد فرماتے تو آپ کا جوتا میں حاضر کرتا۔ ایک روز بارش کی وجہ سے آپ کی نعلین بھیگ گئے، میں نے جیب سے رومال نکالا اور نعلین کو خشک کیا۔ یہ رومال میرے لئے تبرک بن گیا جن دنوں پنجاب یونیورسٹی میں پروفیسر تھا دل میں رسول اکرم کی زیارت کی انتہائی تڑپ تھی، طبیعت اس تشنگی میں اکثر مضطرب رہتی تھی۔ ایک مرتبہ رات کو نماز عشاء کے بعد سر پہ عمامہ باندھا اور اس میں وہی مذکورہ رومال جس سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے نعلین کو خشک کیا تھا، باندھ دیا۔ مصلیٰ پر مدینہ منورہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو گیا اور درود شریف کا ورد شروع کر دیا، دل میں یہ تہیہ کر لیا کہ جب تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہ ہوگی نہ بیٹھوں گا۔ درود شریف پڑھتے پڑھتے کافی وقت گزر گیا اچانک اونگھ آگئی اور پتہ بھی نہ چلا کہ کب اور کیسے مصلیٰ پر گر گیا ہوں۔ اسی دوران سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کرم فرمایا اور زیارت سے مشرف فرمایا۔ آپ بڑے جاہ وحشم سے تشریف فرما ہیں اور کسی کی آمد کے منتظر ہیں، چند ہی لمحوں کے بعد ایک باجمال وباکمال ہستی حاضرِ بارگاہ ہوئی۔ ایسا معلوم ہوا کہ آنے والے دربار داتا حضور کی طرف سے

Marfat.com

ہوکر آئے ہیں، یہ آنے والے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ تھے جو حضور اکرم کے سامنے بڑے مودب حاضر ہوئے جب بیدار ہوا تو رومال والی پگڑی سر سے الگ ہو چکی تھی اور اس جگہ پڑی تھی جہاں پر جمال جہاں آراء کا مشاہدہ کراتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرماتھے۔

(کرامات محدث اعظم ص:26 از مولانا جلال الدین قادری)

Marfat.com

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا و مولانا محمد و علیٰ آلہٖ و صحبہٖ و بارک و سلم

جامعہ رضویہ......زندہ کرامت

جامعہ نظامیہ رضویہ اپنی تعلیمی، تبلیغی اور اشاعتی خدمات کی وجہ سے پاکستان ہی نہیں پوری دنیا میں مشہور و معروف ہے۔ اس کا قیام و ترقی حضرت محدث اعظم کے فیض و کرم کا نتیجہ ہے۔ تفصیل شارح بخاری حضرت علامہ غلام رسول رضوی علیہ الرحمۃ کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے: لکھتے ہیں کہ میں دارالعلوم حزب الاحناف اندرون دہلی دروازہ میں مدرس تھا اور وہیں کرائے کے ایک مکان میں میری اقامت تھی ان دنوں حضرت محدث اعظم دربار داتا گنج بخش علیہ الرحمہ میں فاتحہ خوانی کے بعد اسٹیشن کی طرف جاتے ہوئے جب لوہاری دروازے کے قریب سے گزرے تو فرمایا: یہاں ایک رضوی مدرسہ بڑا موزوں ہے۔ میں نے سنا تو سہی مگر چنداں التفات نہ کی کیونکہ اس علاقہ میں نہ تو امام و خطیب تھا، نہ رہائش کا کوئی انتظام۔ اس علاقہ کے کسی شخص سے تعارف بھی نہ تھا ان اسباب کی بناء پر آپ کے فرمان پر پوری سنجیدگی سے غور نہ کر سکا۔

اتفاق سے چند روز بعد اندرون لوہاری دروازہ محلہ خراسیاں کی جامع مسجد کی امامت و خطابت میرے سپرد ہوئی اس مسجد کے جنوب میں ایک متروکہ جگہ بے کار پڑی تھی۔ حضرت موصوف کے ارشاد اشارہ پر عنکبوت نسیاں جالا بن چکی تھی ایک شب خواب میں حضور امام انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس متروکہ جگہ تشریف فرما دیکھا۔ اور

Marfat.com

اپنے آپ کو حضور کے عقب میں متواضع دیکھا۔ اسی ویران جگہ ایک حصہ میں کسی دوسرے موقع پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عربی میں اپنے آپ کو گفتگو کرتے دیکھا۔ اسی اثنا میں بھی قطعاً مدرسہ کا خیال نہ تھا، پھر تھوڑا ہی عرصہ گزرا کہ خیال آیا کہ یہاں ایک دینی مدرسہ ہونا چاہئے یہ ارادہ مصمم کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسباب بھی مہیا فرمائے اور معمولی مزاحمت کے بعد کامیابی نصیب ہوئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے ویران جگہ علمی مرکز میں تبدیل ہو کر جامعہ نظامیہ رضویہ کے نام سے موسوم ہوئی۔

(حیات محدث اعظم، ص 271,270، رضا فاؤنڈیشن اندرون لوہاری گیٹ لاہور)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

زیاراتِ انبیاء علیہم السلام

حضرت فقیر نور محمد رحمتہ اللہ علیہ نے ''عرفان'' حصہ اول میں ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے عالم واقعہ میں دیکھا کہ ایک بہت بڑی کچی مسجد ہے جس میں سیدنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امامت فرما رہے ہیں اور چند انبیاء علیہم السلام اور اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے مقتدی بن کر نماز ادا کر رہے ہیں۔ اس نماز میں ایسی لذت ہے کہ ہم سب انتہائی وجد و سرور میں ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھا چکے تو ہمارے موجودہ طریقے کے خلاف دائیں بائیں پھر کر نہیں بلکہ اسی طرح بدستور قبلہ رخ کیے ہوئے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا سے فارغ ہو چکے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جماعت میں صرف چند انبیاء علیہم السلام ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تبارک تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا فرمائیں کہ مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کی زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل ہو جائے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ میں مسجد کے باہر والے چبوترہ پر قبلہ رخ کھڑا ہوں اور دائیں سے تمام انبیاء علیہم السلام ایک قطار بنا کر میری جانب تشریف لا رہے ہیں اور مجھ سے مصافحہ کر کے گزر رہے ہیں۔

Marfat.com

اس طرح میں نے ہر نبی علیہ السلام کو حضرت شافع محشر آفتاب فضل و کمال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل قدرت کی الگ الگ شان اور آن اپنی اپنی صفت کے علیحدہ علیحدہ رنگ اور حسن و جمال کی جدا جدا چال اور حال میں دیکھا۔

(حیات سروری یعنی سوانح حیات سلطان الفقراء حضرت فقیر نور محمد سروری قادری قدس سرہ از فقیر عبدالحمید سروری خلف جانشین حضرت فقیر نور محمد رحمتہ اللہ علیہ ص:79 تا 80)

Marfat.com

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے ملاقاتِ رسول

غوث الزمان سیدنا عبدالعزیز دباغ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ماہ رمضان 1105ھ میں مدینہ منورہ میں تھا اور مجاور محمد الکبری رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ حجرہ نبویہ (زادھا اللہ شرفاً وکرامۃً) کے دروازہ کے پاس بیٹھتا تھا۔ وہ مجھے بتاتے تھے کہ وہ حضرت صاحب خلق عظیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیداری میں دیکھتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ باتیں کرتے ہیں اور جن و بشر کے سرور و سلطان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔

(افضل الصلوٰۃ علی سید السادات از علامہ امام یوسف بن اسماعیل نبہانی کا اردو ترجمہ ''فضائل درود'' از مولانا حکیم محمد اصغر فاروقی صفحہ 43 مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

امیر ملت حافظ سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ کے خادم حاجی عبداللہ امرتسری رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ بیسویں صدی کی دوسری دہائی تھی۔ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ حج کے ارادے سے روانہ ہوئے میں ہمرکاب تھا۔ آپ بمبئی سے جدہ پہنچ کر مدینہ طیبہ تشریف لے گئے۔ ہمارا قیام مدینہ منورہ میں ایام حج تک رہا، یہاں سے واپسی کے وقت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ مواجہ شریف کے سامنے طلوع آفتاب کے بعد ہدیہ صلوٰۃ والسلام پیش کر کے اجازت رخصت کی استدعا کرتے رہے کہ آپ کو عالم بیداری میں حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مبارک کا شرف حاصل ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مولوی خیر المبین صاحب کو حیدر آباد دکن میں ہمارا سلام پہنچا دو''۔ اس حکم کی تکمیل میں شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ مناسک حج ادا کرنے کے فوراً بعد پہلے جہاز سے بمبئی تشریف لے گئے اور وہاں سے حیدر آباد دکن جانے والی پہلی گاڑی سے سوار ہو کر حیدر آباد دکن پہنچے اور اسٹیشن سے تانگہ کے ذریعہ مولوی صاحب موصوف کے مکان پر تشریف لے گئے۔ آپ نے مولوی صاحب کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اور آپ کا یہ سفر دکن بھی پہلا تھا جو حضرت اشرف الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کی تکمیل میں کیا تھا۔ آپ نے مولوی صاحب کے مکان پر دستک دی ایک صاحب باہر آئے آپ نے ان

Marfat.com

سے دریافت کیا کہ مولوی صاحب گھر میں تشریف رکھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں'' پھر انہوں نے آپ کو مولوی صاحب کے پاس پہنچا دیا۔ آپ نے مولوی صاحب سے فرمایا کہ حضرت ختمی المرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مدینہ منورہ سے رخصت کے وقت ارشاد فرمایا کہ ''مولوی خیر المبین صاحب کو حیدر آباد دکن میں ہمارا اسلام پہنچا دو'' یہ سنتے ہی مولوی صاحب پر وجد طاری ہو گیا اور ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگے جب بہت دیر بعد ہوش آیا تو اٹھ کر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے معانقہ کیا۔

(تذکرہ شاہ جماعت صفحہ 242 تا 243)

Marfat.com

شفا عطا فرمادی

امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو عشق صادق تھا اس کو اپنے اور بیگانے سب ہی جانتے اور مانتے ہیں لیکن بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کی رسائی و باریابی اور زیارت باسعادت کے شرف کا علم کم لوگوں کو ہے۔ یہ سعادت نا صرف آپ کو حاصل تھی انہوں نے جمال مصطفوی اپنی جاگتی آنکھوں سے دیکھا۔ حضرت امیر ملت نے خود اپنا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ مصر کی راہ سے مدینہ منورہ میں حاضر ہوا۔ بمبئی سے مصر تک وضو اور استنجاء کے لئے میٹھا پانی نہ ملا، سمندر کا کڑوا پانی مسلسل استعمال کرنے کی وجہ سے سرین اور رانوں میں زخم ہو گئے اور جلد اتر کر اندر سے خون بہنا شروع ہو گیا۔ خون کی وجہ سے کپڑے پلید ہو جاتے تھے۔ مدینہ منورہ میں دربار اقدس میں حاضر ہوا۔ مغرب کی نماز کے بعد عرض کیا کہ یہ تو میں جانتا ہوں کہ اس دربار میں حاضری دینے کے قابل نہ تھا۔ یہ بڑی خوش نصیبی ہے کہ مجھ کو حاضری نصیب ہوئی مگر بے وضو میں یہاں ٹھہر نہیں سکتا کہ یہ زخم ہر وقت جاری رہتا ہے۔ مجھے حضرت نبی القبلتین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ ان زخموں کو آب کوثر سے دھو ڈال (کوثر حرم شریف کے اندر ایک چھوٹا سا کنواں جو بئر فاطمہ کے نام سے موجود تھا، فقیر ادھر گیا اور پانی پلانے والے سے ایک کوزہ لے لیا۔ پہلے تو یہ خیال آیا کہ یہ پانی

Marfat.com

متبرک ہے اور زخم غلیظ، پھر خیال آیا کہ یہ تو میں حکماً کر رہا ہوں، چنانچہ میں نے ذرا پرے ہٹ کر ایک ران پر ایک چلو اور دوسری پر بھی ایک چلو لیپ کر دیا اور نماز عشاء کے بعد گھر جا کر لیٹ گیا فجر کو اٹھا تو زخم کا کہیں نام ونشان نہ تھا، بدن آئینہ کی طرح چمک رہا تھا۔اس وقت سے آج تک 63 سال ہوئے کوئی پھوڑا پھنسی اعضاء میں نہیں نکلی۔

(تذکرہ شاہ جماعت، تسوید وترتیب پیر سید حیدر حسین شاہ، ص239 تا240۔مکتبہ شاہ جماعت، میکلیگن روڈ لاہور)(ملفوظات امیر ملت مطبوعہ حیدرآباد دکن صفحہ 16)

Marfat.com

دربارِ مصطفیٰ کی کھجوریں

حضرت پیر سید جماعت علی محدث علی پوری نے فرمایا کہ 50 سال پہلے میرا ایک رفیق (پنجابی) رات کو حرم شریف میں شب باش ہوا۔ ترکوں کے زمانہ میں رات کو حرم شریف کے اندر رہنے کی کسی کو اجازت نہ تھی۔ میرے ساتھ تین آدمی تھے، مجھے چار آدمی اپنے ساتھ رکھنے کی اجازت تھی میں نے اس سے کہا کہ چوتھا تو رہ جا۔ اس دن وہ روزہ سے تھا روزہ کھولنے کے بعد اس نے کھانا نہیں کھایا تھا اور عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد میرے ڈیرے میں آ کر کہنے لگا رات کو ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔

پچھلی شب میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے بھوک سے بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔ اتنے میں سفید لباس والے ایک بزرگ تشریف لائے اور مجھے فرمایا کہ جھولی پھیلا، میں نے جھولی پھیلا دی تو انہوں نے میری جھولی میں کھجوریں جو سیر بھر ہوں گی، ڈال دیں۔ کہنے لگا میں نے پیٹ بھر کر کھا لیں میں نے کہا میرے لئے بھی دو چار کھجوریں رکھ لیتا۔ کھا چکنے کے بعد خیال آیا چشم دیدہ واقعہ کا انکار کفر ہے میں نے کہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار کی کھجوریں تجھے مبارک ہوں۔

(ایضاً ص 241 تا 242) (ص 16)

Marfat.com

تلاوتِ قرآن سے زیارت

بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کوئی شخص اپنے سر کی آنکھوں سے بعالم بیداری کرے تو اسے صحابی قرار دیا جانا چاہیے مگر نہیں وہ اس سعادت کے باوصف صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صف میں شامل نہیں ہوسکتا کیونکہ صحابیت کے لئے یہ شرط ہے کہ دیدار بعالم ملک نصیب ہوا ہو جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب عالم ملکوت میں ہیں اور ہم عالم ملک میں پس اتحادِ عالم نہ ہونے کی بنا پر ایسا شخص صحابی نہیں کہلایا جاسکتا) سید علی وفا رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں پانچ برس کا تھا اور ایک شخص کے پاس قرآن مجید پڑھتا تھا۔ ایک روز میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے پاس حضرت سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید کرتہ پہنے جلوہ افروز ہیں اور میں نے یہ سر کی آنکھوں سے بیداری میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا پڑھ پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سورۃ والضحیٰ اور الم نشرح پڑھ کر سنائیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غائب ہوگئے۔ جب میں 21 برس کا ہوا تو شہر قرافہ میں نماز فجر کے لئے تکبیر کہہ چکا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ نے سامنے تشریف لا کر مجھ سے مصافحہ فرمایا اور فرمایا: واما بنعمة ربک فحدث پس اس وقت سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو خصوصی توفیق عطا فرمائی۔

(فتاویٰ ابن حجر کی فتاویٰ حدیثیہ صفحہ 256)

Marfat.com

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

محبوبِ رسول کریم

محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ نے 17 ربیع الثانی 725ھ کو دہلی میں وصال فرمایا۔ حضرت رکن الدین سہروردی ملتانی رحمتہ اللہ علیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جب نعش مبارک کو قبر میں اتارا تو آپ نے وہاں حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جلوہ گر دیکھا، اتنا اثر تھا کہ باہر تشریف لاتے ہی فرط تاثیر سے بے ہوش ہو گئے۔

(ہشتاد اولیاء از شاہ مراد سہروردی رحمتہ اللہ علیہ صفحہ ۳۱۴)

Marfat.com

''رسول سر'' قبرستان

حضرت شیخ رکن الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ جو حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے ان کا مزار بھی اسی قبرستان میں ہے۔ ان کی نسبت مشہور ہے کہ انہوں نے اپنے لیے اپنا روضہ، خود اپنی زندگی میں تعمیر کرایا تھا اور اسی موقع پر ان کو حضرت آقائے نامدار، رسول غمگسار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تھی۔ اس مقام کا نام ''رسول سر'' ہونے کی ایک وجہ یہ بھی بتائی جاتی ہے کہ یہ مقام بہاولنگر میں ہے، چشتیاں سے پندرہ سولہ کوس ریگستان ''رسول سر'' کا یہ قبرستان ہے جہاں بڑے بڑے مقبول بزرگوں کے مزار ہیں۔

(ذکر کرام یعنی ریاست بہاول پور کے بزرگوں کے حالات از محمد حفیظ الرحمٰن حفیظ بہاولپوری صفحہ 32)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

دو صدیق

ایک مرتبہ حضرت مولانا شاہ محمد پسروری رحمتہ اللہ علیہ جنہوں نے حضرت صدیق زماں خواجہ محمد صدیق (حضرت مولانا ہادی پاک رحمتہ اللہ علیہ) آلومہار شریف (ضلع سیالکوٹ) کو باطنی تربیت دی تھی اور ان کے ظاہری علوم کے استاد بھی تھے، سیالکوٹ جارہے تھے اور ہمیشہ کی طرح اس وقت بھی خواجہ محمد صدیق رحمتہ اللہ علیہ ان کے ہمراہ تھے، سواری کے لئے صرف ایک گھوڑی تھی جس پر شہر سے رخصت ہوتے وقت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سوار ہو گئے اور چونکہ کئی صاحبان کچھ فاصلے تک شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو چھوڑنے آئے تھے۔ اس لئے صدیق صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو پاپیادہ آگے آگے جانے کو کہا اور دل میں یہ طے کر لیا کہ شہر سے باہر نکل کر ان کو بھی گھوڑی پر سوار کرلوں گا۔ آپ کو شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان شاق گزرا۔ پھر بھی آگے آگے چلنے لگے مگر روتے جاتے تھے کہ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں ایک پالکی چلی آرہی ہے، پالکی جب قریب پہنچی تو اس میں ایک ایسے بزرگ قبلہ رو بیٹھے نظر آئے جن کے چہرہ انور پر بوجہ نور نظر نہ جمتی تھی اور پالکی کے چاروں پائے ایسے چار اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین اٹھائے ہوتے تھے جن کے رخ بے جمال نہایت تابندہ تھے۔ آپ نے پالکی اور اصحاب کو دیکھ کر رونا بند کر دیا کہ اتنے میں اندر والے بزرگ نے اپنا دست مبارک دراز فرما کر آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا ''آؤ صدیق'' ان چار اصحاب میں سے ایک بزرگ نے عرض کیا میں بھی صدیق ہوں اور یہ بھی صدیق ہیں۔ اس پر ان بزرگ نے ارشاد فرمایا ''کہ تم اپنے زمانہ کے صدیق تھے اور یہ اپنے زمانہ کے صدیق ہیں''۔ آپ

Marfat.com

پالکی کے ہمراہ کچھ دور چلے پالکی کی رفتار تیز تھی اور آپ کو کچھ ہوش باقی نہ تھا اور آپ رخ انور کی تابش اور اس قدر تیز چلنے کی وجہ سے بالکل از خود رفتہ ہو چکے تھے پالکی دفعتاً رک گئی اور ان بزرگ نے آپ کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے آپ کی تسلی و تشفی فرمائی۔ پالکی پھر آگے بڑھ گئی اور آپ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور گرتے ہی ناک و منہ سے خون جاری ہو گیا۔ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو احباب سے رخصت ہونے میں دیر لگ گئی، سڑک کے دونوں طرف خواجہ صدیق رحمتہ اللہ علیہ کی تلاش میں شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نگاہ دوڑائی مگر کہیں پتہ نہ چلا۔

دل ہی دل میں افسوس کر رہے تھے کہ اسی وقت کیوں نہ سوار کر لیا۔ سارا راستہ اسی جستجو میں طے ہو گیا جب آلو مہار کے قریب اس مقام پر پہنچے جہاں سے سیالکوٹ کی سڑک کو پگڈنڈی جاتی ہے تو دیکھا کہ حضرت خواجہ محمد صدیق رحمتہ اللہ علیہ سڑک کے بیچ میں بے ہوش پڑے ہیں اور ناک و منہ سے خون جاری ہے۔

یہ دیکھ کر شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ پریشان ہو گئے۔ ان کو گھوڑے پر ڈال کر مکان پر پہنچے اور ہوش میں لانے کی تدبیر کی۔ کچھ دیر بعد جب ہوش میں آئے تو شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اتنی جلدی چلے آنے اور بیہوش ہونے کی وجہ پوچھی۔ آپ نے رکتے رکتے جو واقعہ پیش آیا تھا سنا دیا۔ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو جب یہ علم ہوا کہ حضرت فخر کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین آپ کی اعانت کو تشریف لائے تھے اور اپنی زیارت و محبت و بشارت صدیقیت سے نواز گئے ہیں تو شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ پر بہت اثر ہوا اور اس واقعہ کے بعد آپ کی اور بھی زیادہ تواضع و دلداری کرنے لگے۔

(تذکرہ صدیق زمان حضرت خواجہ محمد صدیق قدس سرہ، مولف شیخ محمد صغیر حسن پرنسپل ایم اے ہسٹری، اکنامکس ص 126 تا 128)

Marfat.com

حجرہ حضوری

اسم گرامی ابوالقاسم اور لقب نور الحق تھا آپ پورے سندھ میں ''حضرت نقشبند صاحب'' کے نام سے مشہور تھے وصال شعبان ۱۱۴۸ھ کو ہوا مزار قبرستان مکلی (یہ ٹھٹھ کا وہ مشہور قبرستان ہے جس میں سندھ کے جلیل القدر علماء عظیم المرتبت صوفیاء بلند پایہ شعراء بے مثل مفکرین متعدد فرمانروان سندھ اور مختلف اہل کمال و دانش محو استراحت ہیں) خانقاہ کے جس حجرہ میں آپ کا قیام تھا وہ ''حجرہ حضوری'' کہلاتا ہے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ایک رات عشاء کے بعد آپ کے حجرہ سے دو آدمیوں کے آہستہ آہستہ باتیں کرنے کی آوازیں آرہی تھیں۔

خانقاہ کے درویشوں نے یہ سمجھا کہ شاید شہر کے عمائدین میں سے کوئی آیا ہے جس سے آپ باتیں کر رہے ہیں تھوڑی دیر بعد آپ حجرہ سے برآمد ہوئے اور تازہ وضو کیا اور خانقاہ کے ایک درویش سے فرمایا کہ حجرہ سے ہماری دستار لاؤ۔ وہ دستار لینے اندر گیا تو حیرت زدہ رہ گیا کیونکہ وہاں کوئی دوسرا آدمی موجود نہ تھا کچھ دن بعد اس خادم نے اس روز کے متعلق آپ سے دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا کہ سرخیل پیغمبران عالم حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تھے اس وقت سے آپ کے حجرہ کا نام ''حجرہ حضوری'' ہوا۔

(تذکرہ صوفیائے سندھ از اعجاز الحق قدوسی صفحہ 60)

Marfat.com

معراج شریف کی برکت

حضرت سائیں توکل شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم حضرت مولانا خواجہ محبوب عالم شاہ سیدی رحمتہ اللہ علیہ شب معراج بڑے احترام والتزام اور عقیدت سے مناتے تھے۔ اہل ذوق کا مجمع ہوتا تھا آپ سبز دستار باندھ کر منبر پر تشریف رکھتے اور معراج شریف کا واقعہ نہایت محبوبانہ انداز میں بیان فرماتے جوں جوں رات گزرتی ذکر معراج شریف شباب پر آجاتا۔ یوں معلوم ہوتا کہ خواجہ صاحب اور مدینہ والی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان حجابات اٹھ چکے ہیں اور سرور کونین اشرف الحقائق، طور التجلیات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہیں تشریف لے آئے ہیں۔ حضرت خواجہ محبوب عالم رحمتہ اللہ علیہ کے ایک خادم خاص میاں برکت علی قریشی سکنہ چونده دیوی (ضلع امرتسر) ایک ایسی ہی محفل میں موجود تھے، دوران وعظ ان کی زبان سے بے ساختہ نکلا ''وہ'' یہ کہنے ہی پائے تھے کہ حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے منع فرما دیا۔ صبح دریافت کیا بابا رات کیا بات تھی انہوں نے عرض کیا کہ میں نے یہ دیکھا کہ حضرت فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تخت پر رونق افروز ہیں اور اپنے بازو آپ کے گلے میں ڈالے ہوئے فرما رہے ہیں کہ آپ جو بیان کر رہے ہیں بالکل صحیح ہے۔

بے ساختہ میری زبان سے نکلا ''وہ'' پھر آپ نے منع فرما دیا کہ بابا یہ تو عرصہ

Marfat.com

دراز سے صدق الصادقین سرکار عرش وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اپنا معاملہ ہے۔ میں نے کبھی ظاہر نہ کیا۔ سالک کو بھی ایسا بے حوصلہ نہیں ہونا چاہئے۔ غرض خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو اس شب سے خاص مناسبت تھی اکثر فرماتے کہ اس محفل کی شمولیت تمام سال کی حاضری کے مانند ہے۔

(شب حسین برعرش بریں المعروف بہ اسرار جمیل الی رب العالمین مصنفہ حضرت مولانا ومرشدنا خواجہ محبوب عالم شاہ سید ولی رحمتہ اللہ علیہ صفحہ 9 تا10 ناشر صاحبزادہ صدیق احمد شاہ صاحب بمقام سید اشرف ڈاکخانہ قادر آباد ضلع گجرات)

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

شریف الدین

حجتہ اللہ حضرت خواجہ محمد نقشبند رحمتہ اللہ علیہ ۷ رمضان المبارک ۱۰۳۴ھ بروز جمعتہ المبارک پیدا ہوئے اور شب جمعہ نویں محرم الحرام ۱۱۱۵ھ کو سرہند میں وصال فرمایا۔ اپنے والد حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند ثانی اور خلیفہ اجل تھے۔ خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے آخری وقت اپنے تیسرے بیٹے اور خلیفہ اجل حضرت خواجہ محمد معصوم ملقب ''بہ عروۃ والوثقیٰ'' (۱۰۰۷ھ تا ۱۰۷۹ھ) سے فرمایا کہ اسی سال میرے وصال کے بعد تمہارے ہاں بیٹا پیدا ہوگا۔ جو قرب الٰہی کے کمالات میں میرے برابر ہوگا آپ کے والد ماجد فرماتے ہیں کہ جس دن آپ پیدا ہوئے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشریف لاکر آپ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہی اور فرمایا کہ یہ فرزند باپ اور دادا کی طرح تمام اولیاء اللہ سے افضل ہوگا اور اسے منصب قیومیت نصیب ہوگا میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق نام محمد نقشبند کنیت ابوالقاسم اور لقب شرف الدین رکھا۔

(''جمال نقشبند'' از صلاح الدین نقشبندی مجددی بی اے صفحہ ۱۸۵)

Marfat.com

دس محرم الحرام

ابوالحسنات قطب الدین احمد رحمتہ اللہ علیہ کے بھانجے حاجی محمد احسن رحمتہ اللہ علیہ ایک مرتبہ ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۶ء میں شب شہادت محرم الحرام کی دس تاریخ بعد نماز عشاء درود شریف معمول کے مطابق پڑھ رہے تھے کہ دفعتاً انہوں نے دیکھا کہ حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحن مکان میں رونق افروز ہیں اور یمین و یسار خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اجمعین ایستادہ ہیں اور کنار مبارک پر امامین المشہدین حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما خاتون جنت سیدۃ النساء حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیٹھی ہیں۔ اس مشاہدہ سے حاجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ دیر تک عالم بے خودی میں رہے۔

(رفع الوسوسۃ والاحتمال عن رویۃ النبی بعد الارتحال از ابوالحسنات قطب الدین احمد حکایت نمبر ۱۵ صفحہ ۶)

Marfat.com

نصاریٰ کی دشمنی کا صلہ

انگریزی حکومت نے اس جرم میں مولانا محمد علی جوہر کو سزا دی تھی کہ وہ اپنے ملک کی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہے تھے اور حکومت وقت کی نگاہ میں بے حد خطرناک تھے۔ مولانا جوہر کو بیجاپور جیل میں ایک روز دوپہر کے وقت بحالت نیم بیداری ایک دھندلا سا پرتو جمال تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آیا تھا۔ اللہ اکبر جس جمال کی زیارت خواب میں نظر آنا بڑے بڑے خوش نصیب اپنی خوش نصیبی سمجھتے ہیں۔ ان کے دیدار سے بیداری میں مشرف ہونے کی خوش بختی کو کن الفاظ میں ظاہر کیا جائے۔ ہوشیار ہوتے ہی مولانا جوہر نے دو رکعت نماز بطور شکرانہ ادا کرنے کے بعد حسب ذیل اشعار موزوں فرمائے:

ہر آن تسلی ہر لحظہ تشفی ہے
ہر وقت ہے دلجوئی ہر دم ہیں مداراتیں

کوثر کے تقاضے میں تسنیم کے وعدے ہیں
ہر روز یہی چرچے ہیں ہر رات یہی باتیں ہیں

Marfat.com

معراج کی سی حاصل سجدوں میں ہے کیفیت
اک فاسق و فاجر ہیں اور ایسی کراماتیں

بے مایہ سہی لیکن شاید وہ بلا بھیجیں
بھیجیں ہیں درودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

تنہائی کے سب دن تنہائی کی سب راتیں
اب ہونے لگیں ان سے خلوت میں ملاقاتیں

(گنجینہ جوہر از دوست قدوائی۔ محراب ادب کراچی صفحہ ۲۱ تا ۲۷)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

تو زندہ ہے واللہ

حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی (ہری پور ہزارہ سے قریب ایک میل دور چھوہر شریف ایک سرسبز وشاداب گاؤں ہے) (۱۲۶۲ھ تا ۱۳۴۳ھ) آپ کے وجود مبارک میں اللہ تعالیٰ کے عشق کی آگ ہر وقت بھڑکتی رہتی تھی۔ عالم یہ تھا کہ سینہ پر سات زخم ہو گئے تھے جن پر روزانہ ہلدی کو گھی میں تل کر زخموں پر لگایا جاتا تھا اور عبادت کا یہ عالم تھا کہ برف باری کے ایام میں عشاء کی نماز کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے تھے۔منبع صدق و صفاتا جدار هل اتی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری کی یہ کیفیت تھی کہ چونکہ امی تھے۔ جب کوئی آپ سے مسئلہ دریافت کیا جاتا اگر معلوم ہوتا بتا دیتے ورنہ فرماتے صبر کرو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کر کے جواب دوں گا۔

نہ آنکھیں بند کرتے نہ ہی مراقب ہوتے اور تھوڑی دیر بعد فرماتے کہ حضور بے نواؤں اور غریبوں کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کر لیا ہے۔ ایسا ایسا ہے، بعمر ۸۰ سال روز شنبہ بعد نماز مغرب یکم ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ بمقام چھوہر شریف وصال فرمایا۔ مصنف کتاب ہذا نے جب حاضری دی تو روضہ زیر تعمیر تھا۔

(تذکرہ علماء ومشائخ سرحد جلد اول از محمد امیر شاہ قادری صاحب سجادہ نشین درگاہ عالیہ قادریہ سید حسن شاہ عظیم پبلشنگ ہاؤس خیبر بازار پشاور ص:۱۸۴)

Marfat.com

دینی کتاب کی جلد بندی سے اکل حلال کا صلہ

حضرت شاہ ضیاء النبی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کا جس قدر اقتدار بڑھا اسی قدر فروتنی زیادہ ہوتی گئی ایک روز ہاتھی پر سوار جا رہے تھے کسی شخص نے جلد باندھنے کو کہا۔ ہاتھی روک کر کتاب لے لی، مرض الموت میں طاقت نشست و برخاست نہ رہی تھی ایک روز یکایک پلنگ سے اتر کر نیچے باآداب بیٹھ گئے تھوڑی دیر بعد فرمایا کہ حضرت دانائے سبل ختم رسل مولائے کل علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تھے اور اس پلنگ کو قیام سے مشرف فرمایا تھا تو مشک اور چادر تبرکاً رکھوا دی۔ وہ تو مشک اور چادر آپ کی اولادوں میں برابر موجود چلی آتی ہے۔ اس واقعہ کے ۱۷ روز بعد ۱۳۱۵ھ میں رامپور (یوپی بھارت) میں وصال فرمایا بڑے پیر صاحب کے جھنڈے پر متصل دالان مسجد جانب جنوب خطیرہ میں دفن ہیں۔ آپ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے۔

(تذکرہ کاملان رامپور صفحہ ۱۷۸)

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

نماز اور درود

حضرت خواجہ محمد عبید اللہ رحمتہ اللہ علیہ حضرت خواجہ محمد معصوم کے تیسرے بیٹے تھے۔ ولادت یکم شعبان ۱۰۳۷ھ بمقام سرہند۔ والدین کے بہت لاڈلے اور پیارے تھے والد ماجد آپ کو "میاں حضرت" کہہ کر پکارتے۔ مقامات معصومیہ از خواجہ صغیر احمد ہمشیر زادہ حضرت خواجہ عبید اللہ میں تحریر ہے کہ جب آپ سات برس کے تھے تو حضرت ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کا گزر سرہند سے ہوا۔ انہوں نے آپ سے دریافت کیا کہ دل ایک پارچہ گوشت ہے قادر مطلق نے اس کو صفت گویائی عطا فرمائی ہے۔ اسی نے دل کو بھی یہ صفت عطا فرمائی ہے یہ جواب سن کر ملا سیالکوٹی کی تشفی ہوگئی۔ رمضان شریف میں دن میں ایک پارہ یاد کرتے اور رات کو سنا دیتے۔ اس طرح صرف ایک مہینہ میں قرآن پاک حفظ کیا تھا۔ یوم جمعہ 19 ربیع الاول ۱۵۸۳ھ دہلی سے سرہند آتے ہوئے بمقام سنجا لکہ وصال فرمایا اور تدفین سرہند لا کر والد جاہ کے گنبد میں کی گئی۔ وصال سے قبل دریافت کیا کہ نماز کا وقت ہے۔ خادم نے عرض کیا ہے، آپ نے بعد تیمم پیشانی پر ہاتھ رکھ کر "السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کہا اور نماز کی نیت باندھ لی اور سجدے میں جاں بحق تسلیم کی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(حالات مشائخ نقشبندیہ از مولوی خلیفہ محمد حسن نقشبندی مجددی مظہری صفحہ ۲۶۴ تا ۲۶۵۔ اللہ والے کی دوکان کشمیری بازار، لاہور)

Marfat.com

یہاں بھی، وہاں بھی

کتاب ''لطائف سیریہ'' سے حضرت سید غلام حیدر علی شاہ جلالپوری رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے ایک شخص حج کے لئے گیا۔ اونٹ پر سوار تھا جب میدان عرفات میں پہنچا تو وہاں حضرت مہاروی رحمتہ اللہ علیہ کو تلاش کرنے گیا کہ اس نے سنا تھا کہ وہ زمانہ حج میں عرفات کے میدان میں حج کے لئے جاتے ہیں۔ ناگاہ اس کی نظر حضرت مہاروی رحمتہ اللہ علیہ پر پڑی۔ دیکھا کہ ایک بزرگ برقعہ پوش آگے آگے جارہے ہیں وہ مرید اونٹ لے کر اترا۔ قدم بوسی کی اور دریافت کیا کہ یہ برقع پوش کون بزرگ ہیں؟ فرمایا یہ حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اس مرید نے عرض کیا کہ میری جانب سے التماس کیجئے کہ مجھے بھی اپنا جمال جہاں آرا دکھائیں۔ وہ کہتا ہے بموجب استدعا حضرت مہاروی رحمتہ اللہ علیہ حضرت نبی عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا نقاب اٹھالیا۔ میں نے دیکھا کہ پیشانی مبارک آفتاب کی طرح درخشاں ہے۔ ابرو مبارک کے بال یاقوت کی طرح چمکدار اور دندان مبارک سفید تھے۔ دوسرے آثار ایسے تھے جو حد بیان سے باہر ہیں۔ پھر مجھ سے حضرت مہاروی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جلد اپنے مقام کو واپس چلا جا کہ یہ مقام خوف ہے۔ پس میں نے قدم چومے اور اپنے اونٹ کی طرف آیا۔ تاریخ، مہینہ دن اور وقت نوٹ کرلیا جب ہندوستان واپس آیا اور موضع کچی متصل بہاولپور پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ حضرت مہاروی رحمتہ اللہ علیہ اس وقت اس دن ایک خاص جگہ سو رہے تھے۔ (''ذکر حبیب'' از ملک محمد دین ایڈیٹر رسالہ ''صوفی'' منڈی بہاؤالدین، صفحہ: ۲۷۶)

Marfat.com

کامل درود

حاجی ڈاکٹر نواب الدین رحمتہ اللہ علیہ ۸۵ برس کی عمر پا کر ۲ دسمبر ۱۹۷۲ء کو لاہور میں وصال فرمایا۔ آپ امرتسر کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے۔ آپ وٹرنری سرجن تھے طالب علمی کے دوران ہی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری قدس سرہ سے بیعت ہو گئے تھے۔ میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو ایک وظیفہ اور درود شریف پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی جس کی وجہ سے آپ پر اس زمانہ میں جذب کی سی کیفیت طاری رہتی تھی ایک رات باغبانپورہ لاہور کی ایک مسجد میں بعد نماز عشاء چاندنی رات میں نہایت ذوق وشوق اور انہاک سے درود شریف پڑھنے میں مشغول تھے کہ دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت حبیب کردگار سرخیل مرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ چاروں خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تشریف لائے ہیں بحالت بیداری آپ نے اپنی مبارک آنکھوں سے ان بزرگوں کی زیارت کی۔ مصنف کتاب ہذا نے اس واقعہ کی تفصیلات معلوم کرنے کے لئے آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے جناب چوہدری مظفر حسین ایم اے سے رجوع کیا تو وہ اس سے زیادہ نہ بتا سکے کہ والد ماجد فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت خوبصورت تھے لیکن چہرہ پر ہلکے چیچک کے سے داغ تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھوں کی انگلیاں نیچے سے موٹی اور آگے سے پتلی (مخروطی) تھیں۔ یہ واقعہ غیر

Marfat.com

مطبوعہ ہے ماہنامہ ''سلسبیل'' لاہور کے سیرت مصطفیٰ نمبر اکتوبر ۱۹۸۱ء کے صفحہ ۳۷ پر ڈاکٹر صاحب کی بابت یہ تحریر ہے کہ آپ کا روزانہ تین ہزار بار درود شریف پڑھنے کا معمول تھا۔ جس پر آپ زندگی کی آخری رات تک کاربند رہے۔ اس کی برکت سے آپ روزانہ مجموعہ حسنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوئے تھے یہ راز زندگی کے آخری ایام میں فاش ہوا جب آپ عالم اضطراب میں بار بار فرماتے تھے کہ جب میرے بستر کے ساتھ پیشاب وغیرہ کے برتن رکھ دیے گئے ہیں اور طہارت کا پہلا سا معیار نہیں رہا۔ میں حضور سید البشر ہادی اکبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے محروم ہو گیا ہوں ورنہ یہ دولت بیدار مجھے ہر شب حاصل تھی آپ درود خضری کا ان الفاظ میں ورد فرمایا کرتے تھے۔

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

یہ مختصر مگر نہایت جامع اور کامل درود شریف ہے میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے متوسلین کو اسی درود شریف کے ورد کی تلقین فرماتے تھے۔

Marfat.com

تو زندہ ہے واللہ

حضرت شاہ ابو سعید معصومی مجددی رحمتہ اللہ علیہ رامپور میں ۶ ذیقعدہ ۱۱۹۶ھ کو پیدا ہوئے آپ کا نسب حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ سے چھٹی پشت پر جاملتا ہے۔ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی مہاجر مدنی رحمتہ اللہ علیہ آپ کے دوسرے بیٹے تھے۔ شاہ احمد سعید آپ کے فرزند اکبر تھے۔ جو ۱۲۱۷ھ میں رامپور میں پیدا ہوئے اور ۲ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ کو مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ شاہ احمد سعید رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرہند شریف کی خانقاہ میں ایام صیام میں تراویح کے وقت مشاہدہ ہوا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمعین گویا اس احقر کا قرآن مجید سننے کے لئے تشریف لائے ہیں اور بعد استماع تحسین قرآت فرمائی۔ (حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ ص:۲۳۹)

Marfat.com

آٹھ مرتبہ

ایک روز حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند ثانی حضرت خواجہ محمد سعید المشہور بہ خازن رحمتہ اللہ علیہ حرم نبوی (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) میں تحیۃ المسجد پڑھ رہے تھے کہ روضہ انور (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) سے آواز آئی ''العجل العجل انا الیک مشتاق ''جلدی کیجئے میں آپ کا مشتاق ہوں'' آپ نے فرمایا کہ میں نے آٹھ مرتبہ ان ظاہری آنکھوں سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بحالت بیداری دیکھا ہے۔

(حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ ص:۲۰۹)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

خاتونِ جنت

کتاب ''لطائف سیریہ'' سے حضرت سید غلام حیدر علی شاہ جلال پوری رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے ایک مرید واصل باللہ تعالیٰ حج کے لئے گیا اور وہاں سے مدینہ منورہ گیا۔ رات کے وقت جب لوگوں کو حرم شریف سے نکال کر حرم شریف کے دروازوں میں قفل لگا دیئے جاتے ہیں یہ مرید چھپ گیا آدھی رات کے بعد روضہ اطہر (علی صاجہا صلوٰۃ وسلاماً) کا دروازہ کھلا دو نقاب پوش حرم شریف میں ٹہلتے ہوئے اس نخیل کے پاس آئے تو مرید جست لگا کر ان کے قدموں پر گر پڑا۔ وہ حضرت نبی الوری سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ فرمایا اے شخص تیرا پیر خوش تھا یعنی حضرت خواجہ محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ۔ پھر ارشاد فرمایا: اے شخص! جب تو واپس جائے تو ہمارا سلام ان سے کہنا جو برقع پوش علیحدہ ہو گیا وہ حضرت بی بی فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھیں۔

(ذکر حبیب، صفحہ:۳۷۶)

Marfat.com

قبلۂ عالم سیوطیِ وقت

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ کی محفل میں ایک دن علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کی تصانیف کا ذکر ہو رہا تھا آپ نے فرمایا کہ انہیں ہر روز عالم بیداری میں حجاز کے درخشندہ آفتاب حضرت سرور دو عالم محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوتی تھی اور وہ نماز فجر کے بعد خلوت سے اس وقت تک باہر نہ آتے جب تک کہ انہیں یہ نعمت حاصل نہ ہو جاتی تھی۔ پھر فرمایا کہ اب بھی ایسے اشخاص موجود ہیں لیکن لوگ ایسے واقعات کے منکر ہو چکے ہیں۔

آپ ۱۴ رمضان المبارک ۱۱۴۲ھ کو بستی چوٹالہ (مہار شریف) میں پیدا ہوئے اور مہار شریف ہی میں ۳ ذوالحجہ ۱۲۰۵ھ کو وصال فرمایا۔ نعش مبارک موضع وتاج سرور (چشتیاں) لے جائی گئی جہاں آپ کا روضہ ہے آپ کا اصل نام بابل یا ببل تھا جس کو آپ کے مرشد حضرت مولانا فخر الدین فخر جہاں چشتی دھلوی رحمتہ اللہ علیہ نے نور کر دیا تھا پہلے قرآن پاک حفظ کیا پھر لاہور سے دہلی جا کر تحصیل علم کے بعد حضرت مولانا فخر الدین رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے اور خلیفہ اعظم قرار دیئے گئے، بعدہٗ عرفان باطنی سے مالا مال ہو کر مہار شریف (پاک پتن سے ۳۵ کوس جانب مغرب واقعہ ہے) تشریف لائے بکثرت لوگ آپ کے فیض سے مشرف ہوئے۔ آپ کے بہت سے خلفاء تھے جن سے سلسلہ چشتیہ نظامیہ خطہ پنجاب میں خوب پھیلا۔

(خلاصہ الفوائد یعنی ملفوظات حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ قبلہ عالم مرتبہ حکیم محمد عمر، ترجمہ از محمد بشیر اختر اللہ آباد۔ ڈسٹرکٹ رحیم یار خاں، بہاولپور ڈویژن صفحہ ۴۶ تا ۴۷)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

بادشاہی کی قیمت

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے تیسرے بیٹے حضرت خواجہ محمد معصوم ملقب بہ عروۃ الوثقیٰ کو دو روز کے لئے مسجد نبوی (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) میں اعتکاف کی اجازت ملی تھی۔ رات کے وقت جب سب لوگوں کو وہاں سے علیحدہ کر دیا گیا تو آپ مواجہہ شریف میں جا کر مراقب ہو گئے فرمایا کہ حضرت سیدنا ومولانا وشفیعنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ وازواجہ وذریاتہ وسلم حجرہ خاص سے باہر تشریف لائے اور میرے اوپر نزول فرمایا اور اسی طرح تہجد کے وقت محسوس ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روضہ سے باہر تشریف لائے اور باکمال عنایت مجھ سے بغل گیر ہوئے اس وقت مجھ کو الحاق خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک سے حاصل ہوا۔

حضرت شیخ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ کا مقبرہ بمقام سرہند شاہ جہاں کی بیٹی روشن آرا نے تعمیر کرایا۔ نو لاکھ افراد نے آپ کے دست حق پرست پر توبہ کی اور بیعت ہوئے آپ کے دستر خوان پر چار ہزار آدمی کھانا کھاتے تھے ایک بار دکن تشریف لے گئے اورنگ زیب عالمگیر کی شہزادگی کا زمانہ تھا بارہ ہزار روپے کی تھیلی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے قبول فرمائی اور سلطنت کی بشارت دی۔ جب اورنگ زیب عالمگیر تخت نشین ہوئے تو ان کی بہن روشن آرا کو کہا کرتی تھی کہ میرے بھائی نے تو بارہ ہزار روپے میں سلطنت خریدی ہے۔ (حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صفحہ ۲۴۱)

Marfat.com

تشریف آوری اور موت

شاہ نور محمد حموی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے انتقال کے وقت سید شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ اول بھی سید اور آخر بھی سید ہیں اور اسی وقت سید شہاب الدین سے پوچھا کہ تشریف لیے آئے؟ عرض کیا کہ ہاں تشریف لے آئے پھر چادر چہرے پر لے کر عالم بقا کو کوچ فرمایا۔ تجہیز و تکفین کے بعد مریدین نے سید شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ حضرت رحلت کے وقت کس بزرگ کی آمد کے منتظر تھے۔ جواب دیا حضرت رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منتظر تھے۔ آپ کے تشریف لاتے ہی انتظار باقی نہ رہا اور وصال فرما گئے۔

(محبوب التواریخ حصہ سوم ص:۱۱۰۲) (تذکرہ اولیاء دکن جلد دوم ص:۱۱۰۲)

Marfat.com

اعلیٰ حضرت کا پیر خانہ

''گلشن ابرار'' اور ''آثار احمدی'' میں درج ہے کہ ایک پشاوری باکمال درویش نے حضرت سید حمزہ شاہ قادری برکاتی رحمتہ اللہ علیہ کو ایک درود نذر کیا۔ آپ نے اسے پسند فرما کر رکھ لیا، اسی شب عالم واقعہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صاحبزادے اٹھو اور درود شریف پڑھو۔ شاہ صاحب اسی وقت بیدار ہوئے، غسل فرمایا عطر ملا اور چراغ روشن کر کے درود شریف کا ورد شروع کیا ہنوز درود شریف ختم نہ ہوا تھا کہ جمال جہاں آرائے نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نصیب ہوا اور شاہ صاحب نے سر کی آنکھوں سے حضرت نبی عربی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ شاہ صاحب کھڑے ہو گئے اور بقیہ اوراد درود شریف کے پورے کئے بعد درود شریف تمام ہونے کے شاہ صاحب کے پاس حضرت شاہ امم سیدنا صادق الوعد الدین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت رہے کہ شاہ صاحب نے دس اشعار بھی مناسب وقت موزوں کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا دیئے آپ نے ان اشعار کو بہت پسند فرمایا اور شاہ صاحب کو دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال فرما کر تشریف لے گئے۔ وہ موثر درود شریف معہ ان اشعار کے اسی اثر کے ساتھ مارہرہ (یوپی بھارت) میں سجادہ نشینان درگاہ عالیہ برکاتیہ کے دعا خانوں میں آج بھی موجود ہے اور شاہ صاحب کی وصیت

Marfat.com

کے بموجب سوائے فرزندان امین اور کسی کو تعلیم نہیں کی جاتی۔

''کاشف الاستار'' جیسی معرکتہ الآراء کتاب شاہ صاحب کی تصنیف ہے۔ ۱۱۹۸ھ میں وصال پایا۔ آپ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے دادا پیر تھے آپ کو بدعات سے سخت نفرت تھی۔

(برکات مارہرہ مولفہ حضرت طفیل احمد صدیقی ص:۵۷تا۵۸)

Marfat.com

جسم تروتازہ

حضرت موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ علیہ کو کئی مرتبہ بحالت خواب و بیداری تاجدار کون ومکان سردار پیغمبراں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت کا شرف حاصل ہوا۔ اندرون پاک گیٹ ملتان شہر میں آپ کا روضہ ہے۔ آپ حضرت غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں۔ ۹۵۲ھ میں اوچ شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دور میں قزاقوں نے تباہی مچائی ہوئی تھی۔ ہاتھی پر سوار جاتے تھے کہ ایک ڈاکو نے تیر مار کر شہید کر دیا۔ بعمر ۵۸ سال ۲۳ شعبان ۱۰۱۰ھ پندرہ سولہ برس بعد اوچ سے ملتان نعش منتقل کی گئی تو جسم بالکل صحیح سالم اور تروتازہ تھا ہزار ہا لوگوں نے جس کی زیارت کی۔

(اولیائے ملتان از فرحت ملتانی کتب خانہ حاجی نیاز احمد۔ اندرون بوہڑ گیٹ ملتان شہر ص:۷۵)

Marfat.com

روشن دروازے

حضرت شاہ باجن چشتی رحمتہ اللہ علیہ کا نام شیخ بہاؤالدین چشتی تھا۔ ۷۹۰ھ میں پیدا ہوئے حضرت مولانا احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے جو حضرت نبیل زید بن خطاب برادر امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند تھے۔ اکثر اوقات علم حدیث میں جو عقدہ مشکل حل نہ ہوتا تو سرور کائنات فخر موجودات، جامع لغات، مجمع حسنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عالم واقعہ میں حل کر لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر آدھی رات کو روضہ منورہ (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) پر حاضری دوں تو دروازے حرم شریف کے روشن ہو جاتے تھے۔

(تواریخ الاولیاء جلد دوم از امام الدین ص: ۴۹۷)

Marfat.com

احتکار منع ہے مگر......

حضرت میر سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے چند احادیث عالم واقعہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہیں۔ قصہ یوں ہوا کہ مولانا شمس الدین مجاور مکہ معظّمہ اپنے شیخ کے لئے غلہ خرید تے تھے اور فرماتے تھے کہ لوگ ان کو محتکر کہتے ہیں اور احتکار فقہا کے نزدیک ممنوع ہے۔ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم واقعہ میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسا نہیں ہے جو مخلوق کہتی ہے محتکر وہ ملعون ہے اگر نقصان پہنچادے جبکہ یہ اپنے پیر کی خدمت کے لئے غلہ جمع کرتا ہے ہر مرد کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔

آپ کے ملفوظات ۱۳۰۹ھ میں شائع ہوئے، آپ کی ولادت شب جمعتہ المبارک شعبان ۷۰۷ھ میں ہوئی اور بروز چہار شنبہ یوم عید الاضحیٰ ۷۸۵ھ/۱۳۸۴ء میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک اوچ (سابق ریاست بہاولپور، پاکستان) میں ہے۔

(حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ کے ملفوظات جلد اول ص: ۲۷۰)

Marfat.com

مقامِ وصال

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جن دنوں میں گوگابروں میں خانقاہ شیخ امین الدین رحمتہ اللہ میں تھا تو ان کے بھائی امام الدین رحمتہ اللہ علیہ کے پاس چند طالبین ہندوستان کے اور دوسرے ملکوں کے خلوت میں مشغول تھے۔ ایک عزیز نوجوان عراقی خلوتی حجرہ خلوت سے خدمت میں شیخ امام الدین رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اب تو نزدیک پہنچ گیا کہ مقام وصال ہو جائے۔ جب وہ چلا گیا تو میں اس کے حجرہ میں گیا اور پوچھا عزیزی تو نے حضرت نگار حرم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے یا بیداری میں، اس نے کہا میں نے بیداری میں دیکھا ہے اور بغور دیکھا ہے۔

(ایضاً ص ۳۷۵)

Marfat.com

اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم

محبوبِ الٰہی

جب محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مرشد گرامی حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک بمقام پاک پتن تعمیر کرانا شروع کیا تو جہاں بہشتی دروازہ بنا دیا گیا ہے اس جگہ آپ کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت بحالت بیداری ہوئی تھی اس واقعہ کے بعد سے صرف مشرقی دروازہ زائرین کے لئے کھلا رکھا گیا اور جنوبی دروازہ بند کر دیا گیا۔ جواب صرف عرس کے موقع پر ۵ محرم الحرام کو کھولا جاتا ہے جس میں سے چند گھنٹہ کے اندر ہزار ہا کی تعداد میں زائرین گزر جاتے ہیں۔

(تذکرہ صدیق زماں از پرنسپل صغیر حسن، ص: ۳۵) (پاک وہند کے عرسوں اور عوامی میلوں کے مختصر اور جامع حالات یعنی عرس اور میلے) از امان اللہ خان ارمان سرحدی، ص: ۱۴۹) انوار اصفیاء ص: ۲۰۶ مرتبہ ادارہ تصنیف وتالیف شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز کشمیری بازار لاہور۔)

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

شانِ مجدد الف ثانی

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے پوتے حجتہ اللہ حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک روز میں نے دیکھا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ورود فرمایا اور حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ بھی مع اخلاف کرام حاضر ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی پیشانی پر بوسہ دیا بعد ازاں حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے ایک پوتے حضرت شیخ عبدالاحد رحمتہ اللہ علیہ کی پیشانی چومی۔ (حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صفحہ ۲۱۶)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

سید محمد مدنی کون؟

حضرت شاہ عبدالرشید رحمتہ اللہ علیہ فرزند اکبر حضرت شاہ احمد سعید رحمتہ اللہ علیہ کے تھے۔ ایک روز آپ کے والد ماجد نے آپ سے فرمایا کہ سید محمد مدنی کے پاس جاؤ۔ جب آپ حرم نبوی (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) میں داخل ہو کر قریب روضۂ مطہرہ نبویہ (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) پہنچے تو خود حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوئے اور دریافت فرمایا کہ کہاں جاتے ہو۔ آپ نے عرض کیا کہ سید محمد مدنی کے پاس جاتا ہوں۔ اس پر آفتاب ہدایت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سید محمد مدنی تو میں ہوں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پس آپ وہیں سے واپس آ گئے۔

(حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ ص ۳۴۲)

Marfat.com

سب آجاؤ

ایک روز مخدوم سید عبدالقادر ثانی بن سید محمد غوث حسینی جلی ارچی رحمتہ اللہ علیہ صبح کی نماز کے لئے اٹھے، جب وضو سے فارغ ہو چکے تو گھر کے آدمیوں کو آواز دی کہ سب بیدار ہو جاؤ اور سعادت کونین حاصل کرلو۔ جب تک سب بیدار ہوئے وہ کیفیت ختم ہوگئی۔ جب اہل خانہ آپ کی خدمت میں آئے، آپ نے فرمایا: اس وقت مجھ کو سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیداری میں اپنے جمال باکمال سے مشرف فرمایا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ تم بھی اس نعمت عظمی اور عطیہ دارین سے مشرف ہو جاؤ مگر تم نہ آسکے اور وہ کیفیت ختم ہوگئی۔

(ریاض الفقر معروف بہ "دفتر حقیقت" دوسرا گلزار ص:۱۸۳)

Marfat.com

علامہ قسطلانی کی شان

علامہ احمد بن قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت آقائے نامدار سرکار دولت مدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بحالت بیداری زیارت کی، حضرت رحمت عالم نور مجسم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دعا فرمائی اور فرمایا کہ اے احمد حق جل شانہ تیرے ہاتھ کو تھامے۔

(اشعۃ اللمعات جلد۳،ص:۶۴۰)

Marfat.com

مصافحہ ہر نماز کے بعد

شیخ ابوالمسعو دقدس سرہ فرماتے ہیں کہ میں ہر نماز کے بعد حضرت صاحب الکلام والحکم سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصافحہ کرتا تھا۔

(اشعۃ اللمعات جلد۳ص:۶۴۹) دعوت ارواح از محمد ارشد قادری اسلامک فاؤنڈیشن لاہور،ص:۲۱۶)

Marfat.com

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

ہم چلے آئے

شیخ ابن ثابت رحمتہ اللہ علیہ ایک بزرگ تھے جو مکہ مکرمہ رہتے تھے۔۶۰ سال تک مدینہ شریف حضرت سلطان دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت پاک کے لئے تشریف لاتے رہے۔زیارت مبارک کے بعد ہر سال واپس چلے جاتے تھے، ایک سال کسی مجبوری کے وجہ سے حاضر نہ ہو سکے۔نیم بیداری کے عالم میں اپنے حجرہ میں بیٹھے تھے کہ حضرت شفقت مجسم سرتاج الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ابن ثابت تم ہماری ملاقات کو نہ آئے اس لئے ہم تم سے ملنے آئے ہیں''۔

(تجلیات مدینہ،ص:۱۱۲)

Marfat.com

مشکوک برتن

شیخ فریدالدین بن ابوالفتح رحمتہ اللہ علیہ ہر شب جمعتہ المبارک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی نیاز پکا کر درویشوں کو کھلاتے تھے۔ ایک دن خادم نے نادانستگی میں گھر سے برتن لا کر طعام کے لئے استعمال کیے۔ جب رات گزر گئی تو شیخ فریدالدین بادل فریں وچشم گریاں حجرہ سے باہر آئے۔ ایک خادم نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ آج رات میں نے حضور سرور عالم نور مجسم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلاف معمول حجرہ سے باہر کھڑے دیکھا۔ میں نے بڑھ کر باادب تمام سلام عرض کیا کہ میری بدقسمتی ہے کہ آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے حجرہ تاریک کو منور نہیں فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے اندر آنے میں رکاوٹ ہے۔ شیخ فرید رحمتہ اللہ علیہ نے فوراً وہ برتن باہر نکلوا دیا اور دوسری شب جمعہ پہلے سے دگنا کھانا پکا کر خواجہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پرفتوح ایثار کیا۔

(تاریخ جلیلہ از غلام دستگیر نامی رحمتہ اللہ علیہ صفحہ ۱۸۲)

Marfat.com

سنتِ اہل بیت

خاتم اولیاء شیخ الکل محی الدین ابنِ عربی رحمتہ اللہ علیہ ۱۷ رمضان المبارک ۵۶۰ھ بروز پیر اندلس (اسپین) کے مشہور شہر ''مرسیہ'' میں پیدا ہوئے۔ آپ حاتم طائی کی نسل سے ہیں جو عرب ہی میں نہیں پوری دنیا میں اپنی سخاوت کے لئے مشہور ہے۔ ۵۹۸ھ م ۱۲۰۲ء کو اندلس سے ترک وطن کیا شب جمعہ بعمر ۷۸ سال ۲۸ ربیع الآخر ۶۳۸ھ م ۱۲۴۰ کو دمشق میں وصال فرمایا۔ اپنی مشہور تصنیف ''فتوحات مکیہ'' میں لکھتے ہیں کہ ایک بار ایام جوانی میں ایسا اتفاق ہوا کہ ایک معمر بزرگ فرشتہ صورت خواب میں دکھائی دیئے اور فرمایا کہ کتنے روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندانِ نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنت اہل بیت کو بجا لاؤں۔

میں نے اس ہدایت کے مطابق چھ ماہ تک برابر مخفی طور پر روزوں کا اہتمام کیا۔ اس اثناء میں عجیب عجیب مکاشفات مجھ پر کھلے۔ بعض گزشتہ نبیوں سے ملاقاتیں ہوئیں ایک مرتبہ عالم بیداری میں حضرت بانی اسلام علیہ الوف الصلوٰۃ والسلام کو مع حضرت علی وحضرت حسین وحضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دیکھا غرض بزرگوں سے ملاقاتوں کا یہ سلسلہ بہت طویل ہے۔

(فتوحات مکیہ عربی ج:۳، ص:۶)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

دربارِ رسالت میں حاضر کردیا

چکوال ضلع جہلم کی طرف کے پیر سیدن شاہ رحمتہ اللہ علیہ (سکنہ پنڈ سوکہ) حضرت خواجہ سید غلام حیدر علی شاہ جلال پوری رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۹۰۸ء) کے مرید تھے۔ خلافت ان کے فرزند حضرت ثانی خواجہ محمد مظفر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۹۰۷ء) سے پائی تھی ایک بار راقم سطور کو انہوں نے بتایا کہ جلال پور شریف میں جناب ابوالبرکات سید محمد فضل شاہ رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۹۶۶ء) کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ اپنے محل شریف میں سجادہ نشین تھے۔ فرمایا شاہ جی مسجد کے اندر جائیں، میں فوراً چلا گیا۔ اندر داخل ہوا تو سبحان اللہ خوبی قسمت کا کیا کہنا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دربار لگا ہوا تھا۔ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین موجود تھے، حضرت خواجہ پیر غلام حیدر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ اور خود حضرت سید محمد فضل شاہ رحمتہ اللہ علیہ بھی وہاں موجود تھے۔ بحالت بیداری دیدار اور قدم بوسی کی نعمت عظمیٰ حاصل ہوئی میں دربار میں نہایت ادب واحترام کے ساتھ بیٹھ گیا۔ پیر سیدن شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے بتایا کہ اس کے بعد قلبی کیفیات روز بروز متغیر ہوتی چلی گئیں اور ایک لخت یقین کا درجہ بڑھ گیا مرشد کامل نے روحانی ترقی کے لئے دربار رسالت (زید شرفاً) میں حاضر کردیا تھا۔

(اقتباس از مقالہ "پاک اور منزہ روحیں" نوشتہ جناب ڈاکٹر ملک عبدالغنی ایم اے۔ پی ایچ ڈی۔ در رسالہ سلسبیل۔ لاہو بابت ماہ اگست ۱۹۷۰ء)

Marfat.com

ابنِ عربی

حضرت ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ نے خود لکھا ہے کہ میں نے کئی بار بیداری اور خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فتویٰ دریافت کیا۔آپ کی ۵۰۰ سے زائد تصانیف ہیں جن میں بیشتر تصوف پر ہیں۔آپ کی دو تصانیف فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ پر بہت لعن طعن اور لے دے ہوئی ہے جس کی وجہ اصطلاحات سے ناواقفیت، معانی اور حقائق کا دقیق ہونا، کورانہ تقلید اور تعصب ہے۔

(فتوحات مکیہ جلد چہارم ص:۵۵۲)(مقالاتِ مرضیہ المعروف بہ ملفوظات مہریہ سے ص۲۱)

Marfat.com

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا و مولانا محمد و علیٰ آلہٖ و صحبہٖ و بارک و سلم

شہیدِ محبت

علامہ شیخ محمد بن طاہر محدث پٹنی رحمتہ اللہ علیہ کو ۶ شوال ۹۸۶ ھ کو شہید کیا گیا شیخ یحییٰ مجذوب مکی رحمتہ اللہ علیہ نے اسی واقعہ والے دن مکہ معظمہ کے بازار میں پٹن کے برہان خان بوہرہ کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا کہ تم مولانا طاہر ہندی رحمتہ اللہ علیہ کو جانتے ہو؟ جواب دیا: ہاں۔ مجذوب نے ان کا ہاتھ چھوڑ کر چلنا شروع کر دیا۔ خان نے اس سے سوال کرنے کی وجہ دریافت کی مجذوب نے کہا اس گھڑی میں نے دیکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان ایک شخص بیٹھا ہے میں نے عرض کیا اے گنہگاروں کی جائے پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کون شخص ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مولانا طاہر پٹنی جنہوں نے ہماری محبت میں جان دی۔ خان بوہرہ نے یہ خبر سن کو لوگوں میں مشہور کر دی۔ بعض لوگوں نے تاریخ لکھ لی بعدہ مجذوب کی بات کی تصدیق کی گئی جو بالکل درست نکلی۔

(تذکرہ علامہ شیخ محمد بن طاہر محدث پٹنی رحمتہ اللہ علیہ ترجمہ رسالہ مناقب مولفہ شیخ عبدالوہاب متوفی ۱۰۸۶ھ اردو ترجمہ از پروفیسر مولانا سید ابوظفر احمد آبادی ص ۱۰۷)

Marfat.com

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

دیوبندی فکر کریں

حضرت خواجہ غفور احمد صاحب دیار حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آخری قسط میں فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے دوران قیام چھ روز مجھے شیخ الحدیث حضرت مولانا سید بدر عالم میرٹھی مہاجر مدنی رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت حاصل رہی۔ مولانا نے ان ملاقاتوں کے دوران ایک دن فرمایا۔ ''ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس زندگی کا ہمیں شعور اور ادراک نہیں''۔ پھر فرمایا سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے مہمانوں کے آرام کا خود خیال رکھتے ہیں اور اپنے خاص امتیوں کے قیام وآسائش کی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فکر ہوتی ہے۔ یہاں مدینہ طیبہ میں آپ ہی کا حکم چلتا ہے اور آپ خود ہی فیصلہ فرماتے ہیں کہ آپ کا کون سا مہمان کہاں قیام کرے گا۔ میں نے اپنی ان آنکھوں سے بڑی سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یہ انتظام کرتے اور اس کا حکم دیتے دیکھا ہے۔ کیا قسم کھا کر یہ الفاظ دہراؤں؟ یہ سن کر خواجہ صاحب کانپ اٹھے اور عرض کیا: ''نہیں! حضرت میں یقین کرتا ہوں''۔

اس کے باوجود اللہ کی قسم کھا کر مولانا نے وہی الفاظ دہرائے۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں پہلے ہی جان گیا تھا کہ مولانا بڑے عالی مرتبت بزرگ ہیں لیکن اس بات کے بعد تو شک کرنا ظلم اور گناہ ہوتا۔ یہ گفتگو اپریل ۱۹۶۵ء کی ہے اسی سال ۲۹ اکتوبر بمطابق ۳ رجب ۱۳۸۵ بروز جمعہ حضرت نے مدینہ منورہ میں وصال فرمایا اور اپنی دیرینہ خواہش کے مطابق جنت البقیع میں جگہ پائی۔

(ماہنامہ اردو ڈائجسٹ لاہور جولائی ۱۹۸۱ء۔ ص: ۱۰۸ تا ۱۰۹)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

میاں میر قادری کے خلیفہ

حضرت میاں میر لاہوری قدس سرہ العزیز کے بہت سے خلفا تھے جن میں خلیفہ اعظم ملا شاہ (پیر ملا شاہ بدخشانی قادری رحمتہ اللہ علیہ) تھے رات بھر مشغول عبادت رہتے تھے۔ "لسان اللہ" کے معزز لقب سے مشہور تھے کبھی گھر میں کچھ نہ پکا، کبھی غسل کی حاجت نہ ہوئی، عشاء کے وضو سے فجر ادا کرنا معمول تھا۔ آپ نہ سوتے تھے نہ عورت رکھتے تھے۔ اصل نام شاہ محمد تھا، بدخشاں میں پیدا ہوئے تھے، ابتدا شباب میں کشمیر میں آ گئے تھے۔ لاہور کی گرمی نا قابل برداشت تھی پس مرشد کی اجازت سے موسم گرما میں کشمیر چلے جاتے تھے جہاں دامن کوہ میں آپ کے لئے شاندار خانقاہ تعمیر کرادی گئی تھی۔ غیر معمولی ریاضتوں کی وجہ سے آپ کی شخصیت میں غیر معمولی کشش اور بات میں بڑی تاثیر پیدا ہوگئی تھی۔ ۱۶۶۰ء میں مستقل طور پر لاہور آئے اور گوشہ نشینی اختیار کرلی۔ اور ۱۱/ اکتوبر ۱۶۶۹ء/ ۱۰۷۲ھ میں وصال فرمایا اور مرشد کے برابر دفن کئے گئے۔ حالت یہ تھی کہ جسے چاہتے معلم اعظم نوع بشر، خلاصہ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ اور اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی زیارت چشم ظاہر سے کرادیتے تھے۔

(ہشتاد اولیاء (سیر الاخیار بھی جس کا نام ہے) از علامہ شاہ مراد سہروردی ملا ہروی رحمتہ اللہ علیہ صفحہ: ۲۱۱)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

شانِ غوث اعظم

حضرت غوث الثقلین سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ایک دن منبر پر خلق کو تذکیر و واعظ فرما رہے تھے، عین دوران وعظ آپ منبر پر سے اترے اور آخری سیڑھی پر شرکائے مجلس کی طرف پشت کر کے بیٹھ گئے منہ منبر کی جانب کر کے باادب سر جھکا دیا اور وعظ سے رک گئے۔ اہل مجلس حیران تھے۔ آپ کے ایک راز دار نے وجہ دریافت کی کہ اثناء وعظ میں آپ منبر سے اتر پڑے۔ آخری سیڑھی پر بیٹھ گئے اور خاموش رہے، بارہا آپ نے وعظ فرمایا مگر ایسا واقعہ پہلے کبھی پیش نہ آیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور سید کون و مکاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ منبر پر تشریف لائے اور جلوہ افروز ہو گئے۔ میری کیا مجال تھی کہ حضرت ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر بیٹھتا یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب پشت کرتا۔ میں اتر آیا، میری کیا مجال تھی کہ میں حضرت سید موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بات کرتا یا وعظ کہتا اس لئے خاموش ہو گیا غرض یوں آپ حضرت خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔

(الدر المنظوم فی ترجمۃ ملفوظ المخدوم یعنی حضرت مولانا مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ کے ملفوظات مبارکہ کا اردو ترجمہ جسے حکیم غلام محبوب سبحانی قریشی ملتانی نے سید الیکٹرک پریس و مطبع صدیقیہ ملتان سے ۱۳۷۷ھ میں شائع کیا ص: ۶۸۹ تا ۶۹۵ جلد دوم)

Marfat.com

مجلسِ غوث اعظم

شیخ ابوسعید قیلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں کئی بار حضرت نبی مکرم نور مجسم فخر نبی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کی زیارت کی اور یہ زیارت بحالت بیداری تھی۔

بہجۃ الاسرار ص:۹۵ (قلائد الجواہر ص:۷۵)

Marfat.com

شانِ امام سیوطی دیوبندی کی زبان

علامہ انور شاہ کاشمیری دیوبندی لکھتے ہیں کہ حضرت نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک کبھی وجود مثال کے ساتھ خواب میں جلوہ افروز ہوتی ہے اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیداری میں جلوہ افروز ہوتے ہیں میرے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیداری میں دیدار ممکن ہے جیسے کہ امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے ۲۲ مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بحالت بیداری میں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چند احادیث کے بارے میں دریافت کیا اور ان کی تصحیح فرمائی اسی طرح امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے کہ انہوں نے مع آٹھ ساتھیوں کے حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بخاری شریف پڑھی اور دعا بھی تحریر فرمائی جو صحیح بخاری کے ختم پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی تھی۔

(فیض الباری، جلد ۱، ص: ۲۰۴)

Marfat.com

جودم غافل سودم کافر

اصحاب فتح کے لئے بیداری میں مشاہدہ ذات نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) اختیاری بات نہیں رہتی بلکہ اگر وہ اس سے غافل ہونا چاہیں تو نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ امام احمد عباس مرسی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چالیس سال گزر گئے کہ میں اس عرصہ میں کبھی بھی حضرت سید القائدین صلی اللہ علیہ وسلم سے حجاب میں نہیں رہا اور اگر ایک لمحہ کے لئے بھی حجاب میں آجاؤں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھوں تو میں اپنے آپ کو مسلمان شمار نہ کروں۔

(لواقح الانوار فی طبقات الاخیار جو بالعموم طبقات کبریٰ کے نام سے مشہور ہے از امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ مطبوعہ مصر جلد دوم ص:۱۳) (الحاوی للفتاویٰ جلد ۲ ص:۴۴۳) خزینہ معارف حصہ دوم ص ۲۱۵، (انوار العارفین ص:۸۲۹ تا ۸۳۰)

شیخ عبداللہ بن ابی حمزہ رحمتہ اللہ علیہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ ۱۶۴ھ کے زمانہ میں تھے۔ آپ کو سیدنا خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بحالت بیداری ہوئی تھی۔

(لواقح الانوار ص:۱۷۶، جلد ۱)

Marfat.com

اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی اٰلہ وصحبہ وبارک وسلم

امام رازی کے پیر بھائی

شیخ صدرالدین قونوی رحمتہ اللہ علیہ ایک دن سماع میں شیخ سعدالدین حموی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ حاضر تھے، شیخ سعدالدین حموی رحمتہ اللہ علیہ نے سماع کے دوران اس صفعہ (چبوترہ) کی طرف منہ کیا جو اس مکان میں تھا اور پورے ادب سے کھڑے ہوگئے اس کے بعد اپنی آنکھیں چھپالیں اور آواز دی کہ صدرالدین رحمتہ اللہ علیہ کہاں ہیں؟ جب شیخ صدرالدین قونوی رحمتہ اللہ علیہ سامنے آئے تو ان کے ساتھ آنکھیں کھولیں اور فرمایا کہ حضرت نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس صفہ پر تشریف فرما تھے میں نے سوچا کہ وہ آنکھیں جو ابھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال مبارک سے مشرف ہوئی ہیں ان کو تیرے منہ پر کھولوں شیخ سعدالدین حموی رحمتہ اللہ علیہ سے کمال درجہ محبت تھی بڑے عالم فاضل اور متقی تھے۔ حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ قدس سرہ کے خلفا سے تھے۔

وفات بروز عیدالاضحیٰ ۶۵۰ھ بعمر ۶۴ سال ہوئی قبر مبارک بحرآباد میں ہے ایک مرتبہ حالت وجد میں ۱۳ روز بیہوش، بے آب ودانہ پڑے رہے۔ جب ہوش میں آئے ذرہ برابر بھی جسم کی خبر نہ تھی۔

(شرح فصوص الحکم از مویدالدین جنیدی رحمتہ اللہ علیہ) تواریخ الاولیاء ج ۲ ص ۱۴۱۰ از امام الدین)

Marfat.com

وسیلہ

فقیہ علی بن عبداللہ الصباغی رحمتہ اللہ علیہ کو اپنے شیخ حضرت سید عبدالعزیز دباغ رحمتہ اللہ علیہ سے عشق درجہ محبت تھی اور تمنا تھی کہ شیخ کی محبت میں موت اور اور انہی کی جماعت میں حشر ہو جب دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اب مرنے کا وقت قریب آ گیا ہے تو بیوی سے یہ کہہ کر کہ میں حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں فاس جاتا ہوں تاکہ وہیں وفات پاؤں۔ صباغات چھوڑ کر اور اہل وطن سے رخصت ہو کر آستانہ شیخ پر آ پڑے اور بیمار ہو گئے۔ شیخ نے وصیت کرنے اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تیاری کا حکم دیا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا، حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے گھر رکھ کر تیمارداری کی جب وقت آخر آیا حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ اپنے مکان میں تشریف فرما تھے اور علی بن عبداللہ بالا خانہ پر تھے، حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ابھی علی کو حضرت فخر کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت ہوئی ہے یہ سن کر سب بالا خانہ میں علی بن عبداللہ کے پاس آئے تاکہ معلوم کریں۔ دیکھا تو ان کی زبان بند ہو چکی تھی پھر بھی لوگوں نے حضرت شیخ کا قول دہرایا وہ سمجھ گئے اور سر ہلا کر کہا: ہاں سچ ہے اور مسکرا دیئے اور اس کے بعد برابر مسکراتے رہے یہاں تک کہ روح پرواز کر گئی۔ بعدہ حضرت شیخ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اس پر رحم کیا اگر یہ صباغات میں ۹۰ سال اور زندہ رہتا تو بھی جس حال میں مرا ہے وہ حاصل نہ کر سکتا۔

(خزینہ معارف حصہ اول، ص: ۴۶ تا ۴۷)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

مشاہدۂ فتح وفکر

کسی شخص نے حضرت عبدالعزیز دباغ رحمتہ اللہ علیہ سے ذکر کیا کہ کوئی بزرگ مریدوں کے ساتھ بیٹھے ذکر میں مشغول تھے۔ کہ ان میں سے ایک شخص کا رنگ بدل گیا اور حالت دگرگوں ہوگئی اور اس نے اپنی نشست کو بھی بدل لیا کسی نے سبب پوچھا تو کہا ''خبردار ہو جاؤ کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں موجود ہیں'' اس کی مراد یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت وہاں موجود تھے اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشاہدہ کیا تھا۔ حضرت عبدالعزیز دباغ رحمتہ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ یہ مشاہدہ جو اس شخص کو حاصل ہوا مشاہدہ فتح تھا یا مشاہدہ فکر؟ حضرت دباغ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مشاہدہ فتح نہ تھا بلکہ مشاہدہ فکر تھا۔ گو مشاہدہ فکر کا درجہ مشاہدہ فتح سے کم ہے لیکن اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جس کا ایمان خالص، محبت پاک اور نیت سچی ہو۔ مختصر یہ کہ مشاہدہ فکر بھی انہیں لوگوں کو حاصل ہوتا ہے جن کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کمال کو پہنچا ہوتا ہے لیکن بہت سے لوگ اس مشاہدہ کو مشاہدہ فتح سمجھ سکتے ہیں حالانکہ وہ مشاہدہ فکر ہوتا ہے۔

(خزینۂ معارف جلد دوم ص: ۴۲۷)

Marfat.com

غیبت کا کفارہ

سیدی شیخ ابوالمواہب شاذلی رحمتہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ۸۲۵ھ میں جامعہ ازہر کی چھت پر دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے قلب پر رکھا اور فرمایا ”اے میرے بیٹے غیبت حرام ہے کیا تو نے اللہ کا قول ”ولا یغتب بعضکم بعضًا “(نہ غیبت کریں بعض تمہارے بعض کی) نہیں سنا میرے پاس اس وقت ایک جماعت بیٹھی تھی اس نے بعض لوگوں کی غیبت کی تھی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اگر غیبت سے چارہ نہ ہوتو سورہ اخلاص (قل ھو اللہ شریف) اور معوذتین پڑھ کر ان کا ثواب اس شخص کی نذر کردو جس کی غیبت ہوتی ہے۔ اس طرح غیبت وثواب متوارث ومتوافق ہو جائے گا انشاءاللہ تعالیٰ۔

(نعمت عظمیٰ جلد سوم کا اردو ترجمہ از عبدالغنی وارثی ص ۲۹۲ تا ۲۹۳)

Marfat.com

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

شرف

علامہ حافظ عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ میرے پاس ایک فریادی نے درخواست کی کہ میں سلطان نائتبائی کے پاس جاکر اس کی سفارش کروں، میں نے اس کو جواب دیا کہ میرے بھائی میں ۷۵ مرتبہ حضرت سلطان الانبیاء کی زیارت بابرکت سے مشرف ہو چکا ہوں سوتے اور جاگتے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعض احادیث کی صحت کے بارے میں دریافت کر چکا ہوں مجھے یہ خدشہ ہے کہ اگر میں سفارشی بن کر آپ کے ساتھ سلطان کے پاس گیا تو پھر مجھے زیارت نصیب نہ ہو میں اس شرف کو شرف سلطان پر ترجیح دیتا ہوں۔

(سعادت دارین ص: ۴۳۷)

Marfat.com

ذوالنورین

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دشمنوں نے امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو محصور کر لیا تو میں آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ بھائی بہت اچھا کیا آ گئے۔ میں نے اس کھڑکی میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عثمان! تمہیں ان لوگوں نے محصور کر رکھا ہے میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ڈول پانی کا لٹکایا جس میں سے میں نے پانی پیا۔ اس پانی کی ٹھنڈک اب تک میرے دونوں شانوں اور چھاتیوں کے درمیان محسوس ہو رہی ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم چاہو تو ان کے مقابلے میں تمہاری مدد کی جائے اور اگر تمہارا دل چاہے تو یہاں ہمارے پاس آ کر افطار کرو۔ میں نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری چاہتا ہوں اسی دن شہید کر دیے گئے۔ جمعہ کا دن تھا اور عصر کا وقت تھا۔ ۳۵ھ کا واقعہ ہے، باغی دیوار پھاند کر محل سرا میں داخل ہو گئے، قرآن آپ کے سامنے کھلا ہوا تھا اس خون ناحق نے جس آیت شریف کو رنگین بنایا وہ یہ تھی فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم o (خدا کی ذات تم کو کافی ہے وہ سننے والا اور جاننے والا ہے)

(الحاوی للفتاوی جلد نمبر ۲ ص ۲۶۲ از امام عبدالرحمٰن بن ابوبکر سیوطی)

Marfat.com

مصر آباد رہے گا

سیدی ابراہیم مقبولی رحمتہ اللہ علیہ کثرت سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھتے اور اپنی والدہ سے بیان کرتے تھے تو والدہ فرماتیں کہ بیٹا مرد وہ لوگ ہیں جو بیداری میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا کرتے ہیں، جب بیداری میں باریاب ہونے لگے اور اپنے معاملات میں حضرت بشیر ونذیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشورے لینے لگے تو والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ اب تمہاری رجولیت کا مقام شروع ہوا ہے جن امور میں آپ نے حضرت طیب المطیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشورہ فرمایا تھا۔ ان میں سے ایک برکد حاج میں زاویہ کی تعمیر تھی چنانچہ سیدنا اعلم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ ابراہیم اس مقام پر اس کی تعمیر کرو اور اگر خدا نے چاہا تو جو حاجی وغیرہ دنیا سے الگ ہو کر رہنا چاہیں گے ان کی یہ جائے پناہ ہوگی اور مصر کے مشرق سے جو بلا آنے والی ہے اس کو یہ دور کرنے والی ہوگی اور جب تک یہ زاویہ آباد رہے گا مصر بھی آباد رہے گا۔

(نعمت عظمیٰ جلد سوم ترجمہ سید عبدالغنی وارثی، ص: ۳۳۲) (اردو ترجمہ طبقات الکبریٰ للشعرانی مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی، ص: ۵۵۱)

Marfat.com

میزانِ حق وباطل

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ آپ کو حضرت سید البشر علیہ افضل الصلوٰۃ واتم التحیات کی محبت کا نہایت غلبہ ہوا اور کمال بے قراری ہوئی۔ آپ نے درگاہ حق تعالیٰ سبحانہ میں زاری کی کہ اسی وقت حامل میزان حق وباطل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوئے اور آواز بھی آئی کہ یہ ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، ص:۲۳۲)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

نماز اور تصور رسول

حضرت شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں مدینہ منورہ کی زیارت سے مشرف ہوا تو میں نے روح مبارک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ظاہراً وعیاناً دیکھا نہ صرف عالم ارواح میں بلکہ عالم مثال میں ان آنکھوں سے قریب تو سمجھ گیا کہ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازوں میں تشریف لاتے ہیں اور امامت فرماتے ہیں تو یہ سب اسی دقیقہ کی باتیں ہیں اس کے بعد پھر میں روضہ عالیہ مقدسہ (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) کی طرف چند بار متوجہ ہوا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہور فرمایا۔ گاہے تو بصورت عظمت و ہیبت جلوہ افروز ہوئے اور گاہے جذب ومحبت اور انسیت وانشراح کی شکل میں اور کبھی سریان کی شکل میں حتی کہ میں نے خیال کیا کہ تمام فضا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تیز ہوا کی طرح موجیں مار رہی ہے حتی کہ دیکھنے والے کو موجیں ملاحظہ اقدس کی طرف نظر کرنے سے روک رہی ہیں اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصل صورت کریم میں بار بار دیکھا باوجودیکہ میری تمنا تھی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روحانیت میں دیکھوں نہ کہ جسمانیت میں۔ تو یہ بات ہے جس کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ ہے کہ روح کی صورت جسم میں کرنا اور یہی وہ بات ہے جس کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قول مبارک میں ارشاد فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کو موت نہیں آتی۔

Marfat.com

اور وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کی حیات دنیا کی سی ہے وہ اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں اور حج کرتے ہیں اور جس وقت بھی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے خوش ہوئے اور انشراح فرمایا اور یہ سب باتیں اس لئے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمتہ اللعالمین ہیں اور یہی مسلک اہل سنت وجماعت کا ہے۔

(فیوض الحرمین مترجم مولانا عبدالرحمن صدیقی ص ۸۱ تا ۸۵)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

مجددِ اعظم

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے جب دوسری مرتبہ زیارت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے مدینہ طیبہ حاضری دی تو شوق دیدار میں مواجہہ شریف میں درود شریف پڑھتے رہے یقین تھا کہ سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام ضرور عزت افزائی فرمائیں گے۔اور بالمواجہہ شریف شرف زیارت حاصل ہوگا لیکن پہلی شب ایسا نہ ہوا تو آپ نے ایک نعت کہی جس کا مطلع ہے ۔

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

یہ نعت شریف مواجہہ اقدس (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) میں عرض کر کے انتظار میں مؤدب بیٹھے کہ قسمت جاگ اٹھی اور اپنے آقا ومولیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً کو بیداری کی حالت میں اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا اور زیارت مقدس کی اس خصوصی دولت کبریٰ ونعمت عظمیٰ سے شرفیاب ہوئے۔

(حیات اعلیٰ حضرت، ص:۴۴)(سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ از علامہ بدر الدین احمد رضوی قادری ص:۲۹۰۔نوری بک ڈپو بالمقابل داتا دربار لاہور)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

رسول نما

حضرت رسول نما رحمتہ اللہ علیہ کا ایک مخلص جمال خان تھا۔ مدرسہ کا استاد اکثر اوقات چادر تہہ بند میں بسر کرتا۔ اس کے رویاء مکشفات کے واقعات کثرت سے ہیں اس کا بھائی میاں ابراہیم خان بھی بہت مجاہدات و ریاضت کرتا اور طلباء وغربا کی خدمت بھی بہت کرتا تھا۔ ایک مرتبہ موسم سرما آنے پر طلباء کے لئے شیروانیاں آئیں۔ ایک شیروانی بہت غلیظ اور ناکارہ تھی کسی نے اس کو قبول نہ کیا ابراہیم خان نے خوشی سے اس کو لے کر پہن لیا۔ مرشد حضرت رسول نما رحمتہ اللہ علیہ نے یہ دیکھ کر نہایت مسرت سے فرمایا ''واہ واہ کیا اچھی معلوم ہوتی ہے یہ کلمات سن کر ابراہیم خاں کی حالت متغیر ہوگئی۔

خواب میں دیکھا کہ کوئی اس سے کہتا ہے کہ تم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیداری میں مشاہدہ کرو گے۔ اگر کسی سے ذکر نہ کیا تو اکثر اوقات یہ دولت بے بہا تم کو میسر رہے گی جب بیدار ہوئے تو سچ مچ حضرت شہ کونین صادق الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال باکمال کا دیدار میسر ہوا۔ سات روز تک برابر یہ سعادت حاصل رہی، آخر ضبط نہ ہوسکا اور شیخ محمد فیاض سے اس کا ذکر کردیا۔ بس اسی وقت سے یہ دولت ختم ہوگئی، بہت افسوس کیا۔

(مناقب الحسن رسول نما اویسی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ، ص: ۳۷۲)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

مریدِ رسول نما

میاں علی خاں حضرت رسول نما رحمتہ اللہ علیہ کا قدیمی مخلص اور عقیدت مند تھا، صاحب مشاہدہ مجاہدہ تھا رات کو تھوڑی دیر سوتا اور تمام رات کشف و مشاہدہ میں گزرتی رات وہ ایک لمحہ ضائع نہ کرتا۔ ایک دن میاں جمال خان نے جو اس کا شاگرد رشید تھا کیفیت حال دریافت کی بہت اصرار کے بعد کہا کہ کیا بیان کروں۔

اگر ایک دن کی کیفیت ظاہر کردوں تو ایک عالم انگشت بدنداں رہ جائے کوئی دن خالی نہیں جاتا کہ مجھے توحید الٰہی کے منادحضرت پیغمبر عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار مشرف میسر نہ ہو۔ ۱۰۹۰ھ میں پیٹ کی بیماری سے مرشد کی خدمت کے دوران جان دی۔ مرشد حضرت رسول نما رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میاں علی خان نے اپنی زندگی خوب بسر کی۔

دنیا کی عزتوں سے ہمیشہ کنارہ کش رہا اور انتقال کے بعد بھی اکثر میرے پاس حاضر ہوتا ہے اور دروازہ تک میرے ساتھ چلا آتا ہے۔

(مناقب الحسن رسول نما اویسی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ، ص: ۳۶۸)

Marfat.com

نورالدین شعرانی

شیخ نورالدین شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا روزانہ وظیفہ دس ہزار تھا اور شیخ احمد روادی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ چالیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ اس کثرت درود کا یہ اثر تھا کہ بیداری میں حضرت خاتم الشرائع خاتم الادیان اور خاتم الکتب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ بیٹھتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مثل صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے مجلس کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے دین کی بابت پوچھتے اور وہ احادیث جنہیں حفاظ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے اس کی صحت معلوم کرتے۔

(فضائل درود، ص: ۴۰ تا ۴۱)

Marfat.com

طریقہ شاذلیہ

سیدی احمد بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ صاحب طریقہ ادریسیہ جو طریقہ شاذلیہ کی شاخ ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیداری کی حالت میں ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس وقت حضرت خضر علیہ السلام موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خضر علیہ اسلام سے فرمایا کہ وہ مجھے طریقہ شاذلیہ کے اوراد سکھائیں پس انہوں نے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں یہ اوراد سکھائے۔

(فضائل درود، ص:۱۹۹تا۲۰۰)

Marfat.com

ابن حجر مکی استاذ ملا علی قاری

ایک بزرگ ایک فقیہہ کی مجلس درس میں حاضر ہوئے فقہیہ نے ایک حدیث پڑھی ان بزرگ نے فرمایا کہ یہ حدیث باطل ہے۔ فقیہہ نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کو یہ بات کیسے معلوم ہوئی تو ان بزرگ نے فرمایا کہ حضرت ہادی السبل، فخر الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے سر کے پاس تشریف فرما ہیں اور فرما رہے ہیں کہ میں نے یہ بات نہیں کہی بعد میں اس بزرگ نے اس فقیہہ کو بھی سید احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرادی۔

(فتاوی حدیثیہ ص: ۲۵۴ از فتاوی ابن حجر مکی)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

رسول نما

اوائل ایام میں ایک دن مرزا بیگ گھکھڑ حضرت رسول نما رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔اس وقت ایک مطرب خوش الحان گا رہا تھا اور آپ پر شدت وجد و شوق سے گریہ طاری تھا۔مرزا نے آپ کے اس فعل کو نقص کی علامت خیال کیا اور کہا:

گریہ ز خامی کند بر سر آتش کباب

''کہا آپ کا آگ پر چڑ چڑ کر کے رونا اس کی خامی کی علامت ہے۔''

آپ کو کشف سے یہ بات معلوم ہوگئی آپ نے چپکے سے اس کے کان میں کچھ کہہ دیا جس سے اس کے آنسو جاری ہوگئے اور روتے روتے وہ زمین پر لوٹنے لگا۔

جب شام کا وقت ہوا اور وہ نماز کی نیت باندھنے لگا تو اس نے دیکھا کہ حضرت ہادی اکبر علمبردار حق صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں اور نماز کی امامت فرماتے ہیں۔حضرت رسول نما کا یہ بہت بڑا تصرف تھا اور یہ واقعہ ایسا ہی ہے جیسے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس وعظ میں شیخ علی بن ہیتی (متوفی ۵۶۰ء بعمر ۱۲۰ سال، عراق کے مشائخ کبار سے تھے) کو ذات بابرکات سید موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا تھا۔

(مناقب المحسن رسول نما رحمتہ اللہ علیہ، ص: ۱۴۸ تا ۱۴۹)

Marfat.com

غوثِ اعظم

حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ایک مرتبہ مجلس میں وعظ فرما رہے تھے، اس پر تاثیر وعظ کا یہ اثر تھا کہ مجلس کے دس ہزار شرکاء میں سے اسی دن سات آدمی وفات پا گئے۔ حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ کی کرسی کے نیچے آپ کے قدموں میں حضرت شیخ علی بن ہیتی رحمتہ اللہ علیہ بیٹھے تھے کہ ان کو نیند آ گئی۔

حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ نے لوگوں کو خاموش ہو جانے کا اشارہ فرمایا۔ مجلس کی یہ حالت ہو گئی کہ لوگوں کی سانس کے سوا کچھ سنائی نہ دیتا تھا اس کے بعد حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ اپنی کرسی سے نیچے اترے اور حضرت ہیتی رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے باادب کھڑے ہو گئے اور ان کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت ہیتی رحمتہ اللہ علیہ بیدار ہو گئے تو حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم نے ابھی حضرت آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ اس پر حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کے میں نے اسی وجہ سے ادب اختیار کیا تھا۔

اچھا بتاؤ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا وصیت فرمائی اس پر حضرت ہیتی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور سید القائدین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رہوں۔ حضرت ہیتی رحمتہ

Marfat.com

اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا جبکہ آپ نے حضور خاتم الانوار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیداری میں زیارت فرمائی۔

(زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اردو ترجمہ پیرزادہ اقبال احمد

فاروقی ایم اے مکتبہ نبویہ لاہور۔ صفحہ ۶۹)

Marfat.com

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

نیک عالم

حضرت مولانا خواجہ پیر محمد اسلم قادری قدس سرہ العزیز آپ فقیہ اعظم حضرت مولانا الحاج محمد نیک عالم قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند ارجمند اور خلف ارشد ہیں۔ حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زمانہ کے عظیم فقیہ، علوم عربیہ اسلامیہ کے بے مثال ماہر استاذ، شب بیدار، با کرامت ولی کامل اور بارگاہ نبوی کے حضوری و مقرب تھے۔

آپ کی علمی جلالت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ محدث بھکھی شریف حضرت علامہ سید محمد جلال الدین شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور کئی علماء کبار نے آپ سے علوم دینیہ کے تحصیل یا تکمیل کی۔

آپ کے شاگرد رشید شیخ المدرسین حضرت مولانا محمد نواز صاحب بانی جامعہ مدینتہ العلوم گوجرانوالہ فرماتے ہیں کہ میرے استاذ محترم حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیماری اور علالت کے ایام میں بھی کم از کم ۱۸ پارے روزانہ تلاوت فرماتے تھے اور آپ نے باقاعدہ قرآن حفظ نہیں کیا تھا لیکن تلاوت کر کر کے حافظ قرآن بن گئے تھے۔ خلیفہ حضرت شیر ربانی جناب سید محمد یعقوب شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ آف ماجرہ شریف نزد کنجاہ کو کسی وجہ سے زیارت نبوی بند ہو گئی تو آپ دریائے راوی کے کنارے ایک مجذوب کی رہنمائی پر مراڑیاں شریف پابرہنہ حاضر

Marfat.com

ہوئے۔ حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا سے اسی رات زیارت نبوی سے مشرف ہوئے۔ آپ اس کے بعد ہمیشہ ننگے پاؤں مراڑیاں شریف آتے اور فرماتے: حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری اس قدر بارگاہ نبوی کے حضوری و مقرب ہیں کہ اگر شرع شریف اس زمانہ میں کسی کو صحابی رسول کہنے کی اجازت دیتی تو میں برملا حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری کو صحابی رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہتا۔

حضرت کی بے شمار کرامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ نے نہایت قحط سالی کے ایام میں نالہ بھمبر میں بارش کی دعا فرمائی اسی وقت کالی گھٹا ظاہر ہوئی اور موسلا دھار بارش ہونے لگی اور لوگ بھیگتے ہوئے واپس آئے جبکہ دعا سے پہلے آسمان پر ذرہ بھر بھی بادل نہیں تھے۔ آپ کی اس کرامت کے کثیر تعداد میں گواہ آج بھی موضع مراڑیاں شریف اور ساہنوال کلاں وغیرہ میں زندہ ہیں۔

(میرے والد گرامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) تحریر پیر محمد افضل قادری شعبہ نشرو اشاعت (خانقاہ قادریہ عالیہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان (ص:۳،۴)

Marfat.com

افضل قادری

لکھتے ہیں ۱۴۲۳ھ میں مجھے حضرت صاحب قبلہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ حج بیت اللہ وزیارت نبوی کا شرف حاصل ہوا میں نے قبلہ والد صاحب سے درخواست کی کہ میری صرف ایک ہی درخواست ہے آپ دعا فرمائیں کہ مجھے حضور سرکار مدینہ فداہ روحی وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرپرستی اور نظر کرم نصیب ہو جائے، میں اس سفر میں ہر جگہ بار بار یہی دعا کرتا رہا۔ ۸ ذوالحج کو منیٰ میں خالت نیند میں مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بڑی شاندار حاضری نصیب ہوئی اور بشارت ملی: ''تمہیں دوہری سرپرستی حاصل ہے''۔

ایضاً (ص:۹)

Marfat.com

افضل قادری

۱۴ر ذوالحج ۱۴۲۳ھ کا واقعہ ہے کہ حضرت صاحب قبلہ کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچا، والد صاحب قبلہ شدید علیل تھے۔ بے ہوشی کی کیفیت اور بے پناہ کمزوری تھی آپ کو ہوٹل میں ٹھہرایا اور مسجد نبوی میں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری دی اس کے بعد ہوٹل آ گیا، اونگھ آئی تو مجھے بارگاہ نبوی میں حاضری نصیب ہوئی اور بشارت عطا کی گئی کہ ''مراڑیاں شریف کا مدینہ شریف کے ساتھ اتصال (رابطہ و تعلق) ہے''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارتیں:

حضرت پیر سید عربی شاہ صاحب قادری جو کہ عرصہ 25 سال سے مسجد نبوی میں معتکف ہیں، صائم الدھر، قائم اللیل اور صاحب کشف و کرامات بزرگ ہیں۔ میں نے مدینہ منورہ روانگی سے پہلے جدی الامجد حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار شریف پر پانچ ماہ کا چلہ کیا اپنے تحریری تاثرات میں فرماتے ہیں میں نے اس چلہ کے دوران عجیب و غریب واقعات دیکھے، حضرت صاحب ضرار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر و کرم اور حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری کی تربیت سے قسم قسم کے فیوض و برکات حاصل کیے اور کئی بار حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیگر اولیاء اللہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ایضاً (ص:۹)

Marfat.com

مراڑیاں شریف پر سرکار دو عالم ﷺ کی نظر کرم

مولانا محمد افضل بٹ ملازم ڈویژن نمبر ا گجرات نے اپنے تاثرات میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم ایک اونچی دیواروں والی بڑی حویلی میں ہیں اور اس میں بے شمار مخلوق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کا انتظار کر رہی ہے میں بھی قبلہ پیر و مرشد کے ساتھ ہوں۔ اچانک دیکھتا ہوں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پالکی آ رہی ہے جسے کسی نورانی مخلوق نے اٹھایا ہوا ہے۔ پالکی دیوار کے باہر آ رہی ہے آپ نے حویلی کے گیٹ کی طرف جانا شروع کر دیا میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے جا رہا ہوں لوگ کوششیں کر رہے ہیں کہ کسی طریقہ سے بھی برکت حاصل کرنے کے لئے ہمارے ہاتھ پالکی کو لگ جائیں۔

میں نے بھی کوشش کی لیکن دیوار اونچی ہونے کی وجہ سے ہاتھ نہ لگ سکا جب ہم گیٹ کے پاس پہنچے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پالکی بھی وہاں پہنچ گئی اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پالکی سے باہر تشریف لائے۔ اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک پر سفید چادر کا حجاب ہے۔ قبلہ پیر و مرشد صاحب نے آگے بڑھ کر دست بوسی کی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو گاڑی میں بٹھا لیا جبکہ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی گاڑی میں پہلے ہی بیٹھے تھے، گاڑی سٹارٹ ہو گئی میں نے سوچا کہ پالکی کو ہاتھ بھی نہ لگا سکا

Marfat.com

اور چہرہ مبارک کی واضح زیارت بھی نہیں ہوئی جب گاڑی چلنے لگی تو میں گاڑی کے پچھلے حصے کے ساتھ چمٹ گیا اور گاڑی چل پڑی۔ تقریباً ایک میل گاڑی چلی ہوگی کہ آپ کے صحابہ میں سے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ میں گاڑی کے پیچھے چمٹا ہوا ہوں، ہنس پڑے اور فرمانے لگے اللہ کے بندے! تو کہاں چمٹا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی بس ویسے ہی۔

آخر کار گاڑی چلتے چلتے "جامعہ قادریہ عالمیہ" مراڑیاں شریف میں پہنچی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گاڑی سے باہر تشریف لائے اور مزار شریف کے بالکل قریب آئے اور فرمانے لگے: "یہ کیسی پیاری جگہ ہے"۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کمرے میں تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ بھی کمرے میں چلے گئے اور قبلہ پیرو مرشد مجھے فرمانے لگے: بٹ صاحب اور محنت کرو! اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔

ایضاً (ص: ۱۰، ۱۱)

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

موت کے بعد

طبرانی وغیرہ نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ خارجہ بن زید انصار کے سردار میں سے تھے ایک دفعہ مدینہ منورہ کے راستوں میں سے کسی راستہ میں ظہر اور عصر کے مابین چلے جا رہے تھے اچانک گر پڑے اور وفات فرما گئے۔

انصار کو اس کی خبر کی گئی وہ آئے اور ان کو اٹھا کر ان کے گھر لے گئے اور ایک اونی اور دو ویسی دھاری دار چادروں میں کفن دیا گیا گھر میں انصار کی کچھ عورتیں تھیں، رونے لگیں اور کچھ مرد بھی تھے یہ دیر تک کفن میں لپیٹے رکھے رہے۔ کیونکہ اچانک موت کے واقع ہو جانے سے لوگوں کو موت میں شک ہو گیا تھا اس لئے تجہیز و تکفین میں دفن میں دیر کی گئی جب مغرب اور عشاء کا درمیان ہوا تو لوگوں نے ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے کہ خاموش ہو جاؤ، خاموش ہو جاؤ۔ غور کیا تو یہ آواز کفن کے نیچے سے تھی ان کے چہرے سے کپڑا اٹھایا گیا تو وہ یہ کہہ رہے تھے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ام خاتم النبیین ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

یہ پہلی کتاب میں ہے پھر کہا سچ فرمایا: سچ فرمایا پھر کہا یہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) السلام علیکم یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ علی العالمین اور پھر ویسے ہی مردہ ہو گئے جیسے کہ تھے۔

میں نے اس کو اپنی کتاب حجۃ اللہ علیہ العالمین سے نقل کیا ہے تو گویا انہوں نے

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک کو اپنے پاس موجود دیکھا ہے کیونکہ انہوں نے جو کچھ کہا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد کہا ہے اور تین خلفاء کا ذکر کیا ہے، حضرت علی کا ذکر نہیں کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی وفات حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت سے پہلے ہوئی ہے پھر میں نے ابن الاثیر کی کتاب اسد الغابہ میں خارجہ بن زید الخزرجی کے بیان کو دیکھا تو انہوں نے بھی اس قصے والے بزرگ کے باب میں اختلاف ذکر کیا ہے وہ خارجہ بن زید ہیں یا زید بن خارجہ؟ اور آخر میں یہ کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ بولنے والے زید بن خارجہ تھے۔ واللہ اعلم

(جامع کراماتِ اولیاء، جلد اول ص ۱۰۰)

Marfat.com

گابا کا مسلمان ہونا

جن دنوں خالد لطیف گابا سرڈگلس ینگ کے زیر عتاب تھے اور جیل میں تھے، ضمانت پر رہائی کے لئے انگریز ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج لاہور نے ڈیڑھ لاکھ روپے زر ضمانت کے طور پر طلب کئے، روزنامہ ''زمیندار'' اور ''احسان'' نے مسلمانان ہند سے بار بار اپیل کی کہ رقم کا انتظام کر کے بے گناہ نومسلم کو قید سے رہائی دلائی جائے مگر پورے ہندوستان میں ایک مسلمان بھی اتنی بڑی رقم جمع نہ کرا سکا۔

اسی اثنا میں سیالکوٹ کے ایک ٹھیکیدار الحاج ملک سردار علی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں تشریف لا کر ہدایت فرمائی کہ لاہور میں ایک نومسلم خالد لطیف گابا قید میں پڑا ہے اس نے ہمارے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے جو ہمیں بہت پسند ہے اس لئے تم ڈیڑھ لاکھ روپے کا انتظام کرو اور لاہور جا کر اسے ضمانت پر رہا کراؤ۔

ملک سردار علی چند برس ہوئے وفات پا چکے ہیں، وہ فخر اور تشکر سے یہ خواب سنایا کرتے تھے چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم سنتے ہی ملک صاحب لاہور پہنچے جائیداد کے کاغذات تیار کئے اور ضمانت کے لئے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی عدالت میں پہنچے مگر متعصب جج نے انہیں ڈرایا، دھمکایا کہ گابا باہر بھاگ جائے گا تمہاری جائیداد غرق ہو جائے گی لیکن ملک صاحب مصر رہے کہ وہ ان کی ضمانت ضرور دیں گے۔ جج کے انکار پر ملک صاحب بھاگ دوڑ کر کے ڈیڑھ لاکھ روپے جمع کئے اور

Marfat.com

قد ذر ضمانت پیش کر کے گابا صاحب کو رہا کرالیا۔ ذیل کی تقریر خالد گابا نے قبول
سلام کے بعد لاہور کی بادشاہی مسجد میں سامعین کے بہت بڑے اجتماع میں کی تھی
اس اجتماع میں علامہ اقبال بھی موجود تھے۔

(ماہنامہ ''وارث'' ص:۴۱،۴۲) شمارہ دسمبر 2005ء

Marfat.com

ہاتھ کا بوسہ

پیر محمد افضل قادری لکھتے ہیں 23 فروری 2005ء کو جامعہ خانقاہ کے حالات (جو کہ قبلہ والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد پیدا ہوئے) کے بارے میں سخت پریشان تھا کہ خواب میں دیکھتا ہوں کہ سائیکل پر سوار ہو کر مدینہ منورہ پہنچتا ہوں، یہ مدینہ منورہ پرانے زمانے کا ہے۔ سائیکل روضہ اقدس کے باہر کھڑا کرتا ہوں۔ روضہ شریف کے دروازے پر ایک چائے کی ٹینکی سے ایک مگ چائے کا پیتا ہوں، پھر روضہ شریف کے اندر حاضر ہو کر قبر مبارک کے پاس مواجہہ شریف میں بیٹھ کر درود شریف پڑھنے لگتا ہوں۔ روضہ شریف کے اندر صرف ایک اور آدمی (قاری غلام سرور خطیب امریکہ) قبر شریف کے سرہانے نوافل ادا کر رہے ہیں۔ دیکھتا ہوں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک قبر شریف سے باہر ظاہر ہوتے ہیں میں مصافحہ کرتا ہوں اور پھر مبارک ہاتھوں پر بوسے دیتا ہوں، پھر دیکھتا ہوں کہ قبر مبارک اوپر سے ہٹ جاتی ہے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیٹے ہوئے ہیں، ہاتھوں کو بوسے دیتے ہوئے داڑھی مبارک تک پہنچ جاتا ہوں تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے سر اور کندھوں پر ہاتھ مبارک پھیرتے ہیں قاری غلام سرور کو آہستگی سے آواز دیتا ہوں آجاؤ لیٹ نہ کرو نماز چھوڑ کر آجاؤ لیکن انہیں میری آواز کی سمجھ نہیں آتی، اس مبارک خواب سے دل انتہائی مضبوط ہو جاتا ہے اور گھبراہٹ مکمل ختم ہو جاتی ہے اور پھر سارا دن اس خواب کے اثرات میرے چہرے اور دل میں موجود رہے۔

(ماہنامہ آواز اہل سنت گجرات پاکستان ص: 27 جون جولائی 2005ء)

Marfat.com

ختم نبوت کانفرنس

ایک نہایت صالح نوجوان خواجہ شکیل احمد اویسی آف فیض آباد گجرات خطیب خواجہ اویس قرنی مسجد نزد دربار شاہ دولہ دربار گجرات لکھتے ہیں: کھاریاں عیدگاہ میں حضرت پیر محمد افضل قادری کی زیرنگرانی کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس کا مجھے علم نہ تھا میں نے اسی روز خواب میں دیکھا کہ حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بہت بڑی جماعت کے ساتھ کہیں تشریف لے جارہے ہیں۔ میں نے ایک شخصیت سے پوچھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں تشریف لے جارہے ہیں تو انہوں نے جواب دیا ''کھاریاں میں پیر محمد افضل قادری ختم نبوت کانفرنس کر رہے ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کانفرنس میں تشریف لے جارہے ہیں''۔

(ایضاً ص ۲۸)

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

نظام مصطفٰے

پیر افضل قادری فرماتے ہیں کہ 1997 میں مجھے بے حد جوش پیدا ہوتا تھا کہ پاکستان میں نفاذ نظام مصطفٰی کی تحریک شروع کی جائے چنانچہ میں نے استخارہ کیا تو انہی دنوں میں میں نے اپنے آپ کو ایک گہرے سمندر میں تیرتے اور زور آزمائی کرتے ہوئے دیکھا لیکن مجھے سمندر کا کنارہ دریافت نہیں ہو رہا تھا۔ تو اسی دوران مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور چاروں خلفاء راشدین کی زیارت ہوئی یہ حضرات بحری کشتیوں میں تھے اور جہادی لباس وانداز میں تھے۔

ماہنامہ آواز اہل سنت گجرات پاکستان (ص:26)

Marfat.com

قادیانی غیر مسلم ہیں

حضرت پیر محمد افضل قادری فرماتے ہیں کہ تحریک ختم نبوت 1974ء میں سخت پریشان تھا کہ ملک بھر میں بے شمار لوگ تحریک ختم نبوت میں گرفتار ہیں لیکن قادیانیوں کے بارے میں اسمبلی میں کوئی فیصلہ نہیں ہو رہا۔ دسمبر 1974ء کو صبح نو دس بجے مسجد نو ناریاں لاہور میں سویا ہوا تھا۔ سورج ظاہر ہوا جس کے اندر سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: فکر نہ کرو ان کا بندوبست کر لیتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں میں نے اپنے دوست راؤ غلام حسین آف نو ناریاں عرف جج صاحب جو کہ اس وقت ڈپٹی سیکرٹری انڈسٹری حکومت پنجاب لاہور ہیں' کو یہ خواب بتایا اور خوشخبری سنائی اور اسی روز دوپہر کے وقت قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

(ایضاً ص ۲۷)

Marfat.com

دین کا درد

مولانا قاری عبدالرشید قادری خطیب جامع مسجد مغلاں عادو وال نے اپنے تحریری تاثرات میں لکھا ہے کہ جب بڑے حضرت صاحب قبلہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (مولانا محمد اسلم قادری) حرمین شریفین عمرہ زیارت نبوی کے لئے گئے ہوئے تھے تو میں اور مولانا محمد صادق ابن صوفی غلام سرور امام مسجد دربار شاہ حسین گجرات اور مولوی محمد اقبال قادری آف سوہاوہ وڑائچاں تحصیل پھالیہ اور مولانا محمد بشیر قادری آف ٹوبہ آدم حضرت پیر محمد افضل قادری سے اسباق پڑھ رہے تھے کہ بڑے حضرت صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کے قریبی ساتھی صوفی غلام علی صاحب امام مسجد بنگلہ منڈی گجرات زاروقطار روتے ہوئے پیر صاحب کے قدموں میں گر گئے۔ پھر بتایا کہ آج شب مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے، کچہری لگی ہوئی ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا دایاں ہاتھ مبارک پیر محمد افضل قادری کی داڑھی پر پھیرتے ہیں اور فرماتے ہیں پیر محمد افضل قادری میرے دین کا درد رکھنے والا مرد ہے۔ میں پیر محمد افضل قادری سے محبت کرتا ہوں اس لئے تم بھی محمد افضل قادری سے محبت کرو' اس کے بعد حافظ صاحب نے کہا میں نے آپ کا قیام بارگاہ رسالت میں دیکھا ہے اس لئے آج میں زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

(ماہنامہ آواز اہل سنت گجرات پاکستان ص: ۲۶،۲۵)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

محقق المحدثین

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک سے عشق تھا۔ دیار حبیب میں جب داخل ہوتے تو برہنہ پا ہو جاتے تھے۔

در مدینہ برہنہ پا گردیدے

ایک مرتبہ ایک طویل قصیدہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا۔ زاد المتقین میں لکھا ہے کہ جب اس شعر پر پہنچے:-

خرابم در غم ہجر جمالت یارسول اللہ جمال خود نما، رحمے بجاں زار شیدا کن

تو دل بے قابو ہو گیا اور بقول خود ''گریہ زار زاد در گرفت''

خلوص وعقیدت کا یہ والہانہ تقاضہ قبول ہوا اور وہ زیارت رسول پاک سے مشرف ہوئے۔

(''اشعۃ اللمعات مترجم شرح مشکوۃ'' تصنیف شیخ مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ، ترجمہ و حواشی مولانا محمد سعید احمد نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ ''مطبوعہ فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸ اردو بازار لاہور'' ص: ۴۳)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

برکۃ المصطفٰی فی دیار ھند

شیخ محقق نے ۲۱ ذی الحجہ 998ھ کو مکہ معظمہ میں جو خواب مبارک دیکھا اس کو اس طرح بیان کرتے ہیں:-

"دیدم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر سر برے نشستہ درس علم و حدیث شریف میفر مایند وانوار جمال از وجہ شریف متلالی است و با حسن صورت متحلی است کہ فوق آں تصور نتواں کرد"

ترجمہ: میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تخت پر بیٹھے ہوئے حدیث شریف کا درس دے رہے ہیں اور جمال وجلال کے وہ انوار ان کے چہرے مبارک سے چمک رہے ہیں جن سے زیادہ تصور ہی نہیں کئے جاسکتے۔

اسی شب یہ بھی خواب میں دیکھا کہ حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود اعدائے دین سے لڑنے کے لئے لشکر تیار کر رہے ہیں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی پوری زندگی حقیقت میں اسی خواب کی تعبیر بن گئی وہ آخری سانس تک حدیث کی نشر واشاعت میں سرگرم اور بدعات کے خلاف نبرد آزمائی میں مصروف رہے۔ ایضا (ص:۸۴)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کو مندرجہ ذیل سلاسل کی خلافت ملی تھی:

(۱) قادریہ (۲) چشتیہ (۳) شاذلیہ (۴) مدنیہ (۵) نقشبندیہ

Marfat.com

لیکن ان کا قلبی اور حقیقی تعلق سلسلہ قادریہ سے تھا ان کی عقیدت وارادت کا مرکز حضرت شیخ غوث الاعظم شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ وہ بعض وقتی ضروریات اور ماحول کے اثرات کی بناء پر دوسرے خانوادوں کے بزرگوں سے استفادہ کرنے پر مجبور ہو گئے تھے لیکن ان کا دل ودماغ کا ریشہ ریشہ شیخ جیلانی کے عشق میں گرفتار تھا۔ زبدۃ الآثار منتخب بہجتہ الاسرار میں لکھتے ہیں کہ خواب میں حضور سرور کائنات نے بزبان فارسی بشارت دی تھی کہ ''بزرگ خواہی شد'' زبدۃ الآثار (قلمی نسخہ)

اپنی تصانیف میں جس طرح انہوں نے شیخ جیلانی کا ذکر کیا ہے وہ ان کے جذبات عقیدت کا آئینہ دار ہے شیخ کا نام آتے ہی ان پر ایک کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور ان کا علم فرطِ مسرت اور جوش عقیدت میں وجد کرنے لگتا ہے۔ اخبار الاخیار میں انہوں نے صرف ہندوستان کے علماء مشائخ کا ذکر کیا ہے لیکن عقیدت کی بنا پر حضرت شیخ جیلانی کے تذکرہ سے کتاب کا آغاز کیا ہے ایک مکتوب میں اپنے فرزند شیخ نورالحق کو لکھتے ہیں۔

مرجع وماوائے مافقیراں ہمہ جناب سید کائنات وخلاصہ موجودات است علیہ افضل الصلوٰت واکمل التحیات بوسیلہ حضرت پیر دستگیر غریب نواز شکستہ پیر در غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ شیخ محدث اعظم رحمتہ اللہ علیہ اپنے نام کے ساتھ بھی حرف قادریہ سلسلہ سے ہی اپنی نسبت ظاہر کرتے ہیں۔

''عبدالحق بن سیف الدین الدھلوی وطناً، بخاری اصلاً، الترکی نسبتاً الحنفی، مذہباً الصوفی مشرباً القادری طریقہ'' ایضاً (ص:93,92)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

ابومحمد حسین بن مسعود الفراء البغوی رحمۃ اللہ علیہ کا خواب مبارک

آپ اپنے زمانہ میں اہل اسلام کے پیشوا مقتدا و مفتی، ارباب تفسیر کے امام، احادیث سیدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاننے والوں کے رہنما تھے۔ تفسیر معالم التنزیل اور کتاب شرح السنہ کے مولف و مصنف ہیں۔ مذہب شافعی میں ایک فتاویٰ مشہور بفتاویٰ بغوی بھی آپ کی تالیف ہے۔ آپ نے ایک دوسری تالیف میں اپنے شیخ واستاد قاضی حسین علیہ الرحمہ کے فتاویٰ بھی جمع فرمائے ہیں آپ اپنے دور کے عظیم بزرگ مقتدا و پیشوا فقیہہ محدث اور معبر تھے۔ علم قرأت میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ بے تکلف و سادہ اور فقیرانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ ابتدا میں صرف خشک روٹی پر اکتفا کرتے تھے مگر جب احباب وتلامذہ نے مجبور کیا اور عرض کیا کہ محض خشک روٹی بدن کو کمزور کردے گی تو آپ نے تیل اور ایک روایت کے مطابق منقا بھی ساتھ تناول فرمانا شروع کردیا۔ آپ علم وعمل کے جامع اور طریقہ سلف صالحین کے مطابق چلنے کے توفیق یافتہ تھے۔

آپ کا لقب محی السنۃ کی وجہ بیان کرتے ہوئے علماء نے فرمایا ہے کہ جب آپ نے کتاب شرح السنہ تالیف کی تو خواب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اَحیَاکَ اللّٰہ کَمَا اَحیَیتَہ سُنَّتِی تو نے میری سنت کو زندہ کیا اللہ تجھے زندگی عطا فرمائے۔

ایضاً (ص:۱۷۵)

Marfat.com

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا و مولانا محمد و علیٰ الہٖ و صحبہٖ و بارک و سلم

امامِ اعظم کی شان

حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ جن دنوں امام نوفل بن حبان کا انتقال ہوا میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت برپا ہے لوگ میدان حشر میں حساب گاہ میں کھڑے ہیں میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو میری نظر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور پر پڑی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حوض کوثر کے کنارے پر جلوہ فرما ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں بائیں بہت سے بزرگ کھڑے ہیں جنہیں میں پہچانتا تھا۔ ایک سفید ریش بزرگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخسار مبارک پر اپنے خوبصورت رخسار ملائے تو نظر آئے ہیں ان کے پاس ہی حضرت نوفل بھی کھڑے دکھائی دیتے ہیں حضرت نوفل رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا تو میرے پاس خود چلے آئے، میں نے عرض کی۔

''مجھے پانی کے چند گھونٹ مل جائیں گے''

فرمایا: ''آج تو صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے پانی ملتا ہے۔''

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگشت مبارک سے اشارہ فرمایا مجھے پانی مل گیا..... حضرت نوفل بن حبان رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ ''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخسار مبارک پر رخسار رکھنے والے کون بزرگ ہیں؟'' فرمایا:

''یہ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہیں، دیکھ بائیں جانب سیدنا ابوبکر

Marfat.com

صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں، میں مختلف بزرگوں کے متعلق پوچھتا گیا میں سترہ بزرگوں کے متعلق پوچھ سکا تو میری آنکھ کھل گئی......

حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میری آنکھ کھلی تو میری انگلی سترہ پر تھی۔

(ماہنامہ نورالحبیب بصیر پور شریف مارچ 2006ء صفر المظفر 1427ھ ص 58,57)

Marfat.com

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

بایزید فردِ کامل

حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقع لکھا ہے جس میں شریعت کی اتباع کی اہمیت سامنے آتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ولی اللہ کی شہرت سنی تو بسطام سے چل کر اس کی زیارت کے لئے گیا میں اس ولی اللہ کی مسجد میں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے گھر سے نکل کر مسجد میں آ رہے تھے اور کلی کر کے مسجد کے اندر کھڑے کھڑے قبلہ رخ ہو کر منہ سے پانی پھینک دیا۔ میں نے سوچا کہ ولی اللہ تو شریعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کا احترام کرتے ہیں، یہ کیسا ولی اللہ ہے؟۔ چنانچہ میں ملے بغیر واپس آ گیا مگر مجھے اس کی اس حرکت پر دکھ ہوا اور اس ولی اللہ پر ترس آیا کہ وہ شریعت کے احکام سے اتنا بے خبر ہے میں نے اس کی ہدایت کے لئے اللہ عزوجل سے دعا کی۔ مجھے اسی رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھ کر فرمایا: بایزید! آج تو نے وہ کام کیا ہے جس کی برکت سے تم ہدایت کے ایک خاص درجہ پر فائز ہو گئے ہو' اس خواب کے بعد مجھ پر اللہ تعالیٰ عزوجل کی رحمت کے دروازے کھل گئے......

(ماہنامہ نور الحبیب بصیر پور شریف مارچ 2006ء صفر المظفر 1427ھ ص:61)

Marfat.com

درود شریف غزنوی

ایک شخص سلطان محمود غزنوی کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا کہ مجھے عرصہ دراز سے اشتیاق تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیدار ہو جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقروض ہوں اور قرض ادا نہیں کر سکتا، ہر وقت خوف دامن گیر رہتا ہے کہ اگر میں مر گیا تو یہ بوجھ میری گردن پر باقی رہ جائے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلطان محمود غزنوی کے پاس جاؤ اس سے کہو کہ وہ تمہارا قرض ادا کرے۔ اس نے عرض کی: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی نشانی بتا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس سے کہہ دینا کہ تم روزانہ سونے سے پہلے تیس ہزار بار درود شریف پڑھتے ہو اور تیس ہزار بیدار ہو کر، یہ سن کر غزنوی پر گریہ طاری ہو گیا۔ اس کا قرضہ ادا کر کے مزید ایک ہزار روپے پیش کئے۔ ارکان دولت نے جب سنا تو انہوں نے کہا کہ آپ نے بغیر کسی تحقیق کے اس بات کی تصدیق کر دی جو کہ ناممکن ہے۔ بادشاہ نے کہا میں نے علماء سے سنا تھا جو شخص حسب ذیل درود شریف ایک مرتبہ پڑھ لے تو اس کو دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کے برابر ثواب ہوگا۔ میں اس وقت سے سونے سے پہلے اور بیدار ہونے کے بعد تین تین بار یہ درود شریف پڑھتا ہوں۔

Marfat.com

اللھم صلّ علیٰ سیدنا محمدٍ
مااختلف المَلَوان وتَعَاقَبَ
الغفرانِ وکرَّ الجَدیُد اَن واستَقلَّ
الفرقَدان وبلغ روحة وارواح
اھلبیتہ منا التحیة والسلام
وَبَارک وَسَلّم عَلَیہِ کثیراً

(صلوا علیہ مرتبہ علامہ ۔۔ محمد مقصود احمد چشتی قادری ص: ۱۷)

Marfat.com

اعلیٰ حضرت

اس سے کچھ پہلے مصنف نے خواب میں دیکھا کہ اپنے مکان کے پھاٹک کے آگے شارع عام پر کھڑا ہوں اور بہت خوبصورت بلور کا ایک فانوس ہاتھ میں ہے۔ میں اسے روشن کرنا چاہتا ہوں۔ دو شخص دائیں بائیں کھڑے ہیں وہ پھونک مار کر بجھا دیتے ہیں اتنے میں مسجد کی طرف سے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ واللہ العظیم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے ہی وہ دونوں مخالف ایسے غائب ہوئے کہ معلوم نہیں کہ آسمان کھا گیا یا زمین میں سما گئے۔ حضور پرنور ملجائے بیکساں مولائے دل و جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اس ملک بارگاہ کے پاس تشریف لائے اور اتنے قریب رونق افروز ہوئے کہ شاید ایک بالشت یا کم کا فاصلہ ہو اور بکمال رحمت ارشاد فرمایا: پھونک مار اللہ روشن کر دے گا۔ مصنف نے پھونکا وہ عظیم نور پیدا ہوا کہ سارا فانوس اس سے بھر گیا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(حیات اعلیٰ حضرت از مولانا ظفر الدین قادری رضوی ص: ۴۲۵)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

قبولیتِ کتاب

الحمدللہ رسالہ مبارکہ (تجلی الیقین بتنیا سید المرسلین) کے زمانہ تصنیف میں مصنف نے خواب دیکھا کہ میں اپنی مسجد میں ہوں۔ چند وہابی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی افضلیت مطلقہ میں بحث کرنے لگے۔ مصنف نے دلائل صریحہ سے انہیں ساکت کر دیا کہ خائب وخاسر چلے گئے۔ پھر مصنف نے اپنے مکان کا قصد کیا (یہ مسجد شارع عام پر واقع ہے دروازہ سے نکل کر چند سیڑھیاں ہیں کہ ان سے اتر کر سڑک ملتی ہے اس کے جنوب کی طرف ہندوؤں کا مند۔ اور ان کا کنواں ہے) مصنف ابھی اس زینہ سے نہ اترا تھا کہ بائیں طرف سے ایک مادہ خوک اور اس کے ساتھ اس کا ایک بچہ سڑک پر آتا دیکھا۔ جب زینہ مذکورہ کے قریب آئے تو اس بچے نے مصنف پر حملہ کرنا چاہا اس کی ماں اسے سختی کے ساتھ کہا نہیں تو اس پر کیا حملہ کرے گا؟ یہ کہہ کر وہ سورنی اور اس کا بچہ دونوں اس ہندو کنوئیں کی طرف بھاگتے چلے گئے۔ والحمدللہ رب العالمین اس خواب سے مصنف نے بعونہ تعالیٰ قبول رسالہ پر استدلال کیا۔ (وللہ الحمد)

حیات اعلیٰ حضرت مولانا ظفر الدین قادری رضوی (ص: ۴۲۴، ۴۲۵)

Marfat.com

قمیض، تعریف اور ابنِ عربی

یعنی

حضور علیہ السلام نے اپنی قمیض پہنا کر فرمایا میری تعریف کرو

ولـمـا شهدته صلى الله عليه وسلم فى ذالك العالم سيدا معصوم المقاصد محفوظ المشاهد منصورا مؤيدا و جميع الرسل بين يديه مصطفون و أمته التى هى خير أمة عـلـيـه مـلـتـفـون و ملائكة الستخير من حول عرش مـقـامه حافون والـملائكة المولدة من الاعمال بين يديه صـافـون والـصدّيق على يمينه الانفس والفاروق على يسـاره الاقدس والختم بين يديه قد جثى يخبره بحديث الانثى و عـلـى صـلـى الله عليه وآله وسلم يترجم عن الـخـتـم بـلـسـانه وذو النورين مشتمل برداء حيائه مقبل عـلـى شـانـه فـالـتـفـت السيد الاعلى والمورد العذاب الاحـلـى والـنـور الاكشف الاجـلـى قرآني وراء الختم لا شتراك بينى و بينه فى الحكم فقالهٔ السيد هذا عديلك

Marfat.com

وابنك و خليلك انصب له منبر الطرفاء بين يدّى ثم
أثار الىّ أن قم يا محمد عليه فائن على من أرسلنى
وعلىّ فان فيك شعرة منى لا صبر لها عنى هى
السلطانة فى ذاتيتك فلا ترجع الىّ الا بكليتك ولا
بدلها من الرجوع الى اللقاء فانها ليست من عالم
الشقاء فما كان منى بعد بعثى فى شئ الا سعد وكان
ممن شكر فى الملأ الاعلى وحمد فنصب ابه ثم المنبر
فى ذالك المشهد والاحطر وعلى جبهة المنبر
مكتوب بالنور الازهر هذا هو المقام المحمدى الاطهر
من رقى فيه عقد ورثه وأرسله الحق حافظاً لحرمة
الشريعة وبعثه ووهبت فى ذالك الوقت [illegible]
الحكم حتى كأنى أوتيت جوامع الكلم فشكرت الله
عزوجل وصعدت أعلاه وحصلت فى موضع وقوفه
صلى اللّه عليه وسلم ومستواه و بسط لى عند الدرجة
التى انا فيها كم قميص أبيض فوقفت عليه حتى لا اباشر
الموضع الذى باشره صلى اللّه عليه وسلم
بقدميه تنزيها له و تشريفا.

([illegible] جلد اول ۳۰۳)

Marfat.com

Marfat.com

مختصر

شرح دارمی

افادات

حضرت شیر اہلسنت مفتی محمد عنایت اللہ قادری حامدی

خلیفہ مجاز حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی

بریلی شریف

مرتب: ڈاکٹر محمود احمد ساقی

Marfat.com

مختصر

شرح ترمذی

افادات

حضرت شیر اہلسنت مفتی محمد عنایت اللہ قادری حامدی

خلیفہ مجاز حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی، بریلی شریف

مرتب: ڈاکٹر محمود احمد ساقی

Marfat.com

Marfat.com

ادارہ کی دیگر
اسلامی
مطبوعات
محمد رسول اللہ
رسول اکرم کی نماز
ادارہ اہل سنت وجماعت

Marfat.com